www.novelsclubb.com
سفید جھوٹ
ندا حسین
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سفید جھوٹ

از قلم

نداحسین

www.novelsclubb.com

پہلا باب "انگارہ"

موت سے پہلے کا اندھیرا سب سے مختلف ہوتا ہے۔

امر۔۔۔ مستقل۔۔۔

اس میں ہوا ہوتی ہے، نہ سانس۔

جان ہوتی ہے، نہ سکت۔

ایسا سرد کہ تحریک ایک امرِ محال ہو۔

اور موت تک پہنچانے والا ایک عملِ زوال۔

www.novelsclubb.com

رات کے اِس پہر، ٹھنڈ اور دھند میں لپٹا چھوٹا بنگلہ شعلوں کی لپیٹ میں آنے والا تھا۔

فضا میں ایک عجیب بوجھل پن تھا۔ ہر سو نم اور اونچی گھاس تھی، جیسے سالوں سے کٹی نہ ہو۔ آسمان کو اپنے نوکیلے تنوں سے چھوتے دیودار درخت اندھیرے سے زیادہ سیاہ تھے۔

www.novelsclubb.com

اور اس سیاہ میں صرف ایک انگارے نے سرخ ملانا تھا۔

ان سے آگے بڑھو تو بنگلے کے عقبی حصے میں ایک جگہ ٹوٹی جھاڑیاں دکھائی دیتی تھیں جیسے کوئی وہاں سے گزرا ہو اور وہ بھی بہت بے صبری سے۔ خستہ، بیلوں سے

ڈھکی دیوار میں بنی کھڑکی سے روشنی باہر کی اور چھلکتی تھی۔ ہلکی زرد، بے ضرر سی روشنی۔۔۔

اس کا تعاقب کرو تو کھڑکی سے اندر اونچی الماریاں اور ان میں گرد سے ڈھکی کتابیں دکھائی دیتی تھیں۔ ایک کتب خانہ۔

کمرے کا سب سامان سفید چادروں میں ڈھکا تھا۔ ہوا میں خنکی لیے ماحول پہ ایک فسوں طاری تھا، بے معنی اور بہت مطلب رکھنے والا۔

www.novelsclubb.com

اور وہاں ہماری کہانی کا اصل مسئلہ موجود تھا۔ بلکہ تھی۔

سرمئی آنکھوں میں ایک انگارے کی سی چمک تھی اور اس نے اپنے عکس کو خود سے جھپٹ لیا۔

''آؤچ!''ایمان جاوید نے اس عجیب انداز میں ہنستی ہوئی لڑکی کو خود سے دور کیا۔

فون کی فلیش لائٹ میں ان دونوں کے چہرے چمک رہے تھے۔ان کے سیاہ بال،

سفید موتیوں جیسی رنگت اور گہری سرمئی آنکھیں ایک دوسرے کا ہو بہو عکس

تھیں۔شفاف جلد کے پرکشش نقوش،ناک کی لمبائی اور ہونٹوں کی بناوٹ تک

ایک جیسی تھی۔آنکھیں سب سے خوبصورت تھیں۔روشنی میں چاندی جیسی

لگتیں جنہیں ایک دوسرے پہ یوں ٹکا رکھا تھا جیسے وہ اس حقیقت کو ذہن میں

محفوظ کر لینا چاہتی ہوں کہ وہ۔۔۔ایک ساتھ تھیں۔

''یقین مانو میں نے کبھی کسی کا اتنا انتظار نہیں کیا۔''ایمان نے اپنا آپ چھڑاتے

بیزاریت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس کا جوڑا اور ماتھے پہ کٹے بال ہمیشہ کی طرح نفیس اور سمٹے ہوئے تھے۔ تیز ابرو بھینچے ہوئے اور سرمئی آنکھیں باہر چلتی ٹھنڈی ہوا بھرے سکوت پہ جا جا کر ٹھہرتی تھیں۔

"مجھے بھی تم سے آٹھ سال بعد مل کر بے حد خوشی ہو رہی ہے۔" ازلفہ ادیب چہک کے بولی اور اپنا فینسی کلچ ایک لکڑی کی پرانی میز پر رکھ دیا۔ "شاید کسی کو اتنے سال بعد ملو تو پہچاننے میں مشکل ہوتی ہو لیکن ایسی خوبصورتی دور سے بھی پہچانی جا سکتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تمہیں یہ چہرہ اجنبی لگتا تو مجھے تمہارے دماغ کا علاج کروانا پڑتا۔" ایمان بڑبڑائی اور دھپ سے ایک بڑی کرسی پہ بیٹھ گئی۔ ساتھ ہی ڈھیروں دھول ہوا میں اٹھی اور وہ کھانسنے لگی۔

ازلفہ دھیرے سے ہنس دی اور اسی میز کے ساتھ کمر ٹکا دی۔ اس نے اپنی ہم شکل کے برعکس لمبے بال کھلے چھوڑ رکھے تھے، ایک میرون کوٹ کے نیچے عاج رنگ کا کامدار لباس پہن رکھا تھا جس کے جھولتے ہوئے دامن کے نیچے سے اس کی سفید بلاک ہیلز واضح نظر آتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

نم گھاس اور مرجھائے ہوئے پودوں کی مہک ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے اندر آتی تھی۔

ان در و دیوار کے گرد پھیلے دیودار اور ببول، ازلفہ کو کبھی ویسے ایک تحفظ کا احساس

نہیں دلا سکے تھے جیسے ایمان کو۔وہ اس سب میں کیسے اپنا سانس ہموار رکھے بیٹھی تھی، صرف اس کا دل یا خدا جانتا تھا۔

پسینے کی ایک بوند اس کی کنپٹی سے پھسلتے ہوئے نیچے گری،اور اس نے ناخن ہتھیلی میں گاڑھ لیے، مسکراہٹ جو کہ اصلی نہیں تھی،لبوں پر فوراً آئی تھی۔

یااللہ،آج نہیں۔آج نہیں۔۔۔

ازلفہ ادیب ایک دھوکے باز تھی۔ایک فریب کار۔

ایک گنہگار۔

اس جیسے لوگوں کا ٹھکانہ آگ کا ایندھن ہوتا ہے۔

اس کے سامنے ایمان تھی،اس کی محافظ،اس کی نگران،اس کا سب کچھ۔

وہ واحد ساتھ جو ہمیشہ کے لیے ہو،اپنا ہو۔

اور اب ازلفہ کو ایمان کا ساتھ دینا تھا۔

آج ایمان سے یہاں ملنا پہلا قدم تھا۔اسے ایمان کو اس کا حق دلوانا تھا۔ایک ایسا حق جس پہ وہ خود قابض تھی۔

"تم ماہا کے ساتھ ہی رہتی ہو؟"ازلفہ عادتاً گلائی پہ بندھے بریسلیٹ میں پروئے سرمئی موتیوں کو مروڑنے لگی۔ایمان نے اس بریسلٹ کو دیکھتے گال کا اندرونی حصہ چبایا۔

"کیا کوئی ایسا ہے جو مجھے اپنے ساتھ قبول کرے گا؟" ٹھوڑی اٹھا کر جواب دیا۔

انداز میں گلہ تھا، نہ نفرت۔ "یہ ایک جائے امان تھا کبھی۔ ہمارا hobbit hole۔" ایک معصوم مسکراہٹ۔ "اب یہ نہیں تو وہ سہی۔"

اگر جو ایمان اس ہابٹ ہول کو ازلفہ کی نیم اندھیرے میں برق سی چمکتی نگاہوں سے دیکھ سکتی۔۔۔

"کیا وہ لوگ تمہیں قبول کر چکے ہیں؟" کسی اور موضوع کی تلاش میں مضطرب، ازلفہ نے ایمان کے سوال پہ شکر کا سانس لیا۔

"ایسا ویسا۔ ان چند سالوں میں میں نے اتنے رشتے بنائے اور توڑے ہیں کہ میری زندگی پر ایک ہٹ سٹار پلس ڈرامہ بن سکتا ہے۔" آنکھیں گھمائیں۔

"یعنی تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئیں۔ گڈ جاب۔" ایمان نے اسے سرزنش کرتے سفید سویٹر میں مقید بازو اپنے گرد لپیٹ لیے۔

"یہ میرا ہنر ہے، اسے جانے کیوں دوں؟" ازلفہ نے ابرو اچکائے اور اپنے خوبصورت چاندی جیسے جگمگاتے جوڑے میں گول گھومی۔ آزاد، اپنی ہر محرومی کو نظر انداز کرتے۔ اس دھول سے اٹے کمرے میں اکلوتی نایاب شے۔

آنکھوں کے گرد ایک لحظے کے لیے سب دھندلایا تو وہ وقت دکھائی دیا جب وہ دونوں ایک ساتھ چھپا کرتی تھیں، بھاگ جاتی تھیں۔ ہر چیز سے، ہر حیوان سے۔ اور وہ وقت بھی جب وہ لڑ کر الگ ہو جاتی تھیں۔ اللہ کرے تم مر جاؤ کہہ کر ہنستی

www.novelsclubb.com

تھیں جیسے کوئی مذاق ہو۔ مذاق ہی تو تھا۔ دعائیں قبول اس وقت تھوڑی ہوتی ہیں جب ہمیں توقع ہو۔

تبھی کھڑکی کے باہر جھاڑیوں میں بوٹوں کے چلنے کی آواز پیدا ہوئی۔

ایمان نے حیرت سے اپنے فون پہ وقت دیکھا اور پھر ازلفہ کو۔ کوئی رات کے ایک بجے اس سالوں سے بند بنگلے میں کیا لینے آسکتا تھا۔

ازلفہ نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور بنا چاپ کے کلچ تھاما، پھرتی سے فون کی فلیش لائٹ آف کی اور اندر ڈال دیا۔

"کیا تمہارے پیچھے کوئی تھا؟" اس نے سرگوشی میں ایمان سے پوچھا جس نے سر نفی میں ہلایا۔ چہرے کا رنگ نچڑ گیا تھا۔ "میری آنکھیں کبھی کچھ مِس نہیں

کرتیں۔ یہاں کوئی معصوم جانور ٹہلتا ہوا نہیں آیا۔ کوئی میرے آنے سے پہلے چھپا ہوا تھا جو ہماری آوازوں سے باہر نکل آیا ہے۔"

جیسے رات میں شکار کرنے والے حیوان ہوتے ہیں۔

ازلفہ نے لائبریری کے دروازے کے آگے الماری کو دھکا دیا اور ایمان نے اس کے ساتھ زور لگایا۔ ان دونوں نے مل کر کسی کے اندر آنے کا راستہ روک دیا۔ اور ظاہری طور پہ اپنے باہر جانے کا بھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں معلوم ہے، ازلفہ!" وہ بیزار سنائی دیتی تھی۔

"کیا؟"

ازلفہ نے کھڑکی کے پھٹے پردے کو ہاتھ سے سرکایا اور باہر جھانکا۔ گردن کے بال کھڑے تھے، ایمان کا لہجہ مختلف تھا۔

"میں نے ہمارا وعدہ کبھی نہیں بھلایا تھا۔" ایمان نے گرد آلود زمین پر نظریں مرکوز کر دیں۔

"ایمان، میں جانتی ہوں تمہیں مجھ سے گلہ ہے۔اور برحق ہے۔" ازلفہ نے اس کے کندھوں کو جکڑا۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ایک دوسرے کا ہو بہو عکس۔۔۔"کوئی تمہیں مزید تکلیف نہیں دے گا۔ تمہیں اور بھاگنا نہیں پڑے گا۔ میں اس بات کو یقینی بناؤں گی۔میں اپنا وعدہ نہیں بھولی تھی۔"

لیکن نبھا نہیں پائی تھی، اس نے یہ نہیں کہا۔

ایمان کی نم اور عجیب طور پہ ترش آنکھیں اس پہ جم گئیں۔ ''اللہ کا وعدہ کرو۔''

ازلفہ کی دھڑکن لمحے بھر کو تھمی لیکن اس نے چہرے پہ مسکراہٹ سجالی۔

''میرے خیال سے تم چوبیس سال کی ہو۔'' ازلفہ کا لہجہ سنجیدہ ہر گز نہیں تھا۔

''میں تم سے ایک سال بڑی ہوں، لڑکی۔'' ایمان نے اسے خفگی سے گھورا۔

بنگلے کے بیرونی دروازے پہ زوردار دھماکہ ہوا تو وہ دونوں جھٹکے سے الگ ہوئیں۔

''نکلتے ہیں۔'' ازلفہ کا دل حلق میں اچھل آیا تھا۔ اس نے ایمان کا بازو تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہا۔

''ایک ساتھ نہیں۔'' ایمان نے دھیما سا کہا۔ ''ورنہ ہم دونوں پکڑی جائیں گی۔''

ازلفہ نے بھونچکا ہو کر سر شدت سے دائیں بائیں ہلایا۔

"تمہیں جذبۂ ایثار کے لیے یہی وقت ملا تھا؟ میں تمہیں دوبارہ نہیں کھونے والی۔"

"ایسا نہیں ہوگا۔ ہم دوبارہ ضرور ملیں گے۔ ویسے بھی ہم۔۔۔"

"ایک ہیں۔" ازلفہ نے اس کی بات پوری کرتے اس کا ہاتھ اور زور سے بھینچ لیا۔

"بوا کی سر پھری باتوں پہ یقین کیوں کرتی ہو؟ تم نے تو کہا تھا وہ تمہیں یاد بھی نہیں۔"

www.novelsclubb.com

ایمان کی آنکھوں میں سختی در آئی۔ "ہماری سر پھری بوا کیا کہتی تھیں؟ جب وہ لوگ آئیں تو ہم نے کیا کرنا ہے؟" وہ سالوں پرانا سبق یاد دلا رہی تھی جو ازلفہ کو ازبر تھا۔ "ایک ساتھ نہیں نکلنا۔"

"کوڈ خراب نہیں کرنا۔" ازلفہ نے تکان و بے بسی سے کہا۔

ایمان اس کی نہیں سننے والی تھی۔ وہ ایک کمپیوٹر پروگرام جیسی تھی، جو algorithm feed کر دی جائے، اسی پہ عمل کرنے والی اور اس کے علاوہ کچھ کرنا ہو تو ایک دم بیکار۔ ازلفہ پیچھے ہٹنے لگی۔

باہر سے آوازیں آہستہ آہستہ اونچی ہوتی جا رہی تھیں۔ اس نے کھڑکی کے پٹ وا کیے اور ایمان کو دیکھا جو اسی پرانی الماری، جس سے دروازہ بند کیا تھا، کے پیچھے مہارت سے چھپائے گئے ایک لکڑی کے دروازے کو کھول رہی تھی۔

"تم مجھ سے پہلے مر گئی تو میں تمہیں قیامت کے دن شوٹ کروں گی۔" ازلفہ نے بڑبڑاتے ہوئے اپنا کلچ کھولا تھا۔

www.novelsclubb.com

(ٹولکین کی 'داہابٹ' کے مرکزی کردار، ہابٹس کے آرام دہ اور پر سکون گھروں کو

ہابٹ ہول کہتے ہیں۔)

***

(کبھی پیچھے مت دیکنا۔)

ایک اور پرانا سبق جو ازلفہ کو نہ چاہتے ہوئے بھی یاد تھا۔

''یہ بڑھیا کبھی مری بھی تھی، کیا؟''

(کیونکہ جو پیچھے دیکھتا ہے، وہ جم جاتا ہے۔)

اس کا خوبصورت لہنگا جھاڑیوں میں پھنسا تو وہ دانت کچکچاتے رک گئی۔زور سے

اسے کھینچا تو وہ پھٹ گیا۔اب اسے refund چاہیے تھا۔

(تمہیں برف نہیں بننا۔)

اس کی ہیلز نیچے پتھر پہ پھسلیں تو وہ نرمی سے غرائی۔جھک کر انہیں اتارنے لگی۔

دھند کے بیچ سے وہ اسے دیکھ سکتی تھی۔دیوار سامنے تھی۔

(کیونکہ برف کو پگھلنے کے لیے ہمیشہ تپش نہیں چاہیے ہوتی۔)

کیا وہ بھاگنا چاہتی تھی؟اس نے دھند لے قبرستان نما گھر کو دیکھا۔یہ قبرستان ہی تو

تھا۔یہاں امیدوں کی قبریں کھودی گئی تھیں۔سب سچ یہاں دفن تھے۔سب

خواب یہاں دم توڑ گئے تھے۔

(اسے وقت بھی پگھلا سکتا ہے۔)

ہر طرف دھند لکا تھا۔ جھاڑیوں اور لمبے گھاس کے تنکوں کے بیچ سے جگہ بناتے، وہ کائی اور سبز بیلوں سے ڈھکی دیوار تک پہنچی۔

(تم کبھی مت پگھلنا۔)

ازلفہ اپنے سامنے کھڑے بلند چیلنج پہ مسکرائی۔ جسم کی ہلکی لرزش کو اس نے نظر انداز کیا۔ ایمان ٹھیک تھی۔ وہ ٹھیک نہ ہوتی تو ازلفہ کیسے سانس لے رہی ہوتی؟

(اپنے دل کو مضبوط کرنا ایک جھوٹ ہوتا ہے۔)

دیوار میں نصب اینٹوں پہ اپنی مضبوط گرفت رکھتے اس نے چڑھنا شروع کیا۔دور سے اسے آہنی گیٹ کے کھلنے کی آواز آئی تو دل کی دھڑکن تھوڑا سنبھلی۔ایمان یہاں سے نکل چکی تھی۔

(دل ایک کمزوری ہے۔اسے خود پہ قابو نہ پانے دینا۔)

اس نے اپنے ہیلز اور کلچ دیوار کی دوسری طرف پھینک دیے۔پھر اینٹوں میں کناروں کو محسوس کرتے ان پہ کسی مکڑی کی مانند چڑھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

(لیکن اس دل سے ڈرنا مت۔اسے صرف مار دینا۔)

دیوار کی دوسری جانب پنجوں کے بل رول ہو کر گرتے،اس نے قریب پڑے لکڑی کے لٹھ پہ گرا اپنا کلچ اور ہیلز اٹھائیں اور۔۔۔بھاگنے لگی۔

(دل نہیں ہو گا، تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔)

اس کی رفتار تیز تھی، ہوا سے بھی تیز۔ برہنہ پیروں سے زمین پہ کسی جاندار یا کیڑے سے بے خوف، پتھروں اور کانٹوں سے بے پرواہ، وہ تیزی سے بھاگ رہی تھی۔

اس کے سفید پیر مٹیالے اور زخمی ہو رہے تھے اور سانس جیسے جیسے وہ بھاگ رہی تھی، گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ رک نہیں سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنے پیچھے بوٹوں کی دھپ سنی تو اور تیز بھاگنے لگی۔

درختوں کے گھنے سایوں کے بیچ وہ دائروں میں بھاگتی اپنے تعاقب کار کو چکر دے رہی تھی۔ ایک ببول کے درخت سے سر ٹکرانے لگا لیکن اس نے وقت پہ اسے

نیچے کر لیا۔اس کے پیچھے بھاگنے والا اتنا خوش قسمت نہیں تھا۔وہ اس کی کراہت بھری چیخ پر بھی رکی نہیں اور بھاگتی گئی۔

پاس ایک تالاب تھا اور سفید دھند کے باعث دیکھنا محال تھا۔جب وہ اس کے پاس سے گزری تو ایک ثانیے کے لیے پانی میں اپنے علاوہ کسی اور کا عکس بھی دکھائی دیا تھا۔

ایک اور؟ وہ منہ میں آتے بالوں پہ پھونک مار کر ایک ڈھلوان دیکھتے ہی کود گئی۔

اس کا تعاقب کار اس کے ٹھیک پیچھے تھے۔

www.novelsclubb.com

ازلفہ نے غصیلی چیخ روکتے اپنی ہیلز اس کے منہ پہ دے ماریں۔ایک درد بھری مردانہ آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی پر وہ اپنی ہیلز کے لیے رکے بنا وہاں سے نکل آئی۔

سارے میں یکدم خاموشی نے سیر ایت کرلی۔کچھ غلط تھا۔اس کی ہیلز کسی کے منہ کے زاویوں کے علاوہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھیں۔شاید آنکھوں میں لگ گئی ہوں۔۔۔کاش۔

www.novelsclubb.com

ایک ببول کی اوٹ میں چھپتے اس نے نظریں اپنے اطراف میں گھمائیں۔اس کی کلائی خالی تھی۔اس کا بیش قیمت بریسلٹ غائب تھا۔اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

تب ایک زوردار چیخ جنگل میں گونجی۔بدبو،جلنے کی بدبو سارے میں پھیل چکی تھی۔مہکِ کافور سے بدتر۔

جانِ زیاں کی نشانی۔

اس نے اپنا ہی اصول توڑا اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔اس کا عاج رنگ آنچل اس کے ساتھ لہرایا تھا۔

اس کا گھر۔وہ بنگلہ۔سب بلندیوں کو چھوتے سرخ انگاروں کی خوراک بن چکا تھا۔

سیاہ دھواں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہر سمت پھیل چکی تھی۔مہلک شعلے اس کی بہت سی یادیں لیے اس قیدِ تحفظ کو اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے۔

تب اس کی نظر وہاں پڑی تھی۔

سیاہ لباس والا شخص ایمان کو بے دردی سے اپنے ساتھ گھسیٹتا لے جا رہا تھا۔ وہ مذمت کرتی، اس کے ہاتھوں کو کھرچ رہی تھی، مکے جڑ رہی تھی، جا گر زمین میں دھنسا کر خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر اس نے ایک ہی وار میں اسے خاموش کروا دیا۔

ازلفہ کا دل دھڑکتے دھڑکتے جیسے ٹھہر گیا تھا۔ بے یقینی کی کیفیت میں اس نے درد کرتے پیروں سے ایک قدم آگے کی جانب بڑھایا اور لڑھک کر نیچے جا گری۔

www.novelsclubb.com

زمین پہ پڑے وجود کی نظریں ایمان سے ملیں جو نیم وا آنکھوں سے اسی کو دیکھ رہی تھی۔ منت سے۔

وہ ازلفہ کو ان کا آخری عہد یاد دلا رہی تھی۔

اس نے ایک بار پہلے ایک بوڑھی چڑیل کا کہا مانتے اپنا آپ کھو دیا تھا، چھوڑ دیا تھا،

دنیا کو راضی کرنے کے لیے بھلا دیا تھا۔

وہ ایسا پھر نہیں ہونے دے گی۔ وہ ماضی کو دہرانے والی نہیں تھی۔

دوبارہ نہیں۔ کسی صورت نہیں۔

فیصلہ کرتے ہی اس نے مٹھیاں بھینچ لیں اور خود کو زمین پہ سے اٹھایا۔ جیسے ہی اس

نے ایمان کی طرف دوڑ لگائی تو اس کے اندر ایک توانائی اور جوش بھر گیا۔

اس کے ہاتھ مضبوطی سے بندھے تھے، اڑے اڑے سیاہ بال اس کی پسینے سے تر پیشانی

پہ چپک رہے تھے۔ اس کے پاس کوئی پلان نہیں تھا، کوئی منصوبہ نہیں، لیکن وہ

ایسے ہی رسک لینے کے لیے مشہور نہیں تھی۔

وہ پھولتے سانسوں کے درمیان اس کے قریب ہی تھی جب ایمان اس کے پیچھے کہیں دیکھتے ہوئے زور سے چلائی۔

"ازلفہ، دیکھو!"

اس کے سر کی پشت پہ ایک زوردار ضرب لگی اور وہ چکرانے لگی۔ خود کو کھڑا رکھنے کی کوشش ناکام، وہ بے بس سی گھٹنوں کے بل گرتی چلی گئی۔ آنکھوں کے سامنے ستارے جھلملانے لگے جو آج سیاہ آسمان کو ویران چھوڑ گئے تھے۔ وہ پانی سے بھرانے لگیں۔ نظروں میں صرف تین رنگ تھے۔

وحشت کا قوسِ قزح۔ سرخ، سیاہ، ایک اندھیر سا سبز۔

www.novelsclubb.com

ایمان کی بلند، دردناک چیخیں اس کے کانوں میں پڑ رہی تھیں لیکن وہ جیسے سن نہیں پا رہی تھی۔ برے خوابوں والی چیخیں، بھیانک، خطرناک۔

ایک جذبہ لیے۔انتقام کا وعدہ۔

"ای۔۔۔ایمان۔" وہ ایک بھاری پڑتا ہاتھ اس کی جانب بڑھاتی منمنائی، پھر وہ بھی اس کی ٹانگوں کی طرح جواب دے گیا۔

سب آوازیں ختم۔

www.novelsclubb.com

اب ایمان نہیں چیخ رہی تھی۔

وہ لڑ رہی تھی، نہ خود کو چھڑانے کی کوئی کوشش کر رہی تھی۔

ازلفہ کے حلق میں ایک سسکی ابھری اور پھر وہ بھی اس آگ بھرے اندھیرے کی

زد میں آکر غائب ہو گئی۔

آتشِ تاریک میں، جس کی پہچان اس کا سیاہ پن تھا۔

***

''تباہی ایک دلچسپ عمل ہے۔''

www.novelsclubb.com

کف لنکس کے قیمتی ہیرے خود پہ پڑتی سنہری روشنی میں اور ابھر کر چمکتے تھے۔ لمبی انگلیوں والے ہاتھ میں ایک وائن گلاس تھا جو ایک گہرے سرخ مشروب سے آدھا بھرا تھا۔

"اس کی بنیاد ایک شگاف سے شروع ہوتی ہے۔ اس کا آرٹ سب سے پہلے وار میں چھپا ہوتا ہے۔ وہ جتنا اپنے ہدف کے قریب ہو، نتیجہ اتنا ہی اطمینان کن ہوتا ہے۔"

یہ اعلیٰ کارنر آفس لاہور کے کاروباری مراکز میں سب سے اہم پہ واقع تھا۔ بلند شیشے کی دیواروں سے روشنی چھن چھن کر اندر آتی تھی۔ شاہراہ پہ چلتی گاڑیاں ستاروں کی مانند چمکتی تھیں جو ساری رات آسمان پہ نمودار نہیں ہوئے تھے۔ اندر کا

www.novelsclubb.com

ماحول پیپر منٹ اور لیدر کی خوشبو سے معطر تھا۔انگریزی طرز کے فرنیچر اور بھوری اور سفید دیواروں والا آفس اپنی تمام آرائش میں کافی شاندار تھا۔

اس نے نفاست سے گلاس لبوں سے لگایا، گھونٹ بھر کر مسکرایا۔"آج اس کی تباہی شروع ہوئی ہے۔وہ اس بات سے لاعلم ہے لیکن کیا ہے کہ ،لاعلمی ایک کے لیے عذاب تو دوسرے کے لیے نعمت ہوتی ہے۔"

گلاس وال پہ گہری نظریں جمائے مرد نے پھر سر جھٹکا۔گلاس شیشے کی گول میز پہ رکھتے اس نے پاور سیٹ کے پیچھے دیوار پہ لگی پینٹنگ کی جانب متوازن قدم اٹھائے پھر رک گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک نیوی رنگ اطالوی کٹ سوٹ میں ملبوس تھا۔اس کے سیاہ گھنگریالے بال گردن کو چھوتے تھے۔وہ پاور سیٹ کے ساتھ کھڑا ایک اعلیٰ اور مضبوط مرد کی تصویر تھا۔اور سامنے لگی پینٹنگ۔۔۔

درختوں کے گھنے سایوں کے بیچ تالاب تھا اور تالاب میں ایک بند نیلوفر۔سبز سرمئی سا منظر خود میں سب پوشیدہ رکھے ہوئے تھا سوائے اس نیلے رنگ کے جو گہرے اور ہلکے شیڈز میں ایک پراسرار منظر کی شکل تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسے دیکھتے ہو تو تمہیں کیا دکھائی دیتا ہے؟"اس شاندار مرد نے پولیس وردی میں ملبوس آدمی سے پوچھا۔

وہ جو آنکھیں بند رکھے اونگھنے کی تیاری میں تھا فوراً سے اپنی ریوالونگ چیئر سے اٹھنے لگا لیکن ساتھ ہی پھسلتے ہوئے کرسی سمیت آفس کے بیچوں بیچ جا ٹھہرا۔اس کے خوش شکل چہرے پہ غیر شرمندہ سی شرمندہ مسکراہٹ ابھری۔ہلکی ٹیڑھی ناک اٹھائی۔

"میرے ساتھ بس پلگ لگا دیا کریں، نیند تو ویسے بھی انسانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔یہ کمپیوٹر جب آپ نے چاہا، چارجنگ پوری کر لے گا۔"

www.novelsclubb.com

اپنے باس کے ابرو اٹھانے پہ وہ جمائی روکتے اٹھا۔"یہ ایک عورت کی پینٹنگ ہے۔ بیچاری کو ایک مرجھائے نیلوفر جیسا بنایا گیا ہے۔غور سے دیکھو تو ہی دکھتی ہے۔ ایک ذو معنوی تصویر۔" پھر کہا۔"ایک مشورہ دوں؟اسے یہاں سے ہٹا دیں۔

مفت میں دماغ خراب کرتی ہے، بندہ پھول دیکھے یا لڑکی۔ جس نے بھی بنائی ہے بڑا کوئی سائیکو ہے۔"

اس کی نیم وا آنکھیں اور بے نیاز کھلے اوپری بٹنوں والی سیاہ وردی اسے مزید بے فکر ظاہر کرتی تھیں۔ اپنے کام کے لحاظ سے بہت موزوں۔

"عدنان، تمہارے جیسا آدمی بھی یہ بتا سکتا ہے کہ اس تصویر میں ایک اداسی ہے۔ (باس کے کرخت انداز پہ اس کی آنکھیں پوری کھلیں۔) تمہیں اس کی سیاہ حقیقت نہیں معلوم۔ یہ غم، اذیت، بربادی اور موت کا منظر ہے۔"

اس نے آہ بھرتے کوٹ کی آستین کا ایک بٹن کھولا اور عدنان کی جانب گھوما۔ وجیہہ نقوش اور کرب بھری سنہری آنکھوں والے اس مرد نے دوبارہ پیچھے نہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اس میں ساری امیدیں دب جانے کے بارے میں قبولیت کا احساس ہے۔ایک کرب ناک حقیقت لیکن بہر حال ایک حقیقت۔"

عدنان نے جمائی روکی۔

"آپ آرٹ کے شوقین ہیں، ساری پریس کو یہ بات معلوم ہے۔اب کل کے سر انجام شدہ عمل پہ آتے ہیں۔It was a disaster۔"وہ جھلا کر کھڑا ہوا۔

"پولیس تفتیش کرنے نکلی ہوئی ہے۔وہ مرزا،ایک نمبر کا شکی آدمی ہے! یہ نئے جتنے بھی آتے ہیں سب کو انصاف قائم کرنے کا بھوت سوار رہتا ہے۔اور وہ لڑکا پہلے آپ پہ بھروسہ کرتا تھا لیکن اب وہ وقت نہیں رہا۔اور سب سے بڑا مسئلہ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"سب سے بڑا مسئلہ تمہاری فضول میں چلتی زبان ہے۔" باس نے بے نیازی سے رسٹ واچ پہ وقت دیکھا اور ماتھا چھوا۔ وہ دوپہر لنچ گھر پہ کرتا تھا۔ "مجھے دیر ہو رہی ہے۔ میں چلتا ہوں۔"

"گھر پہ آپ کے انتظار میں کون ہے؟" عدنان کا لہجہ طنز لیے تھا۔

"خاموشی۔ سکون۔ اور سب سے بڑھ کر وہاں تم نہیں ہو گے۔" شانے اچکا کر اپنا بریف کیس اٹھانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کیا یہ ایک مذاق تھا؟ ہونہہ، اس سے بہتر تو وہ مسکرا لیتی ہے۔ Cruella De Vil کی طرح خوفناک ہی سہی۔" عدنان نے کالر جھاڑتے کن اکھیوں سے اسے دیکھا تھا۔

'اس' کے ذکر پہ اس کا باس رکا، بریف کیس واپس رکھا، اپنی سینٹرل میز پہ جا بیٹھا اور کہنیاں اس پہ ٹکا کر، مٹھیاں بھینچ کر ان پہ ٹھوڑی رکھ دی۔ عدنان دھیرے سے مسکرایا۔

"نہیں جانا؟"

"اونہوں۔" ترش سنہری آنکھوں میں پرسوچ چمک تھی۔ "تم میرا ایک کام کرو۔"

اور وہ اسے سمجھانے لگا۔

www.novelsclubb.com

عدنان کی مسکراہٹ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ پھیکی پڑتی گئی یہاں تک کہ آخر اس نے بھورے بالوں میں ہاتھ پھیرتے آنکھیں زور سے میچ لیں۔ پھر اپنے باس کو جی کہتا وہاں سے تیز رفتاری سے نکل آیا۔

جب وہ لفٹ میں روانہ تھا تو دل کی ایک عجیب سی کیفیت تھی۔ اس کا باس اس سے کیا کروانا چاہتا تھا؟ اس نے کنپٹی مسلی۔

وہ سکیورٹی پوائنٹ سے نکل رہا تھا جب ایک آدمی سے ہلکا سا ٹکرایا، معافی مانگی اور آگے کو چل دیا۔ اپنی کار میں بیٹھنے سے پہلے اس کے ہاتھ میں ایک نیا بھرا ہوا بٹوا اور نئی دریافت شدہ امید تھی۔

"رابن ہڈ چلا ہے غریبوں میں اپنی عنایات بخشنے۔"

www.novelsclubb.com

***

"بچاؤ!"

"کیا کوئی ہے؟"

"میری مدد کرو!"

"تمہیں بچانے کے لیے کوئی نہیں آنے والا، Grey۔"

www.novelsclubb.com

اس نے آہستگی سے اپنی آنکھیں کھولیں اور کراہ اٹھی۔ سر کا پچھلا حصہ شدت سے درد کر رہا تھا۔ایک مشینی بپ بپ کی آواز مسلسل آ رہی تھی۔ادویات اور کافی کی مہک سارے میں پھیلی تھی۔ کہیں سے ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز بھی گونج رہی تھی۔ مگر سر کا یہ درد کم نہیں پڑ رہا تھا بلکہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

جیسے ہی ایک چندھیا دینے والی سفید روشنی اس کی آنکھوں میں پڑی،اس نے انہیں فوراً بند کر دیا۔وہ شاید کسی غلط جگہ پہ تھی۔غلط وقت میں۔اس کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آ رہا تھا۔ہاں، سوائے اس موسیقی کے جسے وہ فی الحال سننے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایمان؟" ایک نسوانی آواز۔

کسی کی انگلیاں اس کی آنکھیں کھول کر واپس ایک چندھیا دینے والی روشنی ان میں ڈالنے لگیں۔اس کی پتلیوں میں تیز جلن شروع ہو گئی۔

''مس جاوید، کیا آپ مجھے سن سکتی ہیں؟''

''ایمان بیٹا، اپنی آنکھیں کھولیں۔''ایک اور مردانہ آواز جس میں ایک انسیت سی تھی۔وہ اسے بھی نہیں پہچانتی تھی۔

''ایمان؟ یار آنکھیں کھولو!''وہی پہلے والی آواز جو کسی نوجوان لڑکی کی تھی۔

اس نام کو وہ جانے کیوں سمجھ نہیں پا رہی تھی۔یہ غلط تھا۔بالکل غلط۔جیسے وہ سانگ تھا جواب خدا کا شکر بند ہو چکا تھا۔ایسے جیسے غلط وقت، غلط جگہ اور غلط نام پکارا جا رہا ہو۔

وہ آوازیں آتی رہیں اور اسی طرح جاتی رہیں۔اسے لگا وہ خود کو ان میں کھو دے گی۔

ایک دراز عمر شخص کی آواز بار بار اس کو مس جاوید کے نام سے مخاطب کرتی تھی۔

اس کے علاوہ ایک مرد کی باوقار سی آواز بھی اسے سنائی دیتی تھی۔اور ایک لڑکی کی

آواز جو ہر دوسرے جملے میں اسے یار کہتی تھی۔اور۔۔۔اور ایک اور آواز بھی

تھی۔ان سب سے الگ، قدرے مختلف اور بالکل ہٹ کر۔

وہ ایک مردانہ آواز تھی، گہری اور بھرپور اور خوبصورت لیکن ایک خاموشی لیے۔

www.novelsclubb.com

اس میں ایک روکھا پن اور سرد سا احساس تھا جو اس کی ریڑھ کی ہڈی میں ایک سنسنی

اجاگر کر دیتا۔لیکن وہ نرم بھی تھی اور دلکش کہ سننے میں اچھی لگتی۔

پر وہ جس کی بھی تھی، وہ شخص اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا اور اپنے لہجے سے بیزاری کم کرنے کی بھی کوشش نہیں کرتا تھا۔

دوسری سب آوازیں اس سے اس کی کیفیت کے بارے میں دریافت کرتی تھیں۔ انہیں اس کا خیال تھا اور وہ اس کی خیر خواہ تھیں۔

مگر وہ آواز نہیں۔ وہ آواز ہمیشہ پر سکون ہوتی اور جب بھی سنائی دیتی ہموار انداز میں دھیما سا کہتی تاکہ صرف وہ سن سکے۔

www.novelsclubb.com

"جاگ جاؤ، گرے۔ تمہارے جانے کا وقت ابھی نہیں آیا ہے۔"

ان الفاظ کو سمجھنا تھوڑا مشکل تھا۔ مسئلہ اس کے ذہن کا تھا۔ وہ بہت آہستگی سے کام کر رہا تھا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا جب اس نے ان میں مبہم دھمکی کو

سمجھا۔اور جو وہ اسے کہہ رہا تھا۔۔۔ گرے۔اس کے لہجے کا سرد پن نفرت جیسا

تھا۔شاید وہ اس سے نفرت کرتا تھا۔

ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔اوہ خدا۔۔۔کاش یہ ایک جھوٹ ہو۔ایک خواب، چاہے برا ہی

سہی۔ مگر حقیقت نہیں۔ حقیقت بھلا تھی کیا؟

وہ ایمان تھی، نہ مس جاوید یا یہ گرے یا جو بھی یہ لوگ اس کو پکاریں۔وہ کوئی اور

تھی۔

www.novelsclubb.com

لیکن کون؟

ایمان جانا پہچانا سا نام تھا لیکن وہ ایمان نہیں تھی۔اور پہلی بات۔۔۔آخر وہ تھی

کہاں؟

غلط، سب کچھ کتنا غلط تھا۔

ہوش میں آتے اور نہ آتے سمے وہ تکان زدہ ہو گئی تھی۔ایسے جیسے وہ اندھیرے کے ساتھ ایک آنکھ مچولی کھیل رہی ہو۔بس اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ اندھیرے میں جانا چاہتی تھی یا اس سے بھاگ جانا۔تاریکی کے بارے میں کچھ سحر آمیز سا تھا۔کچھ دلفریب۔تاریکی اسے اپنی طرف کھینچتی تھی اور وہ اس کی خواہش کرنے لگی تھی۔

ان تمام آوازوں کو مجبوراً سنتے وہ اس چندھیا دینے والی روشنی کو سہتی رہی جو ہر بار پہلے سے زیادہ شدت سے محسوس ہوتی تھی۔وہ آوازیں، وہ روشنی، یہاں تک کہ کافی اور ادویات کی وہ مہک بھی اس کی جلد میں ایک خارش کی طرح تھے جو جانے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔اس کا سر درد سے پھٹ جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر ایک دن، جیسے اس کا دماغ واپس کام کرنے لگ گیا تھا۔ جسم میں اٹھتی ٹیسوں کے ساتھ اس نے جیسے بہت کچھ ایک ساتھ جذب کرنا شروع کر دیا ہو، اس کی بھاری پڑتی آنکھیں کھل گئیں۔

سفید روشنی اسے انہیں پھر سے بند کر دینے پر مجبور کر رہی تھی مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس نے انہیں اتنا کھول دیا جتنا سارے درد اور تکلیف کو مد نظر رکھتے ہوئے ممکن تھا۔ اسے ڈر تھا کہ اگر اس نے انہیں بند کر دیا تو وہ انہیں دوبارہ نہیں کھول پائے گی۔ اسے واپس اندھیرے کے ساتھ وہ آنکھ مچولی کھیلنی پڑے گی جو اسے ڈرا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کا ماحول دھندلا سا تھا۔ نہیں۔اس کی نظریں دھندلی تھیں۔ جیسے جیسے وہ اپنی آنکھوں پہ زور دینے لگی سفید رنگ کے مختلف شیڈز نمایاں ہونے لگے۔اس کی کنپٹیوں میں بھی ساتھ ساتھ ایک مستقل درد شروع ہو چکا تھا۔

وہ سفید دیواروں والے ایک کمرے میں تھی۔ بلیچ اور دوا کی مہک اس کے نتھنوں کو چھوتی اس کے اندر تک اترتی گئی۔اس بار کوئی کافی یا موسیقی نہیں تھی جس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ وہ لڑکی یہاں پر نہیں تھی۔وہ ان دراز عمر مرد کو بھی نہیں سن سکتی تھی تو شاید وہ بھی یہاں نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

''مس جاوید! آپ اٹھ چکی ہیں۔''ایک نرم آواز سنائی دی اور پھر ایک ہسپتال کی وردی پہنے نرس سامنے آئی۔اس کے بال سلیقے سے بندھے تھے اور بھوری آنکھوں کے گرد چند لکیریں تھیں۔

نرس نے اس کے گرد مشینوں کو چیک کیا پھر جیسے مطمئن ہو کر خود سے مسکرائی۔

''میں ڈاکٹر معیز کو بلاتی ہوں۔کیا آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟''

اس نے اپنا سر نفی میں ہلانے کی کوشش کی مگر گردن اکڑی ہوئی تھی۔

''آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں؟''جب وہ کچھ نہ بولی تو نرس نے ہمدردی سے کہا۔

''جیسے میں مر کر دوبارہ پیدا ہوئی ہوں۔''اس نے ایک ٹوٹی ہوئی آواز میں کہا جیسے شیشہ نگل لیا ہو۔''کیا میں واقعی مر گئی تھی؟''

"آپ اتنی خوش قسمت ہیں، ایمان۔ پہلے تو آپ نے ہمیں ڈرا ہی دیا تھا۔" وہ مسکرائی اور آگے بڑھ کر سرگوشی کی۔ "آپ کے منگیتر نے ان کڑے لمحات میں آپ کو ایک بار بھی اکیلا نہیں چھوڑا۔"

منگیتر؟ اس کا کوئی منگیتر بھی تھا؟ تو اسے یاد کیوں نہیں تھا؟ غلط۔ ہر چیز کتنی غلط تھی۔

"نئے جوڑوں میں ایسی محبت بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے۔" محبت؟ آخر کون اس سے محبت کرنے لگ گیا تھا۔ اور وہ تھی کون؟

ان لوگوں کے مطابق وہ ایمان جاوید تھی اور وہ منگنی شدہ تھی۔ اوہ پلیز۔

www.novelsclubb.com

جب اس نے آنکھیں اٹھائیں تو نرس اس سے مزید بات نہیں کر رہی تھی۔اس کی نظریں کسی اور چیز، بلکہ کسی اور شخص پہ تھیں کیونکہ ابھی ابھی دروازہ کھلا تھا اور وہ ہاتھ میں کافی کا سٹائروفوم کپ لیے داخل ہوا تھا۔اس کا منگیتر۔

***

"آپ کی منگیتر جاگ چکی ہیں، مسٹر ابرار۔آپ کو مبارک ہو۔"نرس نے خوش اخلاقی سے کہا۔

وہ ہموار قدم چلتا اسی کی سمت بڑھا۔چال میں ایک ادا تھی، ایک وقار۔

''تھینک یو۔''شائستہ نپے تلے الفاظ۔

یہ وہی مردانہ آواز تھی۔ بھرپور، خوبصورت لیکن نرم ناکہ پہلے کی طرح اکتائی ہوئی۔ جس نے اسے سب کی طرح ایمان کہا تھااور شاید کچھ اور بھی مگر اسے یاد نہیں آرہا تھا۔

آدھی باتیں تو وہ ابھی سے بھولتی جارہی تھی۔ یاد کرنے کی کوشش کرتی تو ایسا لگتا کہ وہ ہر جواب کے بہت قریب ہے لیکن وہ اس تک پہنچ ہی نہیں پاتی تھی۔ایسے جیسے اس کی انگلیاں جو نہی اسے چھو پاتیں وہ دھندلا جاتا۔

نرس کچھ اور بھی کہہ رہی تھی مگر وہ سن نہیں رہی تھی اور سمجھ تو بالکل بھی نہیں پارہی تھی۔ ہر چیز جیسے بلٹ ٹرین کی رفتار سے گزرتی جارہی تھی اور اس کے قابو

سے باہر تھی۔ جس آخری شے پہ وہ توجہ رکھ پائی وہ دروازے کا کھلنا اور نرس کا وہاں سے چلے جانا تھا۔

اسی وقت اس کا حلق سوکھنے لگا اور ایک تلخ سا ذائقہ اس کی زبان پہ آنے لگا۔

پانی۔۔۔اسے پانی چاہیے تھا۔اس نے ادھر ادھر دیکھنا چاہا، کہیں تو پانی پڑا ہو گا۔اس کے قریب ایک چھوٹی میز پہ پانی کی ایک بوتل تھی۔اس نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔یہ ایک غلطی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے شانوں اور بازو میں ایک زوردار ٹیس اٹھی تھی۔ایسے جیسے ماس بھی کھنچا ہو اور ساتھ ہی ہڈی اپنی جگہ سے ہل گئی ہو۔اس نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر اپنی کراہ روکی۔

''اذیت جتنی زیادہ ہو، اتنی آسان ہو جاتی ہے۔''

وہ ٹھہر گئی۔ یہ ماضی سے آتی کسی مرد کی آواز تھی۔ نصف شوخ، نصف سنجیدہ۔ وہ یاد کرنا چاہ رہی تھی کہ کہنا والا کون تھا جب۔۔۔

''ہوں، تو میں صحیح تھا۔ تم زندہ ہو۔''

اس کے ذہن کی ہلچل تھم گئی۔ ایک لمحے وہ اکیلی تھی اور اگلے ہی لمحے ایک دراز قد مرد اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے چہرہ اٹھا کر اس کو پہلی بار غور سے دیکھا۔ وہ اسے یاد نہیں تھا حالانکہ ایسے خوبصورت چہرے انسان کو کم ہی بھولا کرتے ہیں۔ سیاہ پرکشش آنکھیں اسی پہ جمی تھیں۔ ان میں ایک سرد سا تاثر تھا۔ گندمی رنگت کے ترش اور بے حد ہینڈسم نقوش والا یہ مرد گردن ٹیڑھی کیے اس کا بغور جائزہ

لے رہا تھا۔اس کے سیاہ بال اطراف سے چھوٹے اور آگے سے تھوڑے لمبے تھے۔

خوبصورت ہونٹوں پہ کوئی مسکراہٹ نہیں تھی۔اس نے سفید شرٹ کے ساتھ

سیاہ جیکٹ اور سیاہ ہی جینز پہن رکھی تھیں۔وہ سمارٹ اور مضبوط جسم والا تھا۔

ہاتھ میں پکڑا اسٹائروفوم کپ ایک کنارے والی میز پر بے نیازی سے دھرتے اس

نے اپنی ساری توجہ اس تیز تیز سانس لیتی لڑکی پہ ڈال دی جو اس سے نظریں نہیں

ہٹا پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یقین تھا تم واپس ضرور آؤ گی۔"لہجہ سفاک تھا،گہرا اور خوبصورت۔

"کہاں سے؟"اس نے بے ساختہ کہا۔

اس کا سانس جانے کیوں ہموار نہیں ہو رہا تھا۔ہارٹ مانیٹر کی آواز بھی تیز ہوتی جا رہی تھی۔وہ اس شخص کو نہیں جانتی تھی یا شاید پہچانتی نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ آواز۔۔۔وہ آواز اسے اب کبھی نہیں بھولنے والی تھی۔

وہ پر سکون قدم چلتا اس کے بیڈ کے قریب ایک کرسی پہ بیٹھ گیا جو ایسے لگتی تھی جیسے کچھ دیر پہلے ہی خالی کی گئی ہو اور اب وہ اس میں اپنی جگہ واپس لے رہا ہو۔پر اعتماد، وہ بے حد پر اعتماد تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔اس رات تم آخر کہاں گئی تھیں؟"آواز جیسے موسیقار ہو۔

وہ چند ثانیے اسے نا سمجھی سے دیکھے گئی اور وہ بے نیاز، ابھی بھی اس کے جواب کے

انتظار میں بیٹھا تھا۔

اس نے بالآخر صرف اتنا کہا۔ ''کس رات؟''

اس نے ابرو اٹھائے گویا یقین نہ آیا ہو۔

''تیرہ دسمبر کی شب تم میرج ہال کو چھوڑ کر کہاں گئی تھیں؟''

''میرج ہال؟ کس کی شادی تھی؟''

آہستگی سے چلتے ذہن کے باوجود اس کے اندر خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔ اس

نے یاد کرنا چاہا لیکن ذہن میں ہر طرف جیسے ایک سفید دھند تھی۔

''ہماری نہیں تھی۔''وہ جیسے اکتا گیا۔''کیا تم یہ اداکاری بعد کے لیے محفوظ کر سکتی ہو؟''

وہ یونہی اسے تکے گئی۔اس کا ذہن جیسے ایک خالی سلیٹ کی مانند تھا۔ہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوتی جا رہی تھی۔اسے کچھ کیوں یاد نہیں آ رہا تھا؟کیا یہ۔۔۔کیا یہ نارمل تھا؟وہ اس شخص کی شکل دیکھ کر اپنی یادداشت میں کوئی کڑی نہیں ملا پا رہی تھی۔کون تھا یہ اور یہاں کیا کر رہا تھا؟بلکہ سب سے انوکھا سوال۔وہ خود کون تھی؟

وہ اس کے ذہنی انتشار سے لاعلم اور بے خبر اٹھ کھڑا ہوا۔اس نے کمرے میں چلتے، انگلیاں مروڑتے جیسے ہاتھ میں روبکس کیوب ہو، گویا ضرب تقسیم کی۔جینز میں

www.novelsclubb.com

مقید ٹانگیں بنا کسی چاپ کے تیز تیز چلتی تھیں۔ پھر جیسے اس نے کوئی فیصلہ کر لیا ہو، وہ پر عزم انداز میں واپس آ کر بیٹھ گیا۔ آنکھوں میں ہر جذبے کی جگہ ایک ترشی نے لے لی تھی۔

"پچھلے جمعرات، تیرہ دسمبر کو۔ کیا تمہیں نہیں یاد کہ تم کہاں گئی تھیں؟ یا صرف اپنے پلانز مجھ سے چھپانا چاہتی ہو؟" وہ کہنیاں گھٹنوں پر ٹکا کر آگے کو ہوا۔ جھکا ہوا سر اور لانبی پلکوں والی آنکھیں بہت بے رحم تھیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم مجھے بتاؤ کہ میں تب کہاں گئی تھی۔" اس نے دھیرے سے گردن اٹھائی۔

"بلکہ پہلے یہ بتاؤ کہ میں یہاں کب سے ہوں؟"

نگاہیں اس کی سیاہ آنکھوں سے ہٹا پانا ناممکن تھا۔

اس شخص نے جیسے اسی سوال کی توقع کی تھی۔کافی کا کپ اٹھا کر ایک گھونٹ بھرا۔

"آج بھی جمعرات ہے۔" وہ تول تول کر کہہ رہا تھا۔اس کے ایک ایک انداز کو ماپتے ہوئے۔"تم نے تین دن کومہ میں اور پچھلے ہفتے سے لے کر اب تک باقی تمام دن نیم بے ہوشی کی حالت میں گزارے ہیں۔"

"کومہ؟ میں اور کومہ میں؟ یہ کیسا مذاق ہے؟" اس کا ماؤف ذہن ایک جھٹکے سے بیدار ہوا تھا۔"پہلے وہ نرس یہاں آتی ہے اور مجھے بتاتی ہے کہ میرا کوئی منگیتر ہے جو بہت کیئر نگ ثابت ہوا ہے۔۔۔اینڈ اوہ ڈونٹ یو ڈئیر!" جب اس شخص کے لب وا ہوتے دیکھے تو تنبیہ کی۔"مجھے اس بات کی کوئی تصدیق نہیں چاہیے۔" اس نے کہنیوں کے بل خود کو اوپر اٹھایا۔دانت بھینچ لیے۔

www.novelsclubb.com

''تم نے مجھے کوئی دھمکی دی تھی۔''

وہ لڑکا خاموشی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا اور وہ بے خوف کہے گئی۔

''ہاں، مجھے یاد ہے۔ جب میں 'نیم بے ہوش' تھی تب وہ تم ہی تھے نا جس نے کہا تھا ''تمہارا وقت ابھی نہیں آیا۔'' کون ہوتے ہو تم مجھ سے یوں بات کرنے والے؟'' گردن اسی کے انداز میں ٹیڑھی کی۔ تکلیف کے مارے آنکھوں میں آنسو جمع ہو رہے تھے مگر وہ ایک عجیب احساس کے زیرِ اثر کہے جا رہی تھی۔ ''میں ایک پیشنٹ ہوں فار گاڈ زسیک! جب سے میں یہاں ہوں مجھے یہ خوف کھائے جا رہا ہے

www.novelsclubb.com

کہ کہیں میں پاگل تو نہیں ہو گئی اور تم۔۔۔اور تم کافی پہ کافی پیے جا رہے ہو۔اُف کتنے ڈھیٹ ہو تم۔۔۔"اس کا سر درد سے پھٹ جانا تھا۔

اور واقعی، وہ کافی پی رہا تھا، بلیک بغیر کسی چینی کے۔اس نے کپ خالی کر کے ساتھ پڑی چھوٹی میز پہ رکھا، پھر ٹانگ پر ٹانگ جمائے آگے کو ہوا اور گہری سیاہ آنکھوں سے اس کا جائزہ لینے لگا۔وہ اس کا خاموشی سے مشاہدہ کر رہا تھا جیسے وہ ایک دلچسپ کورٹ کا کیس ہو اور وہ اس سے دور نہ رہ پانے والا لائر۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی اس ہیجان کی کیفیت سے تھک گئی تھی۔پانی کی طلب اور بڑھ گئی۔اس نے بوتل تک پھر سے ہاتھ بڑھانے کی کوشش کی مگر وہ اس سے تیز تھا۔

''اپنی کمزوری کسی کے حوالے کرنے سے پہلے یہ ماپ لینا چاہیے کہ وہ شخص آپ کا کتنا بھلا چاہتا ہے۔''اس نے کھڑے ہوتے ساتھ ہی پانی کی بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھولنے لگا۔''بس ایک نصیحت ہے۔مفت۔ہر وقت کام آنے والی۔''

اس کی تیکھی نگاہوں کے آگے بس شانے اچکا دیے۔

''تم کومہ میں تھیں اور یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے بلکہ اگر تم ڈاکٹر معیز سے پوچھو تو تمہاری ریکوری ایک معجزے سے کم نہیں۔''اس کی آواز میں ذرا سی بھی گرماہٹ نہیں تھی۔بے حس۔سرد۔

www.novelsclubb.com

''نرس نے میرے بارے میں جو بھی کہا، وہ ایک اجنبی کے پوائنٹ آف ویو سے بالکل درست تھا۔ میں تمہارا منگیتر ہوں مگر کیئر نگ یا نہیں یہ تمہاری اپنی رائے ہو گی۔''اس نے ایک خالی گلاس اٹھایا اور اس میں پانی انڈیلنے لگا۔

''جہاں تک اس دھمکی کی بات ہے تو۔''اس نے اس کے پیچھے تکیہ درست کر کے اسے تھوڑا اوپر ہو کر بیٹھنے میں مدد دی۔ ''ہاں، وہ سب میں نے ہی کہا تھا اور تم نے اپنی اس حالت (اس کے ساتھ جڑی ٹیوبز اور مشینز کی طرف اشارہ کیا) میں بھی پہچان لیا ہے تو آپس کی بات ہے، آئم امپریسڈ۔''اس کے لہجے میں ایک ٹھنڈ سی اتر آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں مومن ابرار ہوں۔ بولنے یا خاموش رہنے کے لیے کسی کی رائے کا محتاج نہیں۔"

مومن نے اس کے ہاتھ میں گلاس دیا تو وہ اس نے مضبوطی سے تھام لیا۔ چبھتی ہوئی نظریں اس پہ مرکوز کیے وہ آہستہ آہستہ پانی کے گھونٹ لینے لگی۔

"جہاں تک پاگل ہونے کی بات ہے تو فکر مت کرو۔ تم دوسروں کو پاگل کر سکتی ہو، خود نہیں ہو سکتیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے بظاہر پتلیاں سکیڑیں لیکن اب وہ ذرا پر سکون ہو کر پانی پینے لگی تھی۔

"اور پانی چاہیے؟" وہ اسے مطمئن کر کے غیر مطمئن کرتا بڑے اطمینان سے پوچھ رہا تھا۔

وہ بس سر نفی میں ہلا کر رہ گئی اور گلاس اسے لوٹا دیا۔

وہ سنجیدگی سے سر اثبات میں ہلاتا واپس اس کرسی پہ بیٹھ گیا۔

جس طرح وہ اسے اپنی سیاہ رات جیسی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا، ایسی ٹھنڈ اور ترشی ایک گلیشئر میں بھی نہیں ہوتی۔ وہ خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ اس کی نظریں ناگوار تھیں جبکہ مومن کی آنکھوں میں ایسی بے حسی تھی جو اس کے رویے سے ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ کمرے میں ادویات کی اس مخصوص مہک کو وہ دونوں نظر انداز کر رہے تھے یا شاید اس کے عادی ہو گئے تھے۔

کوئی وجہ تھی جو اسے وہ اپنا منگیتر نہیں لگتا تھا۔ وہ کوئی اور تھا۔۔۔ کوئی ایسا جو اس سے اِس سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہو۔ مگر اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

آخر وہ یہاں کیوں تھی اور کیا کر رہی تھی؟اس کی اتنی بری حالت کیسے ہوئی کہ اس وقت وہ ایک ہسپتال کے بستر پہ تھی اور اس سے بغیر کسی سہارے کے پانی بھی نہیں پیا جا رہا تھا؟

اس نے سوچا اسی شخص سے پوچھ لے لیکن تب ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر اندر داخل ہوئے۔

نرس ان کے ساتھ ساتھ تھی اور ایک اور لڑکا بھی۔اس کے بھورے بال کافی چھوٹے تھے اور اس نے بھی ایک سفید کوٹ پہن رکھا تھا۔کلین شیو اور گوری پٹھانوں جیسی رنگت۔وہ خوش شکل اور تھوڑا لاپرواہ سا دکھتا تھا۔شاید کوئی اسسٹنٹ ڈاکٹر تھا۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر معیز دبلے پتلے، قدرے زرد رنگت اور گردن تک جاتے اڑے اڑے سے سفید سرمئی بالوں کے حامل تھے۔ چہرے کی جلد کاغزی، جھریوں زدہ تھی۔ان کا سفید کوٹ، جسم کے فریم سے تھوڑا بڑا تھا اور زرد بوڑھی آنکھوں پہ موٹے شیشوں والے چشمے لگا رکھے تھے۔

مومن انہیں اندر آتے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور ان سے ہاتھ ملایا۔

"ڈاکٹر معیز۔" چہرے پہ ایک مسکراہٹ تھی جو تھوڑا رسمی تھی مگر دلکش۔ "آپ کا شکریہ۔"

وہ اس کی منگیتر نہیں ہو سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

مومن کے بدلتے روپ کسی کو بھی ڈرانے کے لیے کافی تھے۔اس نے ڈاکٹر اور پھر مومن کی جانب دیکھا۔یاخدا، یہ کوئی براخواب ہو۔

مطلب کیا سچ میں ؟پہلے اسے اپنا نام یاد نہیں تھا، پھر کوئی بہت نرم رویے والا شخص اسے یوں دیکھتا تھا جیسے قتل کر دینا چاہتا ہو۔اور پھر وہی شخص اس کو اپنی منگیتر کہہ رہا تھا۔سوری، مگر اس کے نزدیک یہ سب قابل قبول نہیں تھا۔

''مس جاوید۔''ڈاکٹر نرم پیشہ ورانہ انداز میں گویا ہوئے۔''آپ کیسی ہیں؟''

''تکلیف میں؟''جانے کیوں یہ بات اس کے منہ سے ایک سوال کی صورت نکلی تھی۔

''میں دیکھتا ہوں۔''

ڈاکٹر نے اس کا طبّی معائنہ کیا اور نرس اور اسسٹنٹ ان کی مدد کرتے رہے۔انہوں نے اس کی نبض اور درجہ حرارت کو بھی چیک کیا۔ڈاکٹر معیز نے وہ روشنی بھی اس کی آنکھوں میں ڈالی تو اسے اپنا مجرم مل گیا۔

اس سارا وقت مومن اپنے فون پہ تیز تیز ٹائپ کیے جا رہا تھا۔وہ ڈاکٹر معیز کی ہدایات ایک متوجہ طالب علم کی طرح سن رہا تھا۔ہر تھوڑی دیر بعد وہ ان سے کوئی نہ کوئی سوال کرتا اور وہ یا ان کا اسسٹنٹ اسے سمجھانے لگتے۔وہ اس لڑکے کو ہمیشہ نظر انداز کر دیتا اور ڈاکٹر کی بات سن کر واپس سکرین پہ انگلیاں چلانے لگتا۔جب انہوں نے اس سے پوچھ ہی لیا تو وہ فون سے سر اٹھا کر مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

''میں بس اس سب کا ریکارڈ رکھنا چاہتا ہوں۔اِن کیس مجھے اس کی ضرورت پڑ جائے۔''

ان کے اسسٹنٹ نے بلا تامل ٹانگ اڑائی۔

''آپ کو اس سب کی ضرورت نہیں ہے، مسٹر ابرار۔ہم اس کی فائل بھی پیشنٹ کو تیار کر کے دیں گے۔''اس کی بھوری آنکھوں میں عجیب فاتحانہ چمک تھی۔

''میں جانتا ہوں، مسٹر عدنان۔''مومن کی سرد نظریں لوٹ آئی تھیں۔''لیکن آپ شاید اتنے دنوں میں بھی مجھے سمجھ نہیں سکے۔''وہ ایسے بولا جیسے بہت کچھ سمجھا دینے کا تہیہ کر رکھا ہو۔''میں یہ اپنے لیے محفوظ کر رہا ہوں تاکہ اپنی فیانسے کا صحیح سے خیال رکھ سکوں۔''

ہارٹ مانیٹر پہ ایک زوردار بپ ہوئی تھی۔

"جب تک میں خود بات کا آغاز نہ کروں، اپنی زبان کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہے۔"

لہجے میں اتنی کاٹ تھی کہ ڈاکٹر اور ان کا اسسٹنٹ دونوں واپس اپنے کام پہ متوجہ ہو گئے۔

"کیا آپ کو اپنا نام یاد ہے؟"

معائنہ مکمل ہونے کے بعد ڈاکٹر نے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے۔۔۔" وہ اس کی زبان پہ ہی تھا لیکن وہ جیسے اسے کہہ نہیں پا رہی تھی۔

"مجھے میرا نام نہیں یاد۔"

مومن اسے ایمان کہہ رہا تھا، یہ سب لوگ اسے ایمان جاوید کہہ رہے تھے لیکن اس کو بس معلوم تھا کہ وہ اس کا نام نہیں۔ وہ اس سے کوئی تعلق نہیں جوڑ پا رہی تھی۔ یہ نام غلط تھا، ہر چیز کی طرح، اس کے منگیتر کی طرح۔ اسی لیے اس نے وہ نہیں کہا۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر نے اپنے نوٹ پیڈ پہ کچھ لکھا۔ عدنان بھی انہیں دیکھے جا رہا تھا اور اس نے غور کیا، اس کی چیل جیسی آنکھیں اپنے ماحول کا جائزہ بھی لیتے جا رہی تھیں۔ اس کا بکھرا نوجوان ڈاکٹرز والا حلیہ اس کی پر مقصد نگاہوں سے توجہ ہٹا دیتا تھا۔

ڈاکٹر معیز نے اس سے سال کونسا تھا، ملک اور شہر کا نام اور وزیرِ اعظم کا نام وغیرہ پوچھا تو وہ اس نے باآسانی کہہ دیے۔اس نے تیس تک گنتی بھی سنا دی اور اردو کے حروفِ تہجی کے ساتھ ساتھ انگریزی کے بھی سنا ڈالے۔

لیکن جب انہوں نے پھر سے اس سے اس کا نام اور عمر دریافت کی تو وہ ایک برف کا مجسمہ بن گئی۔

معائنے کے دوران مومن کی سیاہ آنکھیں فکر مند تھیں اور چہرے پہ ایک نرمی جو ہر گز اس کے لیے نہیں تھی۔اداکار، وہ شرطیہ کہہ سکتی تھی۔

ڈاکٹر نے اپنے نوٹ پیڈ کو دیکھتے اپنے اسسٹنٹ سے کچھ کہا پھر اس کی جانب سر ہلاتے متوجہ ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں لگا تھا ہم آپ کو vegetative state میں ہی کھو دیں گے۔ یہ کومہ نہیں ہوتا کیونکہ اس میں انسان اپنے ماحول سے کم لاتعلق اور بے خبر ہوتا ہے لیکن یہ بھی جان لیوا ہے۔ آپ بہت خوش قسمت ہیں، مس جاوید۔"

خوش قسمت۔ کتنا عجیب لفظ تھا یہ۔ اگر اپنی زندگی کے بارے میں ہر بات بھول جائے اور صرف ملک کے وزیر اعظم کا نام یاد رہے، تو وہ خود کو ہرگز خوش قسمت نہیں گردانتی تھیں۔ کوئی انہیں بھی یہ بات سمجھا دے۔

www.novelsclubb.com

"میرے۔۔۔ میرے ساتھ ہوا کیا تھا؟" اس نے آخر کار سب سے اہم سوال کیا۔

"یہ سر پہ گہری چوٹ لگنے کا اثر ہے۔" ڈاکٹر معیز کے تاثرات نرم پڑے۔ "آپ کو شہر کی دہلیز پر ایک پرانے علاقے میں ڈھونڈا گیا تھا۔"

اس کے ابرو بھینچے۔

"میں وہاں پہ کیا کر رہی تھی؟"

"میں یہی تو تم سے جاننا چاہتا ہوں، ایمان۔" مومن کا لہجہ ایسا موم تھا جیسے وہ واقعی اس سے محبت کرتا ہو۔ وہ پر سکون سیاہ آنکھیں اسی پہ جمی تھیں۔ "تم وہاں کیا کر رہی تھیں؟ کیا تم کھاریاں چھوڑ کر جا رہی تھیں؟"

اس نے جواب دینا چاہا مگر زبان پہ صرف اتنا تھا۔

"مجھے یاد نہیں۔"

www.novelsclubb.com

اور پھر جیسے ساری بات اس کی سمجھ میں آگئی۔اسے یاد نہیں تھا۔یااللہ! اسے اپنی زندگی کے بارے میں کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

اس کے پریشان تاثرات دیکھ کر نرس آگے بڑھی لیکن اس نے ہاتھ کے ایک اشارے سے انہیں ٹوک دیا۔اس کی سوالیہ نگاہوں پہ ڈاکٹر نے سر ہلایا۔

"شارٹ ٹرم امنیزیا کی مجھے امید تو نہیں تھی مگر یہ زیادہ بڑا مسئلہ نہیں ہے۔اپنے ریگولر چیک آپ کے لیے آپ آتی رہیں اور سائکئٹرسٹ کے ساتھ سیشنز جاری رکھیں۔آپ کی یادداشت انشااللہ جلد واپس آجائے گی۔"

www.novelsclubb.com

ایک سائکائٹرسٹ ؟اس کو لگا وہ کچھ غلط سن رہی ہے لیکن اتنا سب جب ایک ساتھ غلط ہو جائے تو انسان تھک جاتا ہے۔اس نے بے جان سا سر ہلا دیا۔اس بات سے لاعلم کہ مومن نے یہ سب بھی مشکوک نظروں سے دیکھا تھا۔

"آپ کے سسر کو یہاں جلد واپس آجانا چاہیے۔"

وہ رکے نہیں اور اپنے اسسٹنٹ کو اپنے ساتھ جلدی آنے کا کہہ کر چلے گئے۔

"سسر؟" وہ ہونقوں کی طرح مومن کو دیکھنے لگی۔

مگر مومن اس کی تیکھی نظریں عدنان پہ تھیں جو نرس سے انجیکشن لے کر خود اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے بیڈ کے پاس ہی کھڑا تھا جب مومن نہیں بلکہ نرس بولی۔ ”یہ آپ ادھر دکھایئے۔اسے قنولہ میں انجیکٹ کرنا ہے ان کے بازو میں نہیں۔“اس کے انداز میں ناپسندیدگی عیاں تھی۔

وہ بنا کوئی اثر لیے واپس اس کی جانب بڑھا تو مومن اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

”تمہیں سنائی نہیں دیتا کیا؟“ سینے پہ بازو لپیٹ رکھے تھے۔انداز آہنی تھا۔

عدنان مسکراتا ہوا پیچھے ہٹا۔کچھ عجیب تھا اس کی مسکراہٹ میں۔ایسے جیسے کوئی شیطان ہو۔۔۔

وہ کچھ بھی کہے بغیر اپنے سفید کوٹ اور بھورے بالوں کے ساتھ باہر چلا گیا تو اس نے دوبارہ پوچھا۔

''میرے سسر کا کیا مطلب ہوا بھلا؟''

مومن نے اس کی جانب رخ کیا تو لمحے بھر کے لیے اس کی آنکھوں میں ناگواری دکھائی دی پھر وہ غائب ہو گئی۔

''وہ میرے ابا کی بات کر رہے تھے۔''اس نے شانے اچکائے۔''ٹیکنکلی وہ تمہارے ہونے والے ''سسر''ہی ہیں۔''وہ اس کا ٹیکنکلی سیدھا کر دینا چاہتی تھی۔

اس نے پھر نرس کی طرف دیکھا۔''میری عمر کیا ہے؟''

''تم تئیس سال کی ہو،ایمان۔یاد نہیں؟''

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے پہ ایک دلکش مسکراہٹ بکھر چکی تھی۔اس کا دماغ خراب ہو گا جب اس نے اس شخص کے پروپوزل کو قبول کیا ہو گا۔ مگر پتہ نہیں کیوں اسے لگ رہا تھا کہ وہ بس مومن کے ساتھ پھنس گئی تھی اور اس کی اس سب میں کوئی رضامندی نہیں تھی۔ایسا تھا تو اسے اپنے ماضی پہ افسوس تھا۔

"نہیں، مجھے نہیں یاد۔"اس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔"کیا تم نے ابھی تک میرے منہ سے نکلا ایک لفظ بھی سنا ہے؟ میں نے ابھی ابھی ڈاکٹر کو بتایا ہے کہ مجھے اپنی زندگی کے بارے میں کچھ بھی یاد نہیں۔"

"ہوں۔"مومن نے صرف ایک ابرو اٹھایا۔

بس ایک لفظ۔آخر اس "ہوں" کا اس نے کیا کرنا تھا؟

www.novelsclubb.com

''آپ صرف پریشان ہیں، مس جاوید۔''نرس نے مومن کی طرف یوں اپنائیت سے دیکھا جیسے وہ اس کا سگا بیٹا ہو۔''جب سے آپ ایڈمٹ ہوئی ہیں، مومن نے ایک بار بھی آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔وہ ایک بہت اچھا لڑکا ہے۔''

''تو آپ اس اچھے لڑکے کو گود کیوں نہیں لے لیتیں؟''اس نے کہا نہیں بس سوچ کر رہ گئی۔

مومن اسی سے نظریں ملائے ہوئے تھا جب وہ نرس سے بولا۔''ایمان ہی تو میرا سب کچھ ہے۔کیوں ہے نا، ایمان؟''اگر اس نے ایک بار پھر اسے اس نام سے پکارا تو وہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

نرس اس کے الفاظ پہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر رہ گئی۔وہ مسکرائی اور اس کے قنولہ میں انجیکشن سے کچھ ملایا۔

"آپ بہت خوش قسمت ہیں،ایمان۔"

وہی لفظ،خوش قسمت۔جوان میں سے کوئی اس کی جگہ ہوتا تو وہ پوچھتی۔اور اس کا نام ایمان نہیں تھا۔اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ اسے کیسے معلوم ہے مگر وہ بس جانتی تھی کہ وہ ایمان نہیں۔

www.novelsclubb.com

نرس نے باہر جاتے ہوئے اس کا کندھا تھپکا۔

"آپ کی دوا جلد اثر انداز ہو گی۔"

وہ بس اسے باہر جاتے دیکھتی رہ گئی۔

مومن اس سے لاتعلق واپس اپنی کرسی پہ ایک اندر تک اتر جانے والی خاموشی سے بیٹھ گیا۔

اس کے حلق میں گلٹی ڈوب کر ابھری۔اس نے مومن سے نظریں ملانے سے گریز کیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

اس کی آنکھیں بھاری ہونے لگی تھیں جب مومن اٹھ کھڑا ہوا۔

دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔مومن کا ہاتھ دروازے پہ تھا شاید۔

اور اس لمحے،اسے،ایمان کو یا وہ جو بھی تھی،اکیلے پن کا شدت سے احساس ہوا تھا۔

وہ کسی کو نہیں جانتی تھی۔وہ خود کو بھی نہیں جانتی تھی۔اور اس کے پورے وجود کو صرف ایک شے نے جکڑ رکھا تھا،اور وہ تکلیف تھی۔جسمانی۔ذہنی۔شاید روحانی بھی۔

اسے ایک گھٹن سی ہونے لگی۔اپنی انا پہ پیر رکھتے،اس نے مومن کو آواز دی۔

"مت جاؤ۔"

وہ بعد میں اسے بتادے گی کہ اس وقت وہ اپنے پیروں پہ کھڑی بھی نہیں ہو سکتی تھی اور ایسی حالت میں تنہا رہنا اسے ڈرا رہا تھا۔بس اتنی سی بات تھی۔کچھ نہ ہونے سے،کچھ برا ہونا بہتر تھا۔

دروازے کی اوٹ میں کھڑے مومن کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔سیاہ آنکھوں میں الجھن اور ماتھے پہ شکنیں ابھریں۔آخر وہ کیا چاہتی تھی؟

اس نے ایک نظر خود کو پکارنے والی اس لڑکی پہ ڈالی جو اس وقت اتنی ٹوٹی ہوئی حالت میں تھی کہ کوئی چند دن پہلے دیکھتا تو یقین نہ کر پاتا۔وہ اسے پسند نہیں کرتا تھا لیکن یہ ترس بھی نہیں تھا جب وہ واپس ہسپتال کے روم نمبر ۱۳ میں مڑ گیا۔

اپنی کرسی کی طرف جاتے اس نے محض اتنا کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں چھوڑ کر جانے کے لیے واپس آیا بھی نہیں تھا۔"

***

جب وہ اگلے دن جاگی تو اس کے اندر ایک چھوٹی سی امید تھی کہ شاید یہ سب کچھ ایک برا خواب تھا، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ وہ ہسپتال میں تھی، نہ اس کی یادداشت چلی گئی تھی۔ خاص طور سے اس کا کوئی منگیتر نہیں تھا۔

اپنے گرد سفید دیواروں اور ادویات کی مہک نے اس کی پہلی امید توڑ دی۔ پھر بھی۔۔۔ اس نے یہاں وہاں ڈھونڈنا چاہا مگر وہ یہاں نہیں تھا۔ یقیناً وہ اس کے برے خواب کا ایک حصہ تھا۔

کھڑکی سے اندر کو آتی روشنی پل بھر کے لیے بدلی تھی، سامنے سے ایک پرندہ اڑا تھا، اور وہ بس اسے دیکھ رہی تھی جب کوئی بولا۔

''ایمان؟''ایک شفیق مردانہ آواز۔

''ایمان یار، تم نے تو ہم سب کو ڈرا ہی دیا تھا۔''یہ اس لڑکی کی آواز تھی۔

وہ ہڑبڑا گئی اور ساتھ ہی اس کے پٹھوں میں شدید درد کی لہر دوڑی۔وہ اس بار کراہی نہیں بلکہ اس نے اپنی آواز دبالی تھی۔اسے اپنی بارے میں کچھ بھی نہ معلوم ہو، لیکن وہ پر یقین تھی کہ دوسروں کے سامنے وہ اپنی تکلیف ہر گز ظاہر نہیں کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

''دھیان سے،بیٹا۔''شفیق آواز والے مرد کا چہرہ واضح ہوا۔

وہ ادھیڑ عمر آدمی سیاہ تھری پیس سوٹ میں باوقار لگتے تھے۔ان کے چھوٹے سیاہ بال سلیقے سے جمے تھے جو کانوں کے پاس سے سفید تھے اور ان کے وقار میں اضافہ

کرتے تھے۔آنکھیں سنہری اور جاذبیت کی حامل تھیں۔چہرے کے وجیہہ نقوش ہو بہو مومن جیسے تھے۔

وہ ایک ہاتھ کو نزاکت سے لہراتی کہنیوں کے بل اٹھ کر بیٹھ گئی۔مومن کے سامنے اس نے جتنا کمزور بننا تھا وہ بن گئی تھی۔ان لوگوں کے سامنے نہیں۔

"کیا آپ مومن کے۔۔۔ابا ہیں؟"

"تمہیں یہ یاد ہیں اور میں نہیں؟"

وہ لڑکی نروٹھے پن سے بولی تو ایمان نے اس کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

بھورے بالوں کی آگے سے مانگ تھی اور جوڑے میں باندھ رکھے تھے۔بیضوی چہرہ میک اپ سے پاک تھا اور قدرے معصوم نقوش تھے۔گول شہد رنگ آنکھیں جو ایک جگہ نہیں ٹکتی تھیں۔بھورے کوٹ کے بٹن کھلے تھے اور اس کی موٹی کریم رنگ کی کھلی ٹی شرٹ نظر آتی تھی۔چہرے پہ ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ ایک جھجھک سی تھی جو یہ کہتے ساتھ ہی لوٹ آئی تھی۔

"نہیں مجھے یہ نہیں یاد۔بس مومن جیسے دکھتے تھے اس لیے کہا۔"

www.novelsclubb.com

وہ صاحب مسکرا رہے تھے لیکن ساتھ ہی سنہری آنکھوں میں ایک بے بسی بھری ناکامی کا احساس تھا۔

''میں سمجھتا ہوں۔''انہوں نے اپنے کوٹ کے اوپری دو بٹن کھولے اور اس کے پاس پڑی کرسی پہ بیٹھ گئے۔''میں طٰہٰ ابرار ہوں۔ مومن کا والد اور آپ کے والد کا دوست۔ یہ یہاں پہ آپ کی بہن ہیں، ملائکہ جاوید۔''

ان کا انداز ایسا تھا کہ اسے تشفی ملی۔

''اور میرے والدین؟''اس نے بہت آسانی سے شاید کوئی مشکل سوال کر لیا تھا کیونکہ ملائکہ ایک دم اسے دیکھتے دیکھتے نظریں پھیر گئی اور ابرار صاحب کے تاثرات گھمبیر ہو گئے۔

''آپ کے والد جاوید کرمانی اور والدہ عزہ جاوید کی موت ہو چکی ہے۔ آپ کے والد میرے ایک بہت عزیز دوست تھے۔''

www.novelsclubb.com

انہوں نے چند لمحے اپنی آنکھیں بند رکھیں۔ایمان کے حلق میں کچھ چبھنے والا اٹک گیا تھا۔

"آپ کی والدہ آپ کی پیدائش کے چند ماہ بعد ہمارے بیچ سے چلی گئی تھیں۔آپ کی سوتیلی ماں منتہیٰ رمضان کی وفات کو بھی چار سال گزر چکے ہیں۔آپ زرینہ اور میرے ساتھ رہتی ہیں۔"

اپنے والدین کی موت کا سن کر اس کو ایک عجیب ملال نے آن گھیرا۔کیا وہ اتنی بے رحم تھی کہ اسے اپنے مرے ہوئے ماں باپ بھی یاد نہیں تھے؟

ابرار صاحب نے نرمی سے اس کی کہنی پہ ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

ملائکہ نے اپنی گود میں ایک چھوٹا بھورا ہینڈ بیگ مضبوطی سے تھام رکھا تھا جو اندر کے اضطراب کی اکلوتی نشانی تھا۔اس کے ساتھ فون کیس جڑا تھا البتہ فون باہر تھا۔

ایمان نے اگلا سوال اس سے کرنے سے گریز کیا، وہ ٹھیک نہیں لگتی تھی۔

"تو کیا میں اور مومن آپ کے ساتھ رہتے ہیں؟" ذرا تامل سے پوچھا۔اس کے پہلے سوال کا جیسا جواب آیا تھا، اس والے سے کوئی بہتری کی امید نہیں تھی۔

ابرار صاحب کی آنکھوں میں مومن کے نام پہ ناگواری ابھری۔وہ بھی مومن جیسی ترش تھیں لیکن سنہری۔ان کے لب بھی زیادہ سخت تھے۔وہ ایک ایسے آدمی دکھتے تھے جو بہت طاقت ور ہو، مالی طور پہ بھی اور ذہنی اور جسمانی طور پہ بھی۔لیکن ایمان کے ساتھ ان کا انداز غیر یقینی طور پہ بہت رحم دل تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں، ایسا نہیں ہے۔ مومن پچھلے چار سالوں سے لاہور میں اپنے اپارٹمنٹ میں رہتا ہے۔ پہلے اپنے دوستوں کے ساتھ، اب شاید اکیلے۔" انہوں نے شاید ایسے کہا جیسے اپنے ہی بیٹے کے بارے میں اتنی چھوٹی سی بات معلوم نہ ہونا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

"اور ہم یہاں۔۔۔ کھاریاں میں؟" اس نے جو سنا اور دیکھا تھا اس کے مطابق کہہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"تم اور طٰہٰ انکل بھی لاہور میں ہی رہتے ہو، آنٹی زرینہ کے ساتھ۔" اس بار ملائکہ بولی تھی۔ اس کی آواز گیلی تھی۔ "جس رات تم غائب ہوئی تھیں تب تم، انکل، آنٹی اور مومن بھائی، کھاریاں اس کی کزن سحیر اکی شادی کا فنکشن اٹینڈ کرنے گئے

تھے۔آنٹی زرینہ اس وقت ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہیں۔انہیں تھوڑا۔۔کام تھا اس لیے نہیں آئیں۔"اس نے آنٹی زرینہ کا نام جس طرح لیا،طٰہٰ بس اس کو دیکھتے رہ گئے۔

"آپ بھی مجھے طٰہٰ انکل کہیں اور جب بہتر سمجھیں دوبارہ ابا کہہ سکتی ہیں۔"انہوں نے کہا تو اس نے سر ہلا دیا۔

"فکر مت کرو،ایمان۔ہم تمہارے ساتھ ہیں۔"ملائکہ کا لہجہ نرم مگر حتمی تھا۔

"جی بیٹا۔One day at a time۔ہمت کے ساتھ،آپ واپس پہلے جیسی ہو جائیں گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ کب سے صرف یہی الفاظ سننا چاہتی تھی ورنہ انسانیت سے اس کا بھروسہ اٹھ گیا تھا۔وہ جب سے جاگی تھی بس اتنا چاہتی تھی کہ کوئی اس کا ہاتھ تھامے اور اسے دلاسا دے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا تاکہ وہ بیزاریت میں کسی سیاہ آنکھوں والے کا قتل نہ کر ڈالے۔یہ لوگ اس کے اپنے تھے،اس کا ساتھ دیں گے۔اس کی بہن اور طٰہٰ انکل۔

وہ اپنی شکر گزاری کا اظہار کیسے کرتی،اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔اس نے نہ رونے پہ اکتفا کیا۔

"شکریہ،آپ دونوں کا۔"

www.novelsclubb.com

''اس کی کوئی ضرورت نہیں۔'' ملائکہ نے آگے بڑھ کر اس کا گال چھوا۔اس کی پہلے والی جھجھک کہیں غائب ہو گئی تھی۔

''آپ نے پریشان نہیں ہونا۔'' طٰہٰ نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔''اب آپ فریش ہو لیں۔ ملائکہ یا نرس آپ کی مدد کر دے گی۔'' وہ پیچھے ہٹے اور کھڑے ہوتے ہوئے کوٹ کے بٹن واپس بند کیے۔''پولیس باہر ہے۔ یاد رہے، کسی ایسے سوال کا جواب نہیں دینا جو آپ کو تھوڑا سا بھی غیر آرامدہ کرے۔ میں نے انہیں یادداشت کے کھو جانے کے بارے میں پہلے ہی مطلع کر دیا ہے۔ وہ یہ بات جانتے ہیں کہ آپ کا بیان ناکافی ہو گا لیکن وہ پھر بھی باز نہیں آئیں گے۔''

www.novelsclubb.com

اس نے سر اثبات میں ہلایا۔طٰہٰ تیز تیز قدم اٹھاتے باہر چلے گئے اور ملائکہ وہیں رہی۔ پچھلے دن والی نرس، جس کا نام مبینہ تھا،ایک خوش آئند مسکراہٹ کے ساتھ داخل ہوئی۔ایمان نے اس کے پیچھے انچاہی سیاہ آنکھوں کو کھوجنے کی کوشش کی لیکن وہ دکھائی نہیں دیں۔شکر۔

ملائکہ نے اس سے بات کرتے مبینہ کے ساتھ اسے وہیل چیئر پہ بٹھایا۔ایمان کے سر اور کندھوں کے درد کے علاوہ اس کے بازوؤں اور ٹانگوں پہ چند نیل اور زخم تھے،ایسے جیسے کسی نے اسے یوں مارا ہو جیسے قتل کر دینا چاہتا ہو لیکن بیچ میں روک دیا گیا ہو۔وہ اپنی بائیں ٹانگ پہ بھی نہیں کھڑی ہو سکتی تھی۔ڈاکٹر نے موچ کا ذکر کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ باتھ روم میں تھی جب وہ دونوں بازو سنک پہ ٹکا کر کھڑی ہو گئی۔اس کی گردن اور اکلوتی سہارا دینے والی ٹانگ میں درد اٹھا تھا۔وہ نچلا لب دبائے اس کے گزرنے کا انتظار کرنے لگی۔آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ کر،وہ جم گئی۔

اس کے گال پہ سبز،جامنی اور نیلے نشانات تھے جو اس کی دائیں آنکھ اور کنپٹی سے لے کر اس کی گردن تک جاتے تھے۔مگر اس کا چہرہ جانا پہچانا تھا۔کچھ زیادہ ہی۔

اس کا ہسپتال کے گاؤن میں جھلکتا سراپا دبلا اور تکلیف میں تھا۔وہ دراز قد اور۔۔۔

خود کے لیے ایسا سوچنا عجیب تھا مگر۔۔۔اتنے زخم نہ ہوتے تو اچھی لگتی۔بڑی کانچ جیسی سرمئی آنکھیں اس کے زرد پڑتے چہرے پہ اتنی خراشوں کے درمیان آسیب زدہ لگتی تھیں۔نقوش نرم اور وجیہہ تھے۔لمبی سیدھی ناک اور قدرتی طور پہ عنابی

www.novelsclubb.com

ہونٹ جو کنارے سے سوجے ہوئے تھے۔اس کے سیاہ بال لمبے تھے اور اگر صاف ہوتے تو ریشمی اور چمکدار لگتے۔

جس نے بھی اسے مارا تھا یوں لگتا تھا اس کی آنکھیں نوچ لینے کے قریب ہو۔اس نے ایسا کیا کیا ہو سکتا تھا کہ کوئی اس سے اتنی نفرت کرتا ہو؟ یا کیا وہ واقعی غلط وقت پر غلط جگہ پہ ہونے کا شکار تھی؟

اسے یہ یاد تھا کہ یہ چہرہ اس کا تھا، لیکن اسے اپنی زندگی کے بارے میں کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

اسے یہ تک نہیں یاد تھا کہ اس کا چہرہ ایسے کیوں دکھتا تھا جیسے وہ کوئی جنگ لڑ کر آئی ہو۔

اس نے منہ دھویا اور بال باندھنے لگی۔ان فضول خیالات کے لیے اس کے پاس کوئی وقت نہیں تھا۔

جب وہ مڑی تو ملائکہ کو درز میں کھڑے پایا۔پتہ نہیں کیوں مگر اس جوڑے میں مقید بالوں اور بھورے فون کیس جمع ہینڈ بیگ والی لڑکی کی اپنائیت اور انسیت میں ایک سچائی نظر آتی تھی جس پہ یقین کرنا مشکل تھا۔

نرس نے اندر آکر اسے وہیل چیئر میں بٹھایا اور واپس کمرے میں لے گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم بہتر محسوس کر رہی ہو؟" ملائکہ نے دردمندی سے پوچھا۔

"اب میں پہلے سے بہتر ہوں، تھینکس۔" اب چونکہ مومن یہاں نہیں تھا اس لیے وہ بہت، بہت بہتر تھی۔

''چلو اچھی بات ہے۔'' ملائکہ بہنوں والے اس مخصوص انداز میں مسکرائی۔وہ نرمی، وہ ملائمت۔۔۔ایسے لوگ بہت خاص اور بہت کم ہوتے ہیں۔

''مجھے مومن بھائی سے یہ امید تو نہیں تھی لیکن نرس بتا رہی ہے کہ وہ ساری رات ادھر ہی تمہارے ساتھ رکے تھے۔''اس نے ٹھوڑی کھجائی۔''عجیب بات ہے۔ مجھے لگا تھا کہ صرف میرے سامنے ہی یہاں نام کا پہرہ دیا جاتا ہے۔۔۔ویسے تمہیں وہ کیسے لگے؟''

www.novelsclubb.com

کھڑکی سے آتی صبح کی روشنی میں اس کے کم عمر چہرے پہ ایک معصومیت بھری شفافیت چمکتی تھی۔

ایمان کے پاس اس سب کا کوئی جواب نہیں تھا۔اس لیے اس نے بات گول کر دی۔

"مجھے وہ کیسا لگنا چاہیے؟"

"ہیں تو بھائی بڑے ہینڈسم اور ڈیشنگ قسم کے اور ساتھ ہی ایک کافی ذہین فیوچر لائر۔" ملائکہ کے پر سوچ انداز میں ابرو بھینچے۔ "لیکن ہم دونوں جانتے ہیں کہ یہ ایک جھوٹ ہے۔تم اتنی زیرک تو ہو ہی کہ کل ان سے مل کر تمہیں کچھ نہ کچھ کھٹکا ہو گا۔" ملائکہ کے الفاظ پر اس نے استعجاب سے لب کھولے۔ "مومن بھائی چالاک ہیں۔بے حد سمارٹ لیکن یہ ذہانت نہیں بلکہ چالاکی ہے۔وہ اپنوں سے

www.novelsclubb.com

محبت کرنے والے تھے لیکن اب وہ کسی سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتے۔

اور وہ بے انتہا خاموش ہیں۔ کیا انہوں نے تم سے کل کوئی بات کی تھی؟''

''بولتا تو بہت ہے۔'' وہ بڑبڑائی۔

ملائکہ کے ابرو اٹھے۔ ''انٹرسٹنگ۔''

ایمان نے ملائکہ سے اس کی وضاحت مانگنی چاہی لیکن تب ہی دروازہ وا کر کے دو

پولیس افسر اندر داخل ہوئے۔

طٰہٰ ان کے پیچھے ہی تھے۔ ایک اور شخص بھی اندر آیا جس نے سر پہ پولیس ہیٹ

پہن رکھا تھا۔ چہرہ سخت اور کرختگی کا حامل تھا۔ تراشیدہ مونچھوں کے سایے میں

سختی سے بھینچے ہوئے لب تھے۔ سیاہ وردی میں ملبوس اور شرٹ کے گریبان میں

www.novelsclubb.com

سیاہ آئی شیڈز لٹکا رکھے تھے۔چہرے کی ترشی اور سنجیدگی طٰہٰ اور مومن کی ٹکر کی تھی۔

طٰہٰ نے ملائکہ سے شائستگی سے سر کو خم دیتے ایمان کی کرسی لی۔انہوں نے اس کو یوں ہلایا کہ وہ اس کے پیچھے تھے اور اس میں بیٹھی ایمان ان کے آگے۔ملائکہ وہاں سے رخصت لیتی کسی پہ بھی خاص توجہ دیے بغیر نزاکت سے وہاں سے چل دی۔

"ایمان۔"طٰہٰ نے اسے مخاطب کیا۔"یہ انسپکٹر مرزا ہیں،پنجاب پولیس سے۔"

انسپکٹر مرزا نے اس کی طرف دیکھتے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔"آپ کی یادداشت چلے جانے کا سن کر مجھے افسوس ہوا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے طٰہٰ سے کاٹ دار نظروں کا تبادلہ کیا جنہوں نے ٹھوڑی کو مختصر سی جنبش دی۔

"میں آپ سے تفتیش کرنے والا ہوں۔آپ میرے ہر سوال کا سچ سچ جواب دیں گی۔یہ آپ کا ملکی اور عائنی فرض ہے۔" مرزا کی کنپٹی کی رگیں نمایاں تھیں۔وہ سارے فرائض شاید آج ہی اس سے نبھوانے والا تھا۔

"کیا آپ کو یاد ہے کہ پچھلے جمعرات کی شب آپ کہاں تھیں؟" وہ اپنا نوٹ پیڈ نکالتے ایک کرسی کھینچ کر اس پہ براجمان ہو گیا۔

ایمان نے سوچنے کی کوشش کی مگر کچھ بھی یاد نہیں آیا تو سر نفی میں ہلا دیا۔وہ ماننا نہیں چاہتی تھی مگر مرزا کی بارعب شخصیت کے آگے وہ بے بس تھی۔اس کے

پیچھے موجود طٰہٰ بھی اتنے خطرناک لگتے تھے کہ اس کی ڈھارس نہیں بندھ سکتی تھی۔

"ہم نے آپ کے رشتہ داروں، دوستوں اور کمپنی کے ملازمین سے پہلے ہی پوچھ لیا ہے۔ آپ کو آخری بار کھاریاں کے ایک میرج ہال میں ایک شادی کی تقریب میں دیکھا گیا ہے۔" اس کا انداز میکانکی تھا لیکن دبدبہ ایسا تھا جیسے قانون کی عزت ہی نہیں کرتا تھا بلکہ اسے خدا جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بس چپ رہی۔ اسے کسی ایسے سوال کا جواب نہیں دینا تھا جس کے بارے میں وہ پر یقین نہ ہو۔

"کیا آپ کو اپنا حملہ آور یاد ہے، مس جاوید؟" اس کی خاموشی پہ انسپکٹر نے سختی سے پوچھا۔

"مجھے۔۔۔مجھے ہاسپٹل میں جاگنے سے قبل کچھ بھی یاد نہیں۔" اس نے لہجہ عام رکھنے کی کوشش کی۔ جیسے ابھی اس سے مجرموں کی طرح تفتیش نہیں کی جا رہی تھی۔

"دماغ کو تھوڑا اور زور دیں۔" انسپکٹر نے آگے کو جھک کر کہا۔ "آپ کا بیان ہمیں ایک اہم کیس حل کرنے میں مدد دے سکتا ہے جو آپ کے حملے کے وقت ہی پیش آیا تھا۔" اس کے انداز پہ ایمان کا خون خشک ہونے لگا۔

www.novelsclubb.com

''یہاں سے قریب ہی ایک پرانے بنگلے میں آگ لگی تھی۔ ہمیں وہاں سے انسانی باقیات ملی ہیں۔'' بے حسی سے کہا گیا۔ ''ہم ایک خون کی تحقیق کر رہے ہیں۔ کیا آپ کو اس واقعے کے بارے میں کچھ بھی یاد ہے؟ کیا آپ وہاں تھیں؟''

اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ ایک قتل۔ انسانی باقیات۔ ایک خون کی تحقیق۔

''مجھے واقعی نہیں معلوم۔'' اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ ''میں سچ میں نہیں۔۔۔''

''اس کا جواب مت دیں، ایمان۔'' طٰہٰ نے اس کے ٹوٹے ہوئے الفاظ کا سلسلہ ختم کر دیا۔

www.novelsclubb.com

انسپکٹر نے ایک پلاسٹک بیگ میں سے چند بیش قیمت سرمئی موتی برآمد کیے۔وہ ایک ٹوٹا ہوا بریسلٹ تھا اور مٹیالے ہونے کے باوجود کھڑکی سے آتی اور کمرے کی روشنی میں جگمگاتا تھا۔ساتھ ہی مرزا نے اس کی ایک عاج رنگ کا مدار جوڑے میں مسکراتی ہوئی تصویر نکالی جس میں اس کی کلائی پہ وہی بریسلٹ تھا۔اس نے وہ دونوں اس کے سامنے لہرائے جیسے وہ کوئی احمق ہو جسے دکھائی نہیں دیتا۔

"ہمیں یہ بریسلٹ اسی جلے ہوئے بنگلے میں ملا تھا اور ہمیں یقین ہے کہ آپ کو کچھ نہ کچھ معلوم ہے۔"اس کا انداز بہت تنقیدی تھا۔وہ شاید آنے سے پہلے ہی فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ مجرم تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں معلوم اور نہ ہی یاد ہے، انسپکٹر مرزا۔" اب کے ایمان مستحکم لہجے میں گویا ہوئی جس سے انسپکٹر کو اندازہ ہو جائے کہ اگر یہاں پہ کوئی احمق تھا تو وہ دوسروں کی چیزیں لہرانے والا ایک وردی میں ملبوس پولیس کا چیلا تھا۔

"یہ صرف ثبوت قرائن ہیں، انسپکٹر۔ ان کی بنا پر کوئی جج تمہیں وارنٹ نہیں دے گا۔" طٰہٰ نے گرج دار لہجے میں کہا جو ایمان کو بھی ڈرا گیا حالانکہ وہ اس کے لیے نہیں تھا۔ "اس سے ٹھوس شواہد ملیں تو واپس آ جانا۔ تب تک ایمان جاوید کرمانی سے سنبھل کر بات کرو۔"

ایمان جاوید کرمانی۔

www.novelsclubb.com

''ٹھیک ہے۔''انسپکٹر مرزا نے جیسے طٰہٰ سے بحث نہ کرنے کا عقلمند فیصلہ لیا۔''ہم دوبارہ ملیں گے، مس جاوید۔''وہ اس کے سامنے بریسلٹ لہراتے اٹھ کھڑا ہوا۔

بھاری بوٹوں کے شور میں وہ جا چکا تو طٰہٰ اس کی جانب مڑے۔

''فکر مت کریں، ایمان بیٹا۔آپ محفوظ ہیں۔''طٰہٰ نے کہا۔''یہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے۔میڈیا کا پریشر ہے ورنہ مرزا کو میں کب کا خاموش کروا چکا ہوتا۔''

کھڑکی سے باہر اندھیرا امڈنے لگا تھا۔بادل ہر سو چھا رہے تھے۔بارش کا امکان تھا۔

''تو ممکنہ طور پر میں ایک قاتلہ ہوں۔''اس نے چند ثانیے بعد خلاء میں دیکھتے کہا۔

''ان کے پاس صرف قرائنی ثبوت ہیں۔کوئی گواہ بھی نہیں۔یہ الزام جلد غلط ثابت ہو جائے گا۔''ان کا لہجہ میکانکی تھا،انہیں اس کی بے گناہی سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔''طٰہٰ ابرار کی لاء فرم کو یہ لوگ مذاق کے طور پر لے رہے ہیں۔آہ،ہار نے سے پہلے کی ہار۔''

ایک لاء فرم۔تو وہ ایک وکیل تھے اور ان کی ایک فرم تھی۔تبھی وہ اتنے شاندار شخصیت کے مالک تھے۔اور وہ ایک قاتلہ کے معاون تھے۔

www.novelsclubb.com

بھورے بالوں کی جھلک پہ اس نے اندر آتی ملائکہ کی جانب دیکھا جو تفتیش کے وقت باہر چلی گئی تھی۔پتہ نہیں اس سارے معاملے کے بارے میں اس کی کیا رائے تھی۔

***

جنوری قریب تھی، جب ایمان اور ملائکہ ایک ساتھ ہسپتال کے لان میں ٹہلتے پائی جاسکتی تھیں۔ سورج کی کرنیں آسمان پہ چھائے بادلوں میں گڈ مڈ سی باہر نکلتی تھیں۔ موسم اچھا تھا، ٹھنڈ البتہ تھوڑی زیادہ تھی۔

آج اس کا ممکنہ ڈسچارج تھا۔ پچھلے دنوں وہ ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق بہت سے ٹیسٹس کروا چکی تھی۔ اس کا cognitive activities (علمی سرگرمیاں جن سے مریض کی ذہنی، جذباتی اور جسمانی حالت کے بارے میں معالج اندازہ لگا سکتا ہے) کے سیشن ہوئے تھے۔ اب بس نتائج کا انتظار تھا۔

بعد میں بھی اسے فزیو تھیراپی کی ضرورت تھی جس کا انتظام طٰہٰ نے لاہور میں کروایا تھا۔اس کے ڈاکٹر نے نہیں بدلنا تھا کیونکہ ڈاکٹر معیز کو مومن زبردستی کھاریاں لے کر آیا تھا۔وہ بیچارے تھے بھی ایسے نحیف و نزار کہ مومن جیسے آدمی کے آگے فوراً اپنا سٹیتھوسکوپ اتار دیا ہو گا۔

ایمان کو نہیں لگتا تھا کہ اسے ایک تھیراپسٹ سے زیادہ کسی کی ضرورت تھی۔اس نے چل کر دیکھا تھا اور ہاں تکلیف سے چیخنے کو دل چاہتا تھا لیکن اتنا بھی نہیں کہ اب وہ ایک وہیل چیئر یا بیساکھی جیسے چونچلے جھیلے۔اس نے ورزش کی کوشش کی تھی اور نرس مبینہ نے انگلیاں اندر کی جانب موڑ کر انگوٹھا اوپر کر کے دکھایا تھا۔

وہ کسی کی محتاجی کی خواہشمند تھی،نہ ایسا ضروری تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر اس کی فیملی کے اور ہی خیالات تھے۔

ایمان بیساکھی کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کو تیار تھی لیکن طٰہٰ نہیں مانے تھے۔وہ تب تک وہیل چیئر پہ رہنے والی تھی جب تک وہ خود اس کی حالت میں بہتری اور اچھی نشوونما کا اثر آتے نہ دیکھ لیتے۔ پچھلے روز ہی اس کے اصرار کرنے پر انہوں نے جلد بازی میں اپنا بریف کیس اور فائلز اٹھائیں اور اپنے قانونی ساتھیوں سے فون پہ گفتگو میں مشغول ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

خوراک بھی کیا تھی، سارے بدذائقہ چینی کے بغیر پھلوں کے جوس تھے۔ ٹماٹر اور دیگر سبزیوں کے سوپس بھی تھے۔نہ کوئی مصالحہ نہ کوئی لذت۔ایمان کے پہلی بار

منہ بسورنے پہ ملائکہ کا اس کا پریشان نظروں سے مطالعہ کرنا ایمان کو اندر تک ہلا گیا تھا۔

"نہیں، وہ بس۔۔۔ تم پہلے ایسی نہیں تھی۔ پروٹین شیکس، لو کیلوری فوڈ، فاسٹ فوڈ پہ پابندی، کارڈیو۔۔۔ تم ایک کانشس لڑکی تھی۔۔۔ ابھی بھی ہو، میرا مطلب ہے۔" اس نے زبان دانتوں تلے دبائی۔ "یو نو باڈی کو تمہارے جیسا مینٹین رکھنا فاقوں کے بغیر ممکن نہیں۔" ساتھ ہی وہ پھیکا سا مسکرا دی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہی کافی نہیں تھا تو وہ مینٹل کیس اسسٹنٹ جس کا نام عثمان تھا یا عمیر (اس نے یاد رکھنا گوارا نہیں کیا تھا)، دوسرے انٹرنز کے ساتھ اس کے کمرے میں پہنچا ہوا تھا۔ اپنے ٹیسٹس کے دوران اتنے تماشائیوں کے سامنے وہ شدید غیر آرام دہ ہوئی

تھی۔جب ڈاکٹر وہاں داخل ہوئے تو اسے خوب ڈانٹ پلا کر وہاں سے نکال باہر کیا تھا۔پتہ نہیں وہ وہاں کیا لینے آیا تھا؟مومن ادھر ہوتا تو یہ شخص وہاں دو منٹ نہیں ٹک سکتا تھا،ایمان کو نہ چاہتے ہوئے بھی خود سے اقرار کرنا پڑا۔

اس نے ایک بار بھی تفتیش کے بارے میں ملائکہ سے بات نہیں کی تھی۔اس واقعے پہ بات کرنے سے وہ یوں بھاگتی تھی گویا وہ طاعون کی وبا ہو۔اس کا ملائکہ اور طٰہٰ کے ساتھ رویہ ریزروڈ تھا۔وہ اپنی سرد مہری برقرار رکھنے والی تھی اگر اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ لوگ اس سے ان معاملات اور اس کی اس حالت کی وجہ کا ذکر کرتے نہ اس کی کوشش کرتے۔وہ اس موضوع پہ گفتگو کو مرتے دم تک لٹکا دینا

www.novelsclubb.com

چاہتی تھی۔یہ اس کی کمزوری تھی۔اس کی انا،خودداری اور عزت،اس یاد داشت جانے والے قدرت کے مذاق کی وجہ سے بری طرح مجروح ہوئی تھی۔

اس نے سوچا ہی تھا پھر ملائکہ سے مخاطب ہوئی۔

"مجھے میرے والدین کے بارے میں بتاؤ۔"

ہلکی ہلکی جھلکتی دھوپ اس کے سیاہ کیچر لگے بالوں کو چمکا رہی تھی اور چہرہ جو پہلے سے قدرے بہتر تھا ہلکا ہلکا گلابی لگتا تھا۔اس نے زرد رنگ کی لمبی فراک کے اوپر چھوٹا انگریزی طرز کا نارنجی کوٹ پہن رکھا تھا۔پیروں میں نرم جوتے تھے۔

"کھرا سچ یا ایک سفید جھوٹ؟"

"ایک تلخ حقیقت بھی ہو تو کہہ ڈالو۔ میں تیار ہوں۔"

ایمان پچھلے تین ہفتوں سے اپنی جڑوں کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔ یہ بات اس سے پوشیدہ نہیں تھی کہ ملائکہ ضرورت کے علاوہ ہر بات کرتی تھی اور طٰہٰ اس کی زندگی کے علاوہ اسے ہر بات جاننے دیتے تھے۔ اس نے بہت دقت کے بعد اپنے فون کا مطالبہ کیا تھا جس پہ پہلے تو طٰہٰ خاموش رہے تھے مگر پھر چند دن انتظار کا کہہ کر قانونی کارروائیوں میں مصروف ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"جاوید کرمانی، اور منتہیٰ رمضان۔ چند سال پہلے دونوں ہمیں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔"

ملائکہ نے اس کی وہیل چیئر گھمائی اور درختوں کے سایے میں سبز مائل راستے پہ اسے چلا دیا۔ شہتوت نے روشنی کا راستہ روک دیا۔

"ڈیڈ کی موت کو پانچ سال ہو چکے ہیں۔ ممی چار سال پہلے اسی industrial exhibition میں ماری گئی تھیں جسے دوسری دفعہ ڈیڈ کے اعزاز میں رکھا گیا تھا۔" تلخی سے سر جھٹکا۔ "میں نے انہیں منع کیا تھا۔ کہا تھا نہ جائیں۔ لیکن ملائکہ جاوید کی کون سنتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

ملائکہ کا لمبا گھٹنوں تک آتا سرخ اونی سویٹر چلتے ہوئے ہلتا تو اندر سے بیج رنگ شرٹ اور سفید جینز کی بیلٹ جھلکتی تھی۔ بال چھوٹی فرنچ چوٹی میں بندھے تھے جو دائیں کندھے پہ گرا رکھی تھی۔

''ہمارے خاندان کو لوگ ٹارگٹ کیوں کرتے رہے ہیں؟''ایمان کے تاثرات پتھریلے تھے مگر وہ ملائکہ کے جواب کے لیے تیار نہ تھی۔

''تمہاری وجہ سے۔''

ٹھنڈی ہوا منجمد ہو گئی تھی۔ساکت درخت چپ چاپ کان دھرے سن رہے تھے۔وہیل چیئر میں بیٹھی لڑکی کا وجود بے جان پڑ گیا تھا۔

''تم جاوید کرمانی کی اکلوتی اولاد ہو۔میرے۔۔۔والد۔۔۔ایک اچھے انسان نہیں تھے۔ممی نے انہیں چھوڑ دیا۔پھر تمہارے ڈیڈ سے شادی کی۔میں تب آٹھ سال کی تھی۔''

اس کی آواز دھیمی ہو گئی تھی،چلنے کی رفتار بھی اور آہستہ۔

"تمہارا ان سے خون کا رشتہ تھا۔اور ان کا اس ملک کے لوگوں سے bad blood کا۔ظاہری بات ہے، تم تک پہنچنے کے لیے انہوں نے ہمارے سر سے ماں باپ کا سایہ اٹھانے کی پوری کوششیں کی۔اور ماننا پڑے گا، وہ کامیاب ہوئے۔" ایک خشک سسکی۔

ملائکہ نے دائیں جانب کو جاتا راستہ چنا اور اب وہ لوگ ہسپتال کا داخلی دروازہ دیکھ سکتے تھے۔چھٹی کا دن اور صبح کا وقت تھا اس لیے صفائی کے عملے اور چند انٹرنز کے سوا وہاں کوئی نہ تھا۔

"تمہیں مجھ سے کوئی گلہ ہے؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں۔" ایک بے بس سا نہیں۔اس کی شہد آنکھیں سایے میں سیاہ لگتی تھیں۔

"تم میری بہن ہو۔میرا سب سے قریبی رشتہ،خونی ہو یا نہ۔میری ماں نے میری بہت اچھی تربیت کی ہے۔میں ظالم کی سزا مظلوم کو نہیں دے سکتی۔"

ایمان کا دل سمندر میں گرتے پتھر جیسا تھا۔

"تم بس جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔پھر ہم واپس کام پہ ملا کریں گے اور بعد میں اگر تم چاہو تو کافی وغیرہ پہ بھی چلے جایا کریں گے۔"

www.novelsclubb.com

ملائکہ کے لہجے میں یہ کہتے ہوئے امید تھی اور وہ عجیب جھجھک بھی جو ایمان سے پہلی ملاقات میں بھی تھی۔

"کام پہ میں کیا کیا کرتی تھی؟ اگر مجھے یاد ہوتا تو بہت اچھا ہوتا۔" ایمان کو پہلی باتیں جذب کرنے کے لیے وقت درکار تھا۔ اس لیے اس بارے میں مزید نہیں پوچھا۔

"اوہ کچھ خاص نہیں۔ مطلب مشکل کام نہیں تھا ورنہ سی ای او کی پوزیشن تو آبو یسلی خاص ہوتی ہے۔" زبان کاٹی۔ "کرمانی ڈیڈ کی شروع کی گئی Remote Staffing Assistance کی بنیاد پہ کھڑی سافٹ ویئر کمپنی ہے۔" اس کے لہجے میں فخر در آیا۔

www.novelsclubb.com

"ریموٹ سٹافنگ؟"

"یہ ایک ایسا بزنس ہوتا ہے جس میں غیر ملکی لوگ پاکستان اور انڈیا جیسے ممالک سے اچھی کوالٹی کا کام تھوڑے ڈالرز، یعنی کم قیمت میں کرواتے ہیں۔ وہ کم ڈالرز ہمارے جیسے ملکوں کے لیے بہت زیادہ پیسے ہوتے ہیں۔"

وہ سمجھاتے ہوئے ہاتھ ہلا رہی تھی اس لیے وہ چلنارک گئے۔ آنکھوں میں کسی سے سنی گئی بات کو یاد کرتے ہوئے سنانے کی چمک تھی۔

"اس میں پاکستانی اور انڈین بہترین سافٹویئر انجینئرز غیر ملکیوں کو اعلیٰ آئی ٹی کے کام کر کے دیتے ہیں۔ یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ بہترین انجینئرز انڈیا اور پاکستان کے ہوتے ہیں، اس لیے جو کام باہر کے لوگ بہت مہنگا کرتے ہیں وہی کام یہاں سستا ہو جاتا ہے۔ لیکن منافع بہت ہے کیونکہ ڈالر کی قیمت آئے دن بڑھتی جا

www.novelsclubb.com

رہی ہے۔اتنی اچھی بات نہیں، لیکن ہمارے لیے اچھی ہے۔'کرمانی ڈیویلپرز' یا

کے ڈی اپنے نام کی ایک ہی ہے۔"

"یہ سب کام کب سے چل رہا ہے؟"

"جب سے تم ہماری زندگی میں آئی ہو۔ تمہیں پتہ ہے اس کام کا آئیڈیا ڈیڈ نے تم

سے لیا تھا۔اتفاق سے تمہارے سکول کے تجارتی افعال ہمارے ڈیڈ کو آئیڈیاز دینے

کا کام کرتے تھے۔وہ باریک بینی کی حدود پار کرتے ہوئے انسان تھے۔"

"ویسے میں تئیس سال کی ہوں، رائٹ؟" ایمان نے اپنا اچنبھا کم سے کم ظاہر کیا۔

"اور میں بائیس کی۔ لیکن "بزنس میں صرف سیلف کانشس لوگ عمر اور تجربے کو دیکھتے ہیں۔ ضروری چیز ہے ہنر، صلاحیت اور کچھ کر دکھانے کی ہمت اور جوش۔"

یہ سب لفظ بہ لفظ تمہارے منہ سے نکلے کلمات ہیں۔"

ایمان سے فیصلہ نہ ہو پایا کہ اس بات پر حیران ہو کہ ملائکہ نے اس کی بات ذہن نشین کرنے کے قابل سمجھی تھی یا اس پر کہ ایسے موٹویشنل سپیکر والے الفاظ اس کے اپنے تھے۔ بہر کیف اس نے مزید بحث نہیں کی۔

www.novelsclubb.com

"تین سالوں سے تم کاروبار کو طٰہٰ انکل کی زیرِ نگرانی چلاتی رہی ہو۔" ملائکہ کے انداز میں عزت اور مان تھا۔ "اب کچھ عرصے سے خود سب فیصلے کر رہی تھیں۔ میں نے بھی جوائن اسی لیے کیا ہے کیونکہ تم نے مجھے قائل کیا تھا۔" ایمان کی

ہچکچاہٹ بھری خاموشی ماپتے کہا۔ ''زیادہ پریشان مت ہو۔ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ کامن نالج نہیں گئی۔وہ صحیح سلامت ہے۔اس لیے تم جسمانی طور پر مضبوط اور صحت یاب ہونے کے بعد دوبارہ اپنا کوڈنگ کا جنون شروع کر سکتی ہو۔''

گویا بات اتنی سی تھی۔

''لیکن اب میرا وہاں جانا اتنا بھی ضروری نہیں ہو سکتا۔۔۔'' پتہ نہیں یہ تذبذب کہاں سے آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

''تمہارا وہاں ہونا ضروری ہے۔تم اس آرگنائزیشن کی ریڑھ کی ہڈی ہو۔ڈیڈ کی ڈیتھ کے بعد انکل نے اس بزنس کی لک آفٹر کی ہے۔لیکن اگر تم نہ ہوتیں تو اس کا

جانے کیا بنتا۔ میں شروع میں اتنی دلچسپی نہیں لیتی تھی کیونکہ میں کتابیں لکھنے کو ترجیح دیتی ہوں۔ مگر اپنا کام بھی ایک اچھا فیصلہ ہے۔"

"ہو گا۔۔۔"

ملائکہ نے دور گہرے آسمان پہ نظریں جمار کھی تھیں، ان میں یاسیت تھی جیسے کچھ ایسا دیکھ رہی ہو جو کوئی اور نہیں دیکھا سکتا تھا۔

"تمہاری غیر موجودگی سے فرق پڑتا ہے، ایمان۔ تمہیں احساس نہیں لیکن بہت فرق پڑتا ہے۔" اس کے لہجے میں کچھ تھا، کچھ پراسرار۔

ملائکہ جاوید ایک عام پیار کرنے والی بہن لگتی تھی۔ لیکن وہ ایسی نہیں تھی، ہے نا؟

جیسے طٰہٰ ایک بارعب آدمی ہونے کے علاوہ بھی کچھ اور تھے، جیسے مومن صرف

ایک انتہائی مغرور اور بد تمیز انسان نہیں تھا۔۔۔بلکہ تھا، ایمان نے برہمی سے انگلیاں چٹخائیں۔

"اس کا ہمارے بزنس سے کوئی تعلق تو نہیں؟" ایمان نے اس کا نام تک لینا گوارا نہیں کیا۔

ملائکہ ذرا رکی۔ پھر سمجھنے پہ دھیرے سے ہنسی۔

"تم نے انہیں ایم ڈی (مینجنگ ڈائریکٹر) بنایا تھا۔ خود دستخط لیے تھے کہ اگر تم کسی وجہ سے کام نہ سنبھال سکیں تو میرے علاوہ مینج کرنے والے انسان مومن بھائی ہوں گے اور کوئی نہیں۔"

اس نے شانے اچکا دیے جبکہ ایمان کا سر گھوم کر رہ گیا۔وہ سیاہ جیکٹ، بلیک کافی پینے والا اور سیاہ قابلِ نفرت آنکھوں والا لڑکا۔۔۔اور ایمان نے خود اسے کام دیا؟ کیا اس کا دماغ پہلے واقعی خراب تھا؟

"تو تم ایک لکھاری ہو؟" ایمان نے ملائکہ سے غصہ ٹھنڈا کرنے کے بعد پوچھا۔

ملائکہ کی مسکراہٹ اڑن چھو ہو گئی۔

"ہاں، بس کچھ ایسا ہی۔" اس نے نروس ہوتے یہاں وہاں کچھ تلاشنا چاہا۔ "دیکھو میں لاہور تک تمہارے ساتھ سفر نہیں کر سکوں گی۔" بات کامیابی سے گول کر دی۔

"کیوں؟"

"مجھے اپنے کزن کے ساتھ واپس جانا ہے۔میں اس کی طرف سے معذرت خواہ ہوں کہ وہ عیادت کے لیے نہیں آیا۔بس کچھ مسئلہ ہے تم دونوں کے بیچ۔اسے اگنور کر دو۔" وہ دبے دبے غصے سے کہہ رہی تھی جیسے ایمان کی انسلٹ کو اپنی خود کی انسلٹ سمجھتی ہو۔"پھوپھو پشاور ہیں اور تمہیں چھوڑ کے میں کہیں نہیں جا رہی۔تو۔۔۔میں نے سوچا ہے اس عرصے تمہارے ساتھ انکل کے گھر رہوں۔ کیسا رہے گا؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے اچھا لگے گا۔"

ایمان کے لیے ملائکہ اپنی تمام تر اچھائی کے باوجود ایک غیر تھی۔ لیکن وہ ایک غیر ہو کر بھی بہت اچھی تھی۔ وہ اسے نہیں جانتی تھی۔ صرف یادداشت کی بات نہیں تھی۔ پھر بھی اس نے انکار نہیں کیا۔ آخر وہاں وہ خود کتنے لوگوں کو جانتی ہو گی؟

ایمان نے جب اس کی جانب گردن گھمائی تو اسے کو خود کو عجیب نظروں سے دیکھتے پایا لیکن پھر ملائکہ نے سنبھل کر کہا۔

"ٹھیک ہے پھر۔ میں انکل سے بات کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب ہسپتال کی داخلی سیڑھیوں کے پاس تھیں۔ ملائکہ نے اندر کی جانب کرسی کے پہیے موڑ دیے۔ ہوا اب تیز ہوتی جا رہی تھی۔ ایمان کے لب ٹھنڈ سے تھرتھرانے لگے تھے۔

"تمہیں بہت کچھ یاد نہیں ہو گا ایمان اور مجھے اس بات کا بالکل بھی افسوس نہیں۔"

ملائکہ نے اتنا دھیما کہا تھا کہ ایمان کے کانوں میں نہیں پڑ سکا۔

***

ڈاکٹر معیز نے ڈسچارج کے کاغذات پہ دستخط کر دیے تھے۔ باہر اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا اور بارش ہونے سے پہلے کی خنکی پھیلنے لگی۔

ہسپتال میں یہ چند ہفتے بہت آسائشیں لیے گزرے تھے پر ایمان جاوید یہاں سے اب اکتا چکی تھی۔ اسے ایک مریضہ کا کردار نبھانا بالکل پسند نہیں تھا لیکن وہ مجبور

تھی۔اس کی یادداشت چلی گئی تھی اور اسے اب اجنبی چہروں اور اجنبی لوگوں کے درمیان زندگی گزارنی تھی۔

اسے اپنی جذباتی سوچوں سے بھی کوفت ہونے لگی۔

"اتنا میلوڈراماٹک ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔قصور اس پرانی ایمان کا ہے جو مجھے اس حال میں لے آئی۔"

مومن نے غلط کہا تھا کہ وہ پاگل نہیں ہو سکتی تھی۔خود سے باتیں کرنا اور اپنے چند دن پہلے کے ماضی کو ایک الگ نام سے مخاطب کرنا اور الزام دینا کونسا کوئی شعور والا انسان کرتا ہے۔

"پرسنلی میں تو شکر ادا کروں گی اگر مجھے اس دواخانے عرف مریض اور بیماری خانے کی قید سے رہائی ملے۔" ملائکہ نے تبصرہ کیا تھا۔

"میں خود ایسا ہی سوچتی ہوں۔" اس نے مسکرانے کی اچھی اداکاری کی۔ ایسا کرنا آسان تھا۔ شاید اس کی کوئی پرانی عادت تھی۔ ذہن بھول گیا تھا لیکن جسم کو سب یاد تھا۔

اس کے سیاہ بال شانوں پہ گرتے تھے۔ آنکھیں اب تکان زدہ یا تکلیف سے لیس نہیں دکھتی تھیں۔ وہ گہری سبز لمبی فراک میں ملبوس تھی۔ پیروں میں سیاہ لوفرز تھے، ملائکہ انہیں اسی کے سامان میں سے برآمد کر کے لائی تھی۔

www.novelsclubb.com

طٰہٰ اس کی وہیل چیئر چلاتے اسے خارجی دروازے تک لے جا رہے تھے۔ ملائکہ ان کے ساتھ ساتھ تھی۔ اس کے لانگ شوز کی ٹک ٹک مرمریں فرش پہ ایمان کی کرسی کے پہیوں کے ساتھ آتے جاتے لوگوں کی آوازوں میں گونج رہی تھی۔

اس کی گود میں اس کا فون اور سنہری کلچ تھا جو پچھلے دن ہی طٰہٰ نے اسے دیا تھا۔ وہ جائے وقوعہ سے برآمد کیے گئے تھے یا جہاں سے بھی، وہ بتا نہیں رہے تھے۔

ایمان نے بھی زیادہ بحث نہیں کی۔ وہ اپنا فون چیک کرنا چاہتی تھی تاکہ اپنے بارے میں جتنا ہو معلوم کر سکے مگر اس کی چارجنگ نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

ہسپتال وسیع اور ہوادار تھا۔بلند چار دیواری اور مرمریں راہداریاں۔سفید کوٹ پہنے ڈھیروں ڈاکٹرز، کئی نرسیں، مریض اور ان کے گھر والے چلتے جا رہے تھے۔ مصروفیت کا سما تھا۔

وہ ہر سوال ملائکہ یا طٰہٰ سے کرنا نامناسب سمجھتی تھی اور اس سے بڑھ کر بلاشبہ اسے ٹھیک نہیں لگتا تھا۔وہ اچھے رویے والے اچھے لوگ تھے پر وہ اس کے لیے اجنبی تھے۔ایمان کسی پہ بھی اتنا جلدی اعتبار نہیں کر سکتی تھی، یہ تو طے تھا۔

www.novelsclubb.com

طٰہٰ اس سے دھیمی آواز میں بات کرتے اسے ایک سیاہ مرسیڈیز تک لے گئے جو باہر ان کے انتظار میں کھڑی تھی۔وہ پرانے ماڈل کی تھی، لیکن بہت خیال رکھے جانے کے باعث بڑی معتبر سی لگتی تھی۔

ایمان ان کی بات پہ سر ہلاتی اندر بیٹھنے کے لیے اٹھی تو ملائکہ اس کی مدد کرنے لگی۔

کار کے ڈرائیور نے وہیل چیئر کو تہہ کر کے کار کی ٹرنک میں رکھ دیا اور طٰہٰ کی جانب

کا پچھلا دروازہ کھول کر وہاں مؤدب سا کھڑا ہو گیا۔

''چلو پھر اب میں چلتی ہوں۔امید ہے جلد ملیں گے۔'' ملائکہ کھڑکی سے باہر

کھڑی جھک کر اس سے بات کر رہی تھی۔وہ بھی دراز قد تھی۔''اپنا خیال رکھنا۔''

''اب تم اپنے کزن کے ساتھ لاہور واپس جاؤ گی؟''

www.novelsclubb.com

ایمان نے کزن کا نام نہیں لیا کیونکہ اس کا دل اس سے کہتا تھا کہ وہ اس کزن کو خود

بھی پسند نہیں کرتی تھی۔

''ہاں۔ڈرائیو کر کے میں خود تو آ جاتی لیکن جب مجھے اطلاع ہوئی تھی تب میں نے۔۔۔''ملائکہ نے گہری سانس لی اور بہت تیز تیز کہا۔''میں نے غصے میں آ کر اپنی کار ایک ریڑھی والے کو دے ماری تھی۔بد تمیز غلط دام پہ سبزیاں بیچ رہا تھا اور میرا پارہ ویسے ہی کافی بلند ہوا پڑا تھا۔''وضاحت کرتے اس نے نگاہیں پھیر لی تھیں۔''مجھے غلط مت سمجھنا۔میں نے اس کا نقصان پورا کر دیا ہے اس لیے کسی حد تک کنگال بھی ہو چکی ہوں۔''

www.novelsclubb.com

ایمان اسے تکے گئی اور جب ملائکہ کا چہرہ اس کے لمبے سویٹر سے بھی گہرا قرمزی پڑنے لگا تو وہ ہنس دی۔خوش دلی سے،بنا کسی الجھن یا عجیب احساس کے۔کھل کے جیسے ایک گلاب ہو۔

ملائکہ تھوڑا جھینپ کر مسکرادی۔طٰہٰ ان دونوں کو بغور دیکھ رہے تھے پر ظاہر نہیں کرتے تھے۔ایمان جانتی تھی پر بولی کچھ نہیں۔

''تو پھر۔۔۔میں چلوں؟''ملائکہ کی پیاری مسکان لوٹ آئی تھی۔

''ہاں۔اپنا خیال رکھنا۔''ایمان نے مسکرا کر کہا۔

ملائکہ جب مڑنے لگی تب اس نے وہ دیکھا تھا۔

ایک ہیولہ سا جو سیاہ کپڑوں میں ملبوس تھا۔ایک لمبا اور دبلا پتلا مرد۔وہ کافی تیزی سے اس کی نظروں میں آیا تھا اور پھر پلک جھپکتے غائب ہو گیا۔

اس نے پتلیاں سکیڑ کر قریبی پانی کے فوارے کو غور سے دیکھا۔وہ پر یقین تھی کہ وہ وہیں پہ تھا۔اس نے ہسپتال سے آتی روشنی میں دیکھنا چاہا اور وہ درست نکلی۔

وہاں پہ ایک لمبا سایہ تھا۔

اس کی نگاہوں نے ملائکہ کا پیچھا کیا جو واپس ہسپتال میں جا رہی تھی۔اس کا سر خ سویٹر جھول رہا تھا۔وہ بے نیازی سے چل رہی تھی، گردن اٹھائے۔پر اعتماد۔سب اپنی بڑی بہن سے سیکھنے والی۔

www.novelsclubb.com

ایمان نے پھر جب فوارے کی جانب دیکھا تو وہاں کوئی سایہ نہیں تھا۔کیا یہ کوئی نظر کا دھوکہ تھا؟

اسے فکر مندی نے آن گھیرا۔اگر جو۔۔۔بد سے بدتر روپہ جاتے اس کے خیالات کو طٰہٰ نے روک دیا۔

"کہاں کھو گئی ہیں؟"ان کا انداز نرم تھا، بڑوں والا۔

"کہیں نہیں۔"اس نے پھیکا سا کہہ دیا۔کار چل چکی تھی۔ڈرائیور اسے سڑک پہ لے آیا۔ایمان نے آخری بار ملائکہ کو دیکھنا چاہا مگر وہ بھی اس سایے کی طرح نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب ہم نے کہاں جانا ہے؟"اس نے ایک فون پہ مصروف طٰہٰ سے پوچھا۔

"یہاں میرے دوست کا ہوٹل ہے جہاں ہمارا کافی آنا جانا ہے۔مومن وہاں پہنچ گیا ہو گا۔"انہوں نے فون پہ سے نظریں اٹھا کر کہا۔"لاہور تک کا سفر لمبا ہے اور میں

نے زرینہ کو بھی ہوٹل سے پک کرنا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ دونوں ایک کار میں سفر نہ کریں۔" وہ دوبارہ کوئی ای میل لکھنے لگے۔ "میں نے مومن کی آفر پہ سوچا ہے کہ آپ اسی کے ساتھ واپس جائیں تو بہتر رہے گا۔"

ایمان کی سرمئی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

پھر سے وہی مومن۔ سارا مسئلہ ہی اس کا تھا۔

***

www.novelsclubb.com

ہماری کہانی سے ہزاروں میل دور، ائیر پورٹ کے مرکزی ٹرمینل پہ ایک سیاہ ہڈی اور جینز پہنی لڑکی کھڑی تھی۔

روشنیوں بھرا اطالوی ائیر پورٹ، اس کی اونچی دیواریں اور بزنس کلاس میں سفر کرنے والے لوگوں کے جھرمٹ میں وہ اکیلی منفرد لگتی تھی۔ بیزار۔

اس نے ایک کندھے پہ سفری بیگ لٹکا رکھا تھا، ساتھ ایک ہینڈ کیری پکڑا تھا۔ دوسرے ہاتھ میں ٹیبلٹ تھا جس پہ لمبی انگلیاں آہستگی سے سکرول کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"جاوید کرمانی کی اکلوتی اولاد، ایمان جاوید ہسپتال میں۔ چند دن پہلے کھاریاں کے قریبی جنگل میں لگی آگ، صرف ایک گھر نہیں، بلکہ ایک جان بھی لے چکی ہے۔ پولیس ابھی تفتیش کرنے میں مصروف ہے۔ جائے وقوعہ پہ صرف ایک گواہ موجود

تھااور ذرائع کے مطابق، وہ کوئی اور نہیں بلکہ مغرور اور بے پرواہ بزنس اونر اور نو

عمر سوشلائٹ ایمان جاوید ہیں۔ باقی رپورٹ ہمیں مراد علی دیں گے۔۔۔"

اس کے چہرے کے گرد سفید بالوں کا ہالہ کسی سے ٹکرانے پہ واضح ہوا۔اس نے

ناک سکیڑتے اس شخص کے بیگز کی اونچی ٹرالی کو ذرا سا دھکا دیا اور وہ گر پڑے۔

افراتفری میں وہ بے نیازی سے ایک طرف سے نکل رہی تھی۔ نظریں اپنے

بورڈنگ پاس پہ تھیں۔اور لبوں پہ ایک طنزیہ مسکراہٹ۔

www.novelsclubb.com

وہ دو دن غائب کیا ہوئی تھی، پاکستان میں آگ لگ گئی تھی۔لاہور والے اس کے

بغیر ایک سیدھا قدم نہیں لے سکتے تھے، پچ پچ۔

***

اس دن معمول کے برعکس، مومن ابرار فون کال ریسیو کرتے ساتھ ہی گرجنا شروع ہو گیا۔

"میں تم سے پچھلے دو ہفتوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہاں تھے تم؟"

وہ ہوٹل کے ہوادار، سورج کی کرنوں میں نہائے کمرے میں بے قراری سے چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آہ، مومن۔ اپنے محسن سے کوئی ایسے بات کرتا ہے؟ احسان فراموش۔"

دوسری جانب ایک بے پرواہ اور لچک دار قہقہہ گونجا تھا۔

مومن اپنے رک سیک (سفری بیگ) میں سامان پیک کر رہا تھا۔ فون کندھے اور کان کے درمیاں پھنسایا ہوا تھا۔ آدھا سامان، کپڑے وغیرہ بستر پر ڈھیر کر رکھے تھے۔ بے ترتیبی سے الجھن کھاتے ہوئے جلدی میں سب درست کر رہا تھا۔

"ہاں، تم صحیح کہتے ہو۔ مجھے تمہارا احسان مند ہونا چاہیے۔ آخر کو کتنے بڑے بڑے کام کر کے دیے ہیں تم نے مجھے۔"

وہ بہت دنوں سے مسلسل خراب موڈ میں تھا۔ ہوٹل کی سروس والوں نے اس سے اتنی باتیں سنی تھیں جتنی ایک امیر کٹی پارٹیز میں جانے والی بڑھیا بھی کسی کو نہیں سناتی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میرا تحفہ مل گیا ہے؟" فون سے آتی مردانہ آواز مخمل جیسی تھی اور اپنے

ہر ہم نصف کو ستا کر رکھ دینے والی۔

اور اس کا حسِ لطافت اس سے بھی بدتر تھا۔

"ایک ٹریکر! کیا کرنا ہے میں نے اس کا؟ میں ایک سٹالکر نہیں ہوں۔" احساسِ

توہین سے وہ جبڑے بھینچے کھڑا تھا۔

دوسری جانب سے محظوظ جواب آیا۔

"سچ کہوں تو مجھے یہ تمہیں پہلے دینا چاہیے تھا۔ اس سارے جھنجھٹ کی نوبت ہی نہ

آتی۔"

www.novelsclubb.com

آواز میں برٹش لہجہ جھلکتا تھا۔اب وہ اصل تھا یا صرف مومن سے اپنی شناخت چھپائے رکھنے کا کوئی ڈھونگ، وہ بس اندازہ لگا سکتا تھا۔

"نوبت تو تم سے بات کرنے کی بھی نہ آتی اگر میں ارتضیٰ پر بھروسہ نہ کرتا۔تم دونوں ایک طرح کے سائیکو ہو۔"

کسی اور کو سائیکو کہنا جبکہ وہ خود کم نہیں تھا، غلط تھا، مگر مومن ابھی اس اندرونی جنگ کے بھی موڈ میں نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن افسوس تم اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتے۔"

''آل رائٹ۔ تمہارا دماغ واقعی خراب ہے۔ میرے سوال کا جواب دو۔ اس رات کی آگ کا ذمہ دار کون ہے؟ اور پہیلیاں مت بجھوانے بیٹھ جانا۔ خدا کی قسم میں ایسے موڈ میں نہیں ہوں۔''اس نے ہموار لہجے میں صاف صاف کہا۔

''تمہاری دھمکی سے میں ڈر گیا ہوں تو میں کام کی بات پہ۔۔۔(سسپینس دینے کے لیے توقف کیا۔)آ ہی جاتا ہوں۔''مصنوعی شوخی سے کہا۔''میرے بالکل ٹھیک اندازے کے مطابق، اس کے پیچھے وہی ہے جس کا میں تمہیں پچھلے چند ماہ سے بتا رہا ہوں۔ تم مانتے نہیں ہو لیکن اس بار میرے پاس ثبوت ہیں جو میں آسانی سے تم تک پہنچا سکتا ہوں۔''

www.novelsclubb.com

ساتھ ہی مومن کے پاس ایک نوٹیفکیشن آئی لیکن اس نے ہمیشہ کی طرح اسے اگنور کر دیا۔وہ اس فضول کی بحث کے لیے توانائی نہیں رکھتا تھا۔

کمرے کے کونے میں کھڑکی کے سامنے والی میز پر اس کا لیپ ٹاپ اور اہم کاغذات پھیلے تھے۔وہ ترتیب اور تنظیم سے کام کرتا تھا لیکن اس کمرے کی حالت کچھ اور ہی کہتی تھی۔ایک کافی کا خالی کپ بھی میز کے کونے پہ تھا۔وہ پوری تین راتوں سے مسلسل جاگتا رہا تھا۔اس کی تھکن اور بیزاریت بڑھتی گئی۔

www.novelsclubb.com

"وہ اس سب کے پیچھے نہیں ہیں۔"مومن کی آواز محتاط تھی۔اور اکتائی ہوئی۔

دوسری جانب گہری خاموشی چھا گئی۔اس کا سامان پیک ہو چکا تھا۔بس اس کا لیپ ٹاپ۔۔۔

تب فون سے پہلی دفعہ اتنے ترش الفاظ گونجے۔

"آج شام۔ایم گیارہ۔پورے چھ بجے۔تم مارے جاؤ گے اس لیے بہتر ہے کہ اپنی وصیت میں مجھے اپنا وارث لکھ کر دستخط کر دو۔" برٹش لہجے میں ٹھنڈی تپش تھی۔

"تمہارے 'نام'؟" بے نیازی سے بھی جیسے طنز کیا۔"Never۔"

"تم وہاں جاؤ گے اور صرف تم نہیں وہ بھی ماری جائے گی۔میرے ذرائع کبھی غلط نہیں ہوتے۔ایک سنائپر ہائر کرنے کی دیر ہوتی ہے،اور لوگ آرام سے صفحۂ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔بلکہ آج کل تو لڑکیوں کو اور طریقوں سے بھی مارا جا سکتا ہے۔"

مخمل آواز۔فاتحانہ انداز۔مومن کی لیپ ٹاپ کو تھامے انگلیاں سفید پڑنے لگیں۔

''اگر دوسرا راستہ اپناؤ گے، جسے میں سیف روٹ کہوں گا تو تمہارے تو نہیں لیکن اس لڑکی کے بچنے کے چانسز زیادہ ہیں۔آگے تمہاری مرضی۔''

''ان کا اس سب میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔''وہ مضبوطی سے بولا۔''اور اگر میں نے فرض کر لیا، کہ ایسا ہوتا بھی ہے تو وہ قتل پر نہیں آ سکتے۔عام انسان قتل کو جتنا آسان سمجھتا ہے وہ اتنا آسان نہیں ہوتا۔''وہ چبا چبا کر بولا۔

''تم ایسے کہتے ہو جیسے تمہیں تجربہ ہے۔''

www.novelsclubb.com

بیگ کے zipper کو پکڑے انگلیاں لحظے بھر کے لیے ٹھہریں۔

''ہوتا بھی تو میں تمہیں نہ بتاتا۔''

مومن نے بیگ کی زپ بند کر دی۔ کوٹ سٹینڈ پر لٹکی اپنی جیکٹ اتاری۔ ایک بازو اس میں ڈال رکھا تھا جب ذہنی مریض کی آواز آئی۔

"اگر تمہیں مجھ پر یقین نہیں تو تم ایک گدھے ہو اور میں گدھوں سے بات کر کے اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔ خدا حافظ۔" اس نے ٹھک سے فون بند کر دیا۔

تبھی مومن کی وقت پر نگاہ پڑی۔

اس نے ابا اور ایمان کو دس منٹ انتظار کروایا تھا۔

اور وہ دونوں مزاج کے گرم تھے۔

مومن نے آنکھیں بند کر دیں۔

www.novelsclubb.com

"یا اللہ مدد۔"

***

خالق و خلق سے ناراض اور بری طرح مجروح، ایک سرمئی آنکھوں والی لڑکی گردن کڑائے ہوٹل لابی میں ایک بیساکھی کے سہارے کھڑی تھی۔اس کے ساتھ ایک اونچے قد کے بڑی عمر کے صاحب تھے جو ہوٹل مینیجر سے گفتگو کا اختتام کر رہے تھے۔

ان دونوں میں اگر کوئی بات مشترک تھی تو وہ ان کا دراز قد اور اس سے بھی زیادہ امیرانہ پن تھا جس کا دور سے ہی ان کے بے نام ڈیزائنر کپڑوں اور مغرور چال سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔

ایمان جاوید کے اندر یہ احساس کہ اب اسے کوئی بھی آتا جاتا انسان ایک امیر، برین لیس لڑکی کا لیبل دے گا اتنی جلدی جاگا تھا جتنی دیر میں تم 'امیر اور بد دماغ' بھی پوری طرح نہ کہہ سکو۔

www.novelsclubb.com

طٰہٰ اپنے آف وائٹ کوٹ کا اوپری بٹن کھولتے ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ان کی کلائی پہ ایک اینٹیک گھڑی تھی۔ بھوری پٹی جو شاید کئی سال پرانی تھی اور مہنگے کام کا شیشہ لگی ہوئی۔ وہ اپنے فون پہ وقت دیکھنے کی بجائے اس گھڑی کو دیکھا کرتے تھے۔

ایمان نے بھی لاؤنج صوفہ پہ بیٹھتے بیساکھی اپنے ساتھ رکھ دی۔وہیل چیئر کی اسے ضرورت نہیں تھی اور طٰہٰ اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر پائے تھے۔بدلے میں ایمان کو مومن کے ساتھ سفر کرنے پر حامی بھرنی پڑی تھی لیکن اس کو زیادہ فرق نہیں پڑ سکتا تھا۔

عجیب طور پر اس کا ذہن خالی تھا۔تھوڑا درد، تھوڑا ذہنی انتشار، رویے میں ناگواری، لیکن اس کے علاوہ وہ ٹھیک تھی۔ایک بار ہسپتال جانے سے وہ مر نہیں گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زرینہ آنٹی یہاں ہیں؟"

بالوں کو شانے سے پیچھے جھٹکتے اس نے سفید اور سیاہ فرش والی راہداری پہ نگاہ ڈالی۔

یہ جگہ موتیے اور یاسمین کی مہک سے معطر تھی۔اس نے گہری سانس اندر کو لی۔

ماحول سکون بخش تھا چاہے وہ اس کے لیے ایسا نہ ہو۔

"جی۔" طٰہٰ نے اس کے چہرے میں جانے کیا دیکھا جو مزید بولے۔ "ہم جب بھی اس شہر آتے ہیں یہیں پہ کمرے بک کرواتے ہیں۔آپ کو یہ جگہ خاص طور سے پسند ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کوئی خاص وجہ؟"

"ہر ایک کی اپنی پسند ہوتی ہے۔جاوید یہاں آنے کا شوقین تھا۔پھر آپ۔" ان کا فون پر ٹائپ کرتا ہاتھ رک گیا۔ایک سیکنڈ کے لیے، پھر وہ دوبارہ کچھ لکھنے لگے۔

''میرے ڈیڈ۔وہ کیسے آدمی تھے؟''اس کی نگاہیں باہر کے اونچے درختوں پہ تھیں۔جہاں بھی سبزہ ہوتا،اس کی نظریں جم جاتی تھیں۔خوبصورت۔

''جاوید ایک اچھا آدمی تھا۔میں نے اتنا آنریبل،عزت دار اور خود کفیل مرد کہیں نہیں دیکھا۔کبھی اس جیسا ملا ہی نہیں۔''طٰہٰ کا لہجہ سرسری سے پر ملال ہو گیا۔کندھے ڈھلک سے گئے۔

''وہ کام کیا کرتے تھے؟''ایمان کی آنکھیں تھوڑا دھندلا رہی تھیں۔اس نے انگلیوں کے پوروں سے اچانک پیدا ہوتی نمی کو صاف کیا۔

ہوش میں آنے کے دو ہفتے بعد،اس نے یاد کرنے کی ساری امیدیں ترک کر دی تھی۔ذہن ایک بنجر صحرا جیسا تھا جہاں نخلستان کیا،دلدل بھی دکھائی نہیں دیتا تھا

www.novelsclubb.com

اور اگر کبھی کوئی یاد کا سرا ہاتھ آ جاتا تو وہ ایک سراب ہوتا۔ تہی دستی کیا ہوتی ہے وہ نہیں جانتی تھی لیکن تہی ذہنی کا قیاس ہو گیا تھا۔

"وہ ایک کامیاب بزنس مین تھا۔ سافٹویئر کمپنیز کی ایک چین ہے کے ڈی کے نام سے، ملائکہ نے بتایا ہو گا۔ شہروں صوبوں، مکڑی کے جالوں کی طرح بکھری ہوئی۔" وہ ہنسے تو اس میں زخمی پن تھا۔ "جاوید ایک ماہر تھا۔ اسے اپنا کام آتا تھا۔ اور کامیاب لوگوں کو اس دنیا میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ شاید اسی وجہ سے اب وہ یہاں نہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ فون بند کر چکے تھے۔ توجہ کہیں نہیں تھی۔ وہ خود کہیں نہیں تھے۔۔۔ یا بس وہاں ایمان کے ساتھ نہیں تھے۔۔۔

طٰہٰ آج بھی اپنے اس دوست کو یاد کرتے تو اس کی تمسخرانہ مسکراہٹیں، پیشانی پہ بکھرے گھنگریالے بال اور crisp شرٹ اور فائو پیس پر تکلف اور شوخ سوٹ دیکھ سکتے تھے۔ جاوید ایک عام آدمی نہیں تھا۔ عام لوگوں کو ایسی موت نہیں آتی جیسی اسے آئی تھی۔

"جب میں مروں گا نا، تو دنیا کو خالی پن کا احساس ہو گا۔ چپ چاپ میرا اسٹائل نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

جاوید ان دونوں کی جوانی کی مٹر گشتیوں میں ہمیشہ کبھی بالکونی سے کودنے، دیواریں پھلانگنے، غلط لوگوں سے پنگا لینے اور اپنی بات پہ ڈھیٹوں کی طرح اڑ جانے کے باعث زخمی ہو جاتا تو ہمیشہ یہ کہتا تھا۔

طٰہٰ ان میں دماغ کا استعمال کرنے والے دوست تھے۔ سمجھ بوجھ سے کام لینے والے۔ محتاط، دوراندیش، لیکن دوسروں کو اپنے اعتماد میں موقع محل دیکھ کر لے لینے والے۔

اگر جاوید نے اپنے دوست سے تھوڑا بہت بھی سیکھ لیا ہوتا تو آج وہ زندہ ہوتا اور اپنی بیٹی کو اس کے مسائل سے آزاد کر پاتا۔ بلکہ شاید وہ اس سب کی شکار ہی نہ ہوتی۔

بس ایک کاش۔۔۔

www.novelsclubb.com

بیساکھی گرنے کی آواز پہ چونکتے طٰہٰ حال میں واپس آئے۔ ایمان نے لبوں کو دانتوں تلے دبا رکھا تھا۔ ہاتھ میں پکڑے سفید لمبے سٹریپس والے بیگ میں ناخن گاڑ رکھے تھے۔

''مومن بھی یہاں ہمارے ساتھ آتا تھا؟''اس نے بہت سوچ کر موضوع بدلا۔

ویسے بھی گزرے کو یاد کرنے کی کوشش سے بہتر ہے کہ اپنے دشمن کے بارے

میں جتنا ہو معلوم کر لیا جائے۔

''نہیں، وہ یہاں پہلی بار آیا ہے۔ جیسے میں نے پہلے بتایا تھا، وہ ہمارے ساتھ زیادہ

وقت نہیں گزارتا۔'' نپے تلے الفاظ۔

وہ مومن کو ایک سطحی انسان سمجھ رہی تھی جو امیرانہ ہوٹلز میں اپنی ڈیزائنر جیکٹ

اور جینز میں وقت گزاری کرتا ہو گا۔ ریسیپشن ڈیسک پر کھڑی لڑکی اور وہاں کے

ویٹرز اور مہمان سب ہی ہائی کلاس کے لوگ تھے۔ وہ خود انہی میں سے تھی۔ لیکن

یہاں پر تو شاید کوئی خاندانی مسئلہ چل رہا تھا۔

''کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟''اس نے بردباری سے پوچھا۔

''یہ اسی کو معلوم ہو گا۔''انہوں نے گویا موضوع ہی ختم کر دیا۔

وہ اپنی اینٹیک گھڑی چیک کرنے لگے۔وہ لوگ یہاں وقت سے ایک گھنٹہ پہلے آ گئے تھے اور یہاں پہنچے انہیں دس منٹ بھی نہیں ہوئے تھے لیکن طٰہٰ جیسے مومن کا زیادہ انتظار نہیں کرنا چاہتے تھے۔

''آپ نے کہا کہ ہم سب یہاں آتے رہتے ہیں۔کیا ادھر کوئی قریبی رشتہ دار ہے؟''ایمان نے چند لمحے بعد سوال کیا۔آنکھیں اس ہوٹل روم پہ تھیں جہاں وہ غصیلی مہمان گئی تھی جس نے دو لوگوں کو ان کے کام سے نکلوانے کی ٹھان رکھی تھی۔

''جو تھے وہ اب نہیں رہے۔''اس فقرے نے مزید سوالوں کے سلسلے پر بند باندھ دی۔

ایمان کے لب سکڑے لیکن وہ پھر سے نہیں بولی۔

وہ لمبی سبز فراک جس کے گلے پر اس کی پسند سے زیادہ کام تھا اور ایک سیاہ پاجامے میں ملبوس تھی۔ سرمئی رنگ شال اپنے گرد لپیٹ رکھی تھی۔ گھٹنا مسلسل ہل رہا تھا۔انتظار کرنا اسے خود کو نسا بھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

پہلے اس کا سٹائل اور ٹیسٹ بہت شوخ تھا جو اس نے ملائکہ کی طرف سے لائے گئے اپنے کپڑے دیکھ کر جانچا تھا۔ مگر اب وہ ویسا نہیں رہا تھا شاید کیونکہ وہ صرف سیاہ

رنگ پہننا چاہتی تھی۔تاکہ کہیں چھپ سکے۔کوئی اسے دیکھ نہ پائے۔لاشعوری طور پہ اس نے اپنا سانس روک لیا۔

یادداشت کے جانے سے انسان کی شخصیت بھی اثرانداز ہو سکتی ہے،ڈاکٹر معیز نے خبردار کیا تھا۔اسے اپنے بارے میں کچھ سرے سے معلوم ہی نہیں تھا تو وہ کیا کہہ سکتی تھی؟

طٰہٰ جو بزنس سوٹ اور سیاہ ٹائی میں ملبوس اپنی عمر کے کسی بھی مرد کے لحاظ سے بہت وجیہہ اور فٹ لگتے تھے،واپس اپنے فون پر مصروف ہو گئے۔

راہداری میں بہت کم لوگ تھے،وہ مہمان اور عملہ اپنی لڑائی اب ختم کر چکے تھے۔ صبح کی کرنیں مرکزی دروازے سے مثلث کی شکل میں اندر آتی تھیں۔باہر کے

بڑے لان میں ٹہلنے کو ایمان کا دل کرنے لگا تھا، ٹھنڈی ہوا ذہن پہ ہشاشیت چھوڑ جاتی تھی۔وہ اپنا سر درد بھی بھول گئی تھی۔۔۔

وہ ناگواری سے سفید مرمریں راہداری کو دیکھ رہی تھی جب وہ اسے نظر آیا۔اور اس نے رکا ہوا سانس آزاد کر دیا۔

گیلے سیاہ بال جیسے ابھی نہایا ہو،اس کی پیشانی پہ چپک رہے تھے۔اس نے بھوری جیکٹ،سیاہ گول گلے کی شرٹ اور نیلی جینز پہن رکھی تھیں۔کندھے پہ رک سیک لٹکا تھا اور ایک ہوٹل کا ملازم چند بھاری سوٹ کیس اٹھائے ہوئے اس کے ساتھ چلتا آ رہا تھا۔

پر اعتماد قدم اور نگاہیں اپنی سیدھ میں۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ ان لوگوں کے سامنے آیا تو وہ بھی کھڑے ہو گئے۔ایمان بیساکھی کے ساتھ، بائیں ٹانگ جو خود سے چلنے سے انکاری تھی۔ مومن اس پہ ایک سرسری سی نظر ڈالتا طٰہٰ کی جانب متوجہ ہوا۔

"اسلام علیکم، ابا۔"

باادب انداز میں کہتے مومن ابرار نے ان سے آنکھیں ملائیں مگر انہوں نے صرف سر کو جنبش دی، کہا کچھ نہیں۔اس کی آنکھوں کی جوت جیسے بجھ گئی لیکن چہرے پر ایک رسمی مسکراہٹ لاتے وہ ایمان کی سمت مڑا۔"اسلام علیکم۔ کیسی ہو؟"

"میں ٹھیک۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کا جواب سنے بغیر مومن نے ہوٹل کے ملازم کی طرف اشارہ کیا اور سر کو خم دیتے معذرت کرتا وہ ان دونوں کو وہاں چھوڑ کر باہر چل دیا۔ایسے جیسے وہاں مزید نہ رک سکتا ہو۔

ایمان نے ابرو اٹھائے جبکہ طٰہٰ نے صرف کاٹ دار سنہری آنکھوں سے اپنے بیٹے کے قدم ماپے۔

"کیا آپ کے خیال میں مجھے زرینہ آنٹی سے ملنا چاہیے؟"

www.novelsclubb.com

کوئی اور بات کرنے کو نہ ملی تو ان انجانی آنٹی سے ملنے کا کہہ دیا جن کے بارے میں وہ کچھ جانتی تھی نہ اسے کوئی تجسس تھا۔وہ اکیلے رہنا چاہتی تھی۔تنہائی سے ڈرنے

کے باوجود، ایک دن میں دو لوگوں سے تمیز سے بات کرتے رہنے کے بعد، اب اس کی توانائی کم پڑ گئی تھی۔ بہتر تھا کہ اکیلے ہی رہے۔

"نہیں، ابھی وہ واپس آتا ہے تو سیدھا اس کے ساتھ جانا آپ کے لیے بہتر رہے گا۔"

"ان سے مل لینے میں کیا حرج ہے؟" مومن ان دونوں کو پسند نہیں تھا، اس بات پہ ان کی خاموش رضامندی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھر ہم لوگوں کو یہاں پہ ایک بہت یادگار وقت گزارنے کا موقع مل سکتا ہے مگر آپ کی اس حالت میں صحیح نہیں رہے گا۔" انہوں نے ساتھ ہی جھرجھری لی۔ شاید ان کی بیوی کوئی افلاطون ہی تھیں۔

جب مومن کچھ دیر تک واپس نہیں آیا تو وہ دونوں ایک ساتھ باہر چل دیے۔

تراشیدہ لان اور درختوں سے مزین راستے پر چلتے ایمان کو موسم کی خوشگواری اچھی لگی تھی۔ بارش ہونے کا امکان تھا لیکن ٹھنڈی ہوائیں بھی تازگی بخشتی تھیں۔

سامنے ایک فوارہ بھی تھا۔ وہ پارکنگ لاٹ کی جانب بڑھے۔

اگر مومن کے یوں دیر لگانے پر طٰہٰ تھوڑے سے بھی ناخوش تھے تو وہ اسے

کارپوریٹ دنیا کے مخصوص بزنس فیس تلے بہت اچھے سے چھپا رہے تھے۔ وہ تھے

www.novelsclubb.com

بھی تو ایک کارپوریٹ لائر جنہوں نے کرمنل کیس (کرمنل میں ہوں، سوچتے

ہوئے ایمان کے حلق میں گلٹی ابھری) لے کر آدھے پاکستان کو تو چونکایا ہوگا۔

وہ خود چونکی۔ آخر اسے یہ کیسے یاد تھا؟

وہ ان سے پوچھ کر تصدیق کرنے ہی والی تھی جب اسے ہوٹل لان میں مومن ایک پھل دار درخت کے سایے میں کھڑا فون پر کسی سے بات کرتا دکھائی دیا۔ان لوگوں پر نظر پڑتے ہی اس نے کال کاٹ دی اور ان کی جانب بڑھا۔وہ ساتھ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔

"سامان وغیرہ کار کی ٹرنک میں ہے۔ایمان، ہم چلنے کے لیے تیار ہیں۔"اسے دیکھے بغیر اس سے کہتے وہ طٰہٰ سے مخاطب ہوا۔"ہم ابھی نکل جاتے ہیں۔موٹر وے کاروٹ میں نہیں لے رہا مگر میں کوشش کروں گا کہ شام تک اس کو آپ کے پاس ڈراپ کر دوں۔مجھے چند دن کچھ کام رہیں گے،اس لیے بانو سے کہیے گا کہ میرا روم ابھی تیار نہ کریں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے پیچھے ہٹتے ایک آخری نظر اپنے ابا پہ ڈالی۔"اللہ حافظ۔"

طٰہٰ نے اس کو کوئی بھی جواب دیے بغیر لب سختی سے بھینچے ایمان کے سر پہ ہاتھ رکھا۔ پھر اس کے کندھے کو ہلکا سا دباتے وہ بنا کچھ کہے وہاں سے مڑ گئے۔ باوقار انداز میں ایک ازلی اعتماد کے ساتھ جاتے ہوئے شاید انہوں نے اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی تھی۔

مومن نے سر جھٹکا۔ایک نمبر کے ڈرامہ تھے اس کے ابا۔

www.novelsclubb.com

ایمان اس بات سے بے خبر، اسے بیساکھی پکڑے گھور رہی تھی۔ وہ کب تک اتنی ٹھنڈ میں اسے باہر کھڑے رکھنا چاہتا تھا؟

"مجھے دیکھتے رہنے سے میں مر نہیں جاؤں گا، Medusa۔اس کے لیے زہر دینا پڑتا ہے، ہتھیار استعمال کرنے پڑتے ہیں۔" مومن نے کار کی جانب اشارہ کیا۔

"چلو۔"

(یونانی افسانوں میں، میڈوسا، جسے گورگو بھی کہا جاتا ہے، تین شیطانی گورگنوں میں سے ایک تھی، جسے عام طور پر بالوں کی جگہ پر زندہ زہریلے سانپوں والی عورت کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔اس کی آنکھوں میں دیکھنے والے پتھر ہو جاتے تھے۔)

www.novelsclubb.com

ایمان نے چبھتی نظریں اس پہ گاڑے پہلی بار غور کیا کہ وہ اتنا قد آدم بھی نہیں تھا جتنا وہ اس کو اپنی بستر پہ پڑی حالت میں دکھائی دیا تھا۔چھ فٹ سے تین انچ کم لیکن

اعتماد ایسا بلا کا کہ کوئی چھ فٹ سے اوپر کا آدمی بھی مومن ابرار کی مقناطیسیت کے آگے ایک سایے میں آ جاتا۔

وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اپنی مرضی سے ساتھ کھڑے انسان کو خود کے برابر یا خود سے کمتر محسوس کروا سکتے ہیں۔اپنے سے بہتر نہیں۔اس کے پیچھے چلتی ایمان کے لیے طے کرنا مشکل نہیں تھا کہ اس کا کس مقام پر شمار ہوتا تھا۔

لیکن مومن اس سفر میں ڈرائیور تھا اور اگر ایک باشعور انسان کو دنیا کے چند ان کہے راز معلوم ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک بے حد اہم راز آج تم بھی جان لو۔

کچھ بھی ہو جائے،اپنے ڈرائیور کو کبھی مت ستانا۔

www.novelsclubb.com

ایمان وہیں اس کے پیچھے جا رہی تھی جب نگاہ ایک سیاہ کپڑوں والے آدمی پہ پڑی۔

وہ یکدم جھٹکا کھا کر رکی اور پھیلتی آنکھوں کے ساتھ اس شخص کو دیکھا۔

وہ ایک سیاہ وین سے نکلا تھا، جیسے یہ کوئی ہالی وڈ موی ہو اور وہ کوئی کڈنیپر۔اس نے پلکیں جھپکائیں تو وین وہاں نہیں تھی بلکہ ایک عام ہونڈا سوک تھی جسے مومن پیچھے لا رہا تھا اور سیاہ شرٹ بھی اسی نے پہن رکھی تھی۔

مومن نے ہاتھ آگے بڑھا کر اپنے ساتھ والا دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

"آنا ہے یا یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں؟"

ایمان نے خوف اندر دباتے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"بیٹھ رہی ہوں۔" پچھلا دروازہ کھولا اور بیساکھی قریب میں رکھ کر بیٹھ گئی۔

مومن نے اگلا دروازہ بند کر دیا۔ان دونوں نے ایک ساتھ شکر کا سانس لیا۔دونوں ساتھ نہیں بیٹھنا چاہتے تھے۔

مگر سانس لینا بھی ایک غلطی ہوتی ہے۔

کار کی مہک مومن کے کولون جیسی تھی۔ایمان کی حس مشامہ ہسپتال میں جاگنے سے اب تک کافی تیز رہی تھی۔اور سیڈر وڈ اور سمندر کی نمکین مہک اسے غیر آرام دہ کرنے کے لیے بہت معقول ثابت ہوئی تھی۔

اس نے ناک بند کر لی۔لیکن کب تک؟اف۔

کار نئی نئی لگتی تھی یا شاید خیال بہت رکھا جاتا تھا۔ مومن چیزوں کا خیال رکھنے والا لگتا تھا، لوگوں کا بے شک نہ رکھتا ہو۔

اس نے اپنے سفید بیگ کی زپ کھولی اور اندر پڑے فون کو باہر نکالا۔

"چارج کر دو۔" مومن کو چارجر کے ساتھ پکڑایا اور اس کا جواب سنے بنا کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

مومن نے اسے ایک بار غور سے دیکھا تھا۔ وہ ویسی ہی تھی، ہونہہ۔ لیکن۔۔۔

وہ ایمان کی اجنبی نظریں جب بھی خود پہ مرکوز پاتا تھا تو دل اندر سے کٹ کر رہ جاتا تھا۔ کیا اسے سچ میں وہ لوگ یاد نہیں تھے؟ کیا اسے مومن یاد نہیں تھا؟

خیر، وہ لوگوں کا دل توڑنے میں ماہر تھی، مومن کا تو صرف بھروسہ توڑا تھا۔

اس نے کار سٹارٹ کر دی۔ فضول خیالات کے لیے اس کے پاس وقت نہیں تھا۔

ایمان اب بھی باہر دیکھ رہی تھی۔ اس کے کندھوں کا درد اب زیادہ محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے گرد بازو لپیٹ لیے اور سر پیچھے رکھ کر آنکھیں موند لیں۔

***

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلی تھیں۔

ملائکہ شہیر نے ایک گہری سانس لی۔وہ برے خوابوں کی عادی تھی لیکن ان میں

برا صرف اس کے ساتھ ہوتا تھا،اس کے اپنوں کے ساتھ نہیں۔

وہ کار میں پیسنجر سیٹ پہ جانے کب سو گئی تھی۔ارتضیٰ ایسے چپ چاپ ڈرائیو کرتا

تھا،کس کو نیند نہ آتی۔

لیکن وہ اس کی خاموشی کی عادی تھی۔ کبھی کبھی وہ سکون بخش بھی ہوتی تھی۔

سکون بخش۔۔۔اسے لکھنے کے لیے تب ایک آئیڈیا آیا تو فون کھول لیا۔

www.novelsclubb.com

ارتضیٰ کی گھمبیر آواز نے اسے ٹائپنگ کے درمیان روک دیا۔

"تمہارے پسینے چھوٹ رہے ہیں۔ہیٹر آہستہ کروں یا تمہیں ٹھنڈ کھانے کے لیے

سردی میں باہر پھینک دوں؟"ناک سے سیاہ فریم کی عینک پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

ملائکہ نے مصنوعی اہانت سے اسے گھورا۔

ارتضیٰ کو دیکھنا کبھی کبھی دل توڑ دیتا تھا۔وہ ضرورت سے زیادہ اچھا دکھنے والا لڑکا تھا۔

سیاہ بال ایک چھوٹی پونی ٹیل میں بندھے تھے،پیشانی پہ دائیں طرف کو گرتے اور آنکھوں پہ سکوئیر گلاسز جنہیں وہ احتیاط سے درمیانی انگلی سے پیچھے کرتا تھا،اور جو نوٹس کر لیتا،سو اس کی بے عزتی۔صاحب دوسروں کو خاطر میں لانے کے محتاج نہیں تھے۔

ہلکی بڑھی شیو اور وجیہہ نقوش مگر سنجیدہ۔ہمیشہ فلینل شرٹس کے نیچے کوئی نہ کوئی سادہ رنگ کی ٹی شرٹ اور جینز والے حلیہ میں ہوتا۔ملائکہ کو صرف اس کی

www.novelsclubb.com

مطالعے کی عادت پسند تھی ورنہ ان دونوں کے خیالات ہمیشہ ایک دوسرے کے متضاد ہوتے تھے۔

"مجھے لکھنے کے درمیان ڈسٹرب مت کیا کرو۔" ملائکہ نے خاصی رکھائی سے کہا۔

ارتضیٰ نے اسے بس ایک نظر دیکھا اور ان بھوری آنکھوں کی ایک گھوری کسی شخص کی تین گھنٹے کی لمبی تقریر کے برابر ہوتی تھی۔

ملائکہ decipher کرنے کے بعد چڑ گئی۔

(ڈیزائفر کرنا یعنی سمجھنا۔)

www.novelsclubb.com

"ویسے ہی جاگ گئی تھی۔زیادہ باپ بننے کی ضرورت نہیں ہے، I'm just fine۔"اس نے دوبارہ فون کھول لیا۔دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی لرزی تھی۔

ارتضیٰ نے کچھ نہیں کہا لیکن ایک پورا منٹ ہونے سے پہلے ملائکہ نے فون ٹھک سے بند کر دیا اور چہرہ گود میں رکھ کر زور سے چیخ دی۔

ارتضیٰ بے نیازی سے ڈرائیو کرتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے، ٹھیک ہے۔مجھے پھر سے وہی برا خواب آیا ہے۔پوچھنے کے لیے شکریہ۔"

طنزیہ ہاتھ ہوا میں اٹھائے۔"مجھے جب بھی کوئی برا خواب آتا ہے، کچھ نہ کچھ برا ہو

جاتا ہے۔شاید میں کوئی کشف اور وجدان رکھنے والی پیرنی ہوں۔اس دفعہ تو۔۔۔

حد ہے۔"

وہ منظر اسے یاد رہ جاتے تھے، ہمیشہ وہی مناظر جو اسے خوف دلاتے تھے۔وہ

ڈرنے والوں میں سے نہیں تھی، اس نے زندگی میں بہت سے بیوقوفانہ حد تک

خطرناک کام بہت بے خوفی سے کیے تھے، لیکن۔۔۔ان میں کبھی اس کی بہن کو

نقصان نہیں پہنچا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگتا ہے ایمان ٹھیک نہیں ہے۔مجھے ہسپتال سے تمہارے ساتھ نہیں آنا

چاہیے تھا، انکل اور اس کے ساتھ جانا چاہیے تھا۔اگر اس کو کچھ ہو گیا تو میں کیسے اس

گلٹ کے ساتھ جی سکوں گی کہ میں اسے بچا سکتی تھی اور نہیں بچا سکی۔۔۔ریورس کرو، واپس چلتے ہیں۔"

"سوچ لو۔" ارتضیٰ نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔ وہ موٹروے پہ تھے۔ ایم گیارہ۔

"میں۔۔۔واپس جانا چاہتی ہوں، ارتضیٰ۔" ملائکہ دھیرے فیصلہ کن انداز میں بولی تھی۔ "وہ میری بہن ہے۔ آف کورس اس نے بہت کچھ ایسا کیا ہے جس کے لیے میں اسے شاید کبھی بھی معاف نہ کر پاؤں لیکن یہ امنیز یا ایک سیکنڈ چانس جیسا ہے۔ ایک دوسرا موقع۔ اپنے تعلقات ہموار کرنے کے لیے۔ اور۔۔۔" اس نے تھوک نگلا۔ "میں نے بھی کچھ غلطیاں کی ہیں۔ میں ان کا ازالہ کرنا چاہتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔آنکھیں نیم وا تھیں۔دل کی دھڑکن بہت دھیمی۔جیسے مرنے سے پہلے ہوتی ہے۔

"اوکے۔"ارتضیٰ نے فلینل شرٹ والا بازو سیدھا کیا۔کار یوٹرن کے قریب تھی۔

اب وہ دو ہفتوں تک چپ رہنے والا تھا کیونکہ اس نے اپنی ذاتی لغت کے سب الفاظ استعمال کر لیے تھے۔ملائکہ کو وہ ڈائلاگ بھول گیا تھا جو ذہن میں آیا تھا۔ارتضیٰ کو اپنی جان پیاری نہیں تھی۔۔۔

تبھی ایک تیز شور ان کی سماعت سے ٹکرایا۔ملائکہ کے کچھ بھی سمجھ میں آنے سے پہلے ارتضیٰ نے کار کی کھڑکیاں چیک کیں اور تیز ٹرن لیتے کار کی رفتار بڑھا دی۔

www.novelsclubb.com

ملائکہ نے باہر دیکھا تو پولیس سائرنز کی آوازیں آرہی تھی اور ارتضیٰ نے کچھ بھی کہے بغیر اس کا سر نیچے جھکا دیا۔ وہاں شوٹنگ ہو رہی تھی۔

وہ آنکھیں پھاڑے جھکی ہوئی تھی جبکہ ارتضیٰ کے جبڑے بھینچے ہوئے اور ہاتھ سٹیئرنگ وہیل پہ اپنی آہنی گرفت سے سفید پڑ رہے تھے۔

"تمہارے خواب تمہارے لیے آتے ہیں، کسی اور کے لیے نہیں۔" ارتضیٰ نے بے تاثر کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ ہمارا پیچھا کر رہے تھے یا پہلے سے یہاں تھے؟" اس نے دل کی دھڑکن آہستہ نہ ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔

"مجھے نہیں لگتا اب ہمیں لاہور کے علاوہ کہیں آگے یا پیچھے جانا چاہیئے۔" اس کی آنکھوں میں سوچ تھی، جس لاجک اور جن نمبروں کے ساتھ وہ کام کرتا تھا، وہ سب تھا۔

ملائکہ بحث نہیں کر سکی۔ وہ اور کرتی ہی کیا؟

***

www.novelsclubb.com

راستہ خاموشی میں کٹ رہا تھا۔ باہر دیکھتے لیکن زیادہ دھیان نہ دیتے ایمان نے سڑکوں پہ نظر ٹکادی جو کئی کئی جگہوں پہ سبز پودوں اور درختوں سے بھری پڑی

تھیں۔یہ گرین بیلٹ والا علاقہ تھا۔اس سارے سبزے پہ نظریں جمائے باہر سے آتی ڈوبتے سورج کی کرنوں میں وہ خود کو دنیا کی تنہا ترین لڑکی گردانتی تھی۔

خاموشی میں اپنی اس بیماری کے بارے میں سوچنے کے لیے اس کے پاس ضرورت سے زیادہ وقت اور محلت تھی۔دل بار بار ڈوبتا تھا،ایک بھاری پن سا سینے میں اتر چکا تھا۔

اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنا نام اسے پوچھنا پڑا تھا،اپنی عمر اس کو بتائی گئی تھی۔ایک یو ای ٹی کی سافٹویئر انجینئر اور کوڈر جس کی یادداشت چلی گئی تھی۔اور ایک بزنس وومن جس کا احساس کمتری اس کے امنیزیا کے ساتھ اس کو چھوڑ کر جانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

کچھ بھی نہیں۔اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

"اس سب سے باہر نکلو، فار گاڈز سیک۔"اس نے سر نفی میں زور زور سے ہلایا اور پلکیں جھپکائیں۔وہ اتنی آسانی سے اپنے آپ پر ہار نہیں ماننے والی تھی۔

"میرے فون کی بیٹری پوری ہو گئی؟"اس ریزروڈ اور شائستہ ہو کر ناشائستہ انسان سے پوچھا جو ایک لمبے سفر کے لیے اس کا ساتھی تھا۔

"ہوں، یہ لو۔"اس نے کار کے چارجنگ پورٹ سے وہ نکال کر ایمان کی جانب بڑھایا۔

اور ایمان کی کھوج شروع ہوئی۔

ایمان نے واٹس ایپ کھولا۔ نیر اوسیم، مارکٹنگ۔ عون شمشیر، سیکرٹری۔ آفتاب خان، ڈائریکٹر۔ باقر بھوت صاحب۔۔۔ ملائکہ شہیر، کو پارٹنر۔

ایمان کی انگلی سکرین پہ ٹھہر گئی۔

اس نے ملائکہ کا نام جاوید کے ساتھ نہیں بلکہ اس باپ کے ساتھ محفوظ کر رکھا تھا جسے وہ اور منتہٰی چھوڑ چکے تھے۔ کیوں؟

اس نے میسجز کھولے لیکن وہ کسی سے کوئی غیر ضروری بات نہیں کرتی تھی۔ سب سے زیادہ میسجز اس نے عون کی جانب بھیجے ہوئے تھے۔

"عون، یہ فائل!"

''عون، یہ سٹیٹسٹکس!''

''عون، آج چھٹی نہیں!''

''عون، اس ڈائریکٹر کو میری نظروں سے گم کر دو، ورنہ!''

جیسے تحکمانہ میسجز تھے۔ ہر ایک کے جواب میں وہ غریب ''جی، میم۔'' کے علاوہ ایک لفظ تک نہیں بولتا تھا اور کام کی فائلز اگلے دن صبح سات بج کر دو منٹ پہ بھیجا کرتا تھا۔ ایمان اس کا ملکہ کے آگے جھکتا سر تصور ہی کر سکتی تھی۔ بڑی کوئی جلاد تھی وہ۔۔۔

ایمان نے سارا واٹس ایپ چھان مارا لیکن کہیں پہ بھی اس نے مومن سے کبھی کوئی بات نہیں کی تھی۔ یا شاید چیٹس ڈیلیٹ کر دی ہوں۔ مگر۔۔۔ کیوں؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''میرا فون انکل کو کہاں سے ملا تھا؟''

وہ ڈرائونگ پہ متوجہ تھا،اس سوال پہ اس کے ابرو ایک سیدھی لکیر میں کھنچ گئے۔

''اس پرانے بنگلے کے پاس۔''

''اور وہاں سے پولیس نے یہ اتنے آرام سے کیوں لوٹا دیا؟''ایمان نے مشکوک ہوتے لب سکیڑے۔

''ابا کے ذرائع ہیں۔وہ کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔''

''یا شاید ان کا کوئی بہت وفادار شخص وہاں پولیس سے پہلے پہنچ چکا تھا۔اور اس نے وہاں سے میری چیزیں طٰہٰ انکل کو پہنچائی تھیں۔۔۔''

ایمان ایک دم بولی تو مومن نے بے اختیار سر پیچھے موڑا۔اس کی کنپٹی کی رگیں نمایاں ہوئیں۔

"۔۔۔اور میرے کپڑے!"

"ان کا کیا؟"

"میرے اس دن کے کپڑے مجھے کسی نے نہیں دکھائے۔نہ میرے جوتے اور نہ ہی وہ پرس جو انسپکٹر نے میری تصویر میں مجھے دکھائے تھے۔وہ سب کہاں ہے؟"

"ہسپتال کے سٹاف نے کہیں کر دیئے ہوں گے۔حادثے کو دس دن سے اوپر ہو چکے ہیں۔شاید وہ پھینک دیے گئے ہوں۔"

"تم ایک لاء سٹوڈنٹ ہو کر اتنے dense ہو یا مجھے بیوقوف بنا رہے ہو؟" اس نے مومن کی پشت کو گھورا۔ "وہ سب ثبوت تھے۔ میرے وہاں ہونے کے ثبوت۔ واٹ اِف۔۔۔ میں اصل قاتل نہیں ہوں، حالانکہ ایک قاتلہ ہونا ہولناک کے ساتھ ساتھ بہت دلچسپ بھی ہوتا، لیکن۔۔۔ شاید مجھ پہ غلط الزام ہے۔ میں بھی ایک victim ہوں۔۔۔ اور۔۔۔"

مومن نے بیک ویو مرر سے اس کی بخار زدہ آنکھیں اور تیز تیز چلتے ہونٹ دیکھے تو نئے سرے سے اضطراب نے اسے آن جکڑا۔ اس نے کار آہستہ کر دی، کجا کہ ایمان کچھ ایسا بولتی جس پہ وہ ڈرائونگ بھلا کر واقعی ان دونوں کا حادثہ کروا دے۔

www.novelsclubb.com

باہر ویسے بھی ٹریفک کم تھا اور کار حادثے سے زیادہ خطرناک چیز اس کی کار کی بیک سیٹ پہ براجمان تھی۔

"اپنے دماغ کو تھوڑا بریک دو۔"

اس کی سیاہ، سنبھل کر اپنے جذبات پہ گرفت رکھے آنکھیں ایمان کی سرمئی، امید اور پاگل پن سے لبریز آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔ وہ دونوں ایک ہی راستے پہ دو الگ رخ چلنے والے مسافر تھے۔ ایسے دائرے جو کبھی آپس میں نہیں ملتے، ایسی سوچیں جو ایک دوسرے کے اتنی متضاد ہوں کہ ان کا ایک ساتھ صرف زندہ رہنا دوبھر ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

"تم میری بات نہیں سمجھ رہے۔یہ میرا موقع ہے۔ہمیں میرے کپڑے چاہیے ہیں۔وہ میرا آزادی کا پروانہ ہونگے۔میں ایک ملزمہ یا مشتبہ یا ایسا کچھ نہیں ہوں۔ ہو سکتا ہے مجھے کوئی فریم کر رہا ہو۔میں کروڑوں کی وارثہ ہوں۔کروڑوں۔"

توقف کیا۔"میرا کوئی دشمن ہے۔ایسا شخص جسے میرے جیل جانے سے سب سے زیادہ فائدہ ہو۔اور۔۔۔"

ایمان کی باتیں۔۔۔اس نے سر جھٹکا۔اسے واقعی سب کچھ بھول گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ دیر اپنا ذہن استعمال نہ کرو۔دنیا خوبصورت لگنے لگے گی۔"

ایمان نے خفگی سے اسے دیکھا لیکن اپنا فون تیز تیز استعمال کرنے لگی۔انسٹا گرام اس کے لیے نئی معلومات رکھتا تھا۔

ایمان کالاکھوں فالوورز والاپروفیشنل اکاؤنٹ تھا۔وہ بڑی بڑی باتیں کرنے والی ایک influencer اور بزنس پرسنالٹی تھی۔پاکستان کی حد تک ہی نہیں،اس نے غیر ملکی اپنے جیسے young entrepreneurs کے لیے بھی ایک پورا پلیٹ فارم تیار کر رکھا تھا۔

"بزنس تھرو میڈیا۔"(میڈیا کے ذریعے کاروبار۔)

فون کی فلیش لائٹ میں اس کا چہرہ سفید اور مرے ہوئے کی روح جیسا لگ رہا تھا۔

اس نے بہت سے بزنس میگزینز کے انٹرویوز دے رکھے تھے۔چند غیر ملکی بھی تھے۔اس نے ایک کی لنک کھولی اور پڑھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

'انٹرویور رافیل اینڈریو، بی بی سی سے، ایمان جاوید کرمانی کے آفس، چائے کے ساتھ ان سے سوال کرتے ہیں۔

''آپ کو کب معلوم ہوا کہ آپ بزنس کرنا چاہتی ہیں؟''

''جب میں نے سکول میں بڑے پیمانے پہ بلیک مارکیٹ شروع کی تھی۔''

مسکراتے ہوا جواب دیا۔

''انٹرسٹنگ۔اس کی کہانی کیا ہے؟''

''آئم شیور آپ کو پتہ ہو گا کہ سکول کیفیٹیریا کبھی reasonable price پہ سنیکس نہیں بیچتے۔ایک جوس کا کارٹن چالیس روپے میں، ایک چپس کا پیکٹ

www.novelsclubb.com

ساٹھ سے ستر کی رینج سے بڑھا کر سو کا اور پیزا اور پیپسی تو ڈیڑھ سو سے کم میں نہیں دیتے۔It's a bit of a joke۔"

ایمان چائے پیتی ہیں اور کھڑکی سے باہر دیکھتی ہیں۔

"ایک دفعہ میرے ڈیڈ نے مجھے سو روپے دیے اور کہا کہ آج میں نے ان سے اپنے دن کا خرچہ پورا کرنا ہے اور بیس روپے بچ جانے چاہیں۔مجھے ہمیشہ سے ایک چیلنج پسند رہا ہے حالانکہ تب میں ڈیڈ سے پہلی دفعہ ملی تھی،انگلینڈ کے اپنے بورڈنگ سکول سے واپس آ کر۔اور ان دنوں مجھے ڈپریشن بھی تھا،ہر ٹینیجر کی طرح۔مجھے سو میں سے بیس روپے بچانا مشکل لگ رہا تھا کیونکہ میں بہت فضول خرچ واقع ہوئی ہوں۔لیکن میری فضول خرچی کی عادات اب داؤ پہ تھیں۔"

www.novelsclubb.com

''وہ پیسے آپ نے کیسے بچائے؟''رافیل نے دلچسپی سے پوچھا۔

''میں نے اپنے ڈرائیور کو سکول سے پہلے ایک دکان پہ روکا اور پورے سو روپے خرچ کر دیے۔میں نے جوس کے چھ سستے کارٹن خریدے تھے تاکہ چھ دنوں تک میرے پاس جوس کی کمی نہ رہے۔''

''میں دیکھ سکتا ہوں کہ یہ سب کہاں جا رہا ہے۔''رافیل نے لقمہ دیا۔

''آف کورس، کیونکہ میں آپ کو بغیر لگی لپٹی کے پوری کہانی سنا رہی ہوں۔''اپنے سرمئی موتیوں والے بریسلٹ کو چھوا۔''خیر،ایک لڑکا میرے ساتھ آکر بیٹھا اور اس نے مجھ سے ایک جوس مانگا۔میں نے منع کر دیا۔وہ نہیں مانا اور دوبارہ مانگا۔میں نے دوبارہ منع کر دیا۔اس نے آخر مجھے تیس روپے دکھائے۔ایک کارٹن کے

تیس۔اس طرح میں نے وہ چھ کارٹن ۴۰ کے بجائے، ۳۰ روپے کے بیچے تھے۔

میرے پاس کل ۱۸۰ روپے جمع ہو گئے تھے۔میں نے ۱۶۰ اگلے دن کے لیے بچا

لیے کیونکہ گھر کا ہیلدی کھانا میرے پاس ویسے ہی تھا اور بیس روپے اپنے ڈیڈ کو لوٹا

دیے۔"

"لیکن یہ ایک بلیک مارکیٹ کیسے بنی؟"

"مجھے ٹوکے بغیر سنیں گے تو معلوم ہو جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

ایمان نے چائے کا ایک گھونٹ لیا۔

"میں نے ان ۱۶۰ روپوں سے چاکلیٹ بارز خریدے۔پورے آٹھ۔سکول میں

ایک چاکلیٹ بار پچاس کا تھا جو میں نے چالیس میں بیچا۔اس طرح میرے پاس

۲۴۰ روپے ہو گئے۔یعنی ۹۰ روپوں کا منافع۔میں نے اس لڑکے کے دوستوں سے دوسرے سٹوڈنٹس میں بھی اپنا کاروبار پھیلا دیا۔اس طرح ہفتے کے آخر میں میرے پاس اپنا ذاتی ہزار روپے کا نوٹ تھا جو میں نے خود اپنی محنت سے تیرہ سال کی عمر میں حاصل کیا تھا۔"

"کیا اس میں آپ کے ساتھ اور سٹوڈنٹس شامل تھے؟"

"لگتا ہے آپ میرے سکول کا نام خراب کرنا چاہتے ہیں۔" وہ ہنستی ہے۔"جی، میں نے چند ہفتوں میں اپنی دوستوں سے اصرار کر کے انہیں بھی اس کاروبار میں شریک کر لیا تھا۔باتیں کرنا اور ان سے لوگوں کے دل جیتنا ایک سائنس ہے اور یہ مجھے قدرتی طور پہ آتی ہے۔ان سب کو ان کے ہفتے کا معاوضہ دے کر میں خود

www.novelsclubb.com

بھی ایک بھری جیب کے ساتھ گھر لوٹتی تھی۔ایمپلائز بھی خوش، کلائنٹس بھی خوش،اور میں بھی مطمئن۔"

"یہ کافی اچھا آئیڈیا تھا۔آپ کبھی پکڑی نہیں گئیں؟"رافیل نے اگلا سوال کیا۔

"افسوس، سکول کیریئر میں انسان کو بہت سے دھچکے لگتے ہیں۔میں نے اپنا ہفتے کے ہزار روپے کے بزنس سے پانچ اور پھر دس ہزار کمانے شروع کر دیے تھے۔لیکن وہی لڑکا جس کے ساتھ میرا بزنس شروع ہوا تھا،اسی نے ٹیچر سے میری شکایت کر دی اور مجھے اپنا پہلا work life lesson مل گیا۔اپنے پہلے کلائنٹ پہ اندھا بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔"وہ مسکراتی ہے جیسے سیٹ بیکس زندگی کا ایک حصہ ہوتے ہیں اور اسے اب خاص پرواہ نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

''ویسے آپ کے نزدیک آپ میں اور سکول کیفیٹیریا کے سٹاف میں مماثلت نہیں تھی؟آپ دونوں منافع کے لیے کام کر رہے تھے۔''

''لیکن میں کم پیسوں میں زیادہ پرافٹ حاصل کر رہی تھی۔اور میں سٹوڈنٹس کے ساتھ بے ایمانی بھی نہیں کر رہی تھی،اور تب میں نے سیکھا تھا کہ کیفے سٹاف بھی ایسا نہیں کر رہا تھا۔''وہ چائے ختم کر کے ایک طرف رکھتی ہے۔''لوگ چیزیں convenience کے لیے خریدتے ہیں۔وہ پیسے ان چیزوں کے ہی نہیں دے رہے ہوتے جنہیں محنت سے بنا کر ان کے استعمال کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ بلکہ وہ اپنی سُستی کی بھی رقم ادا کر رہے ہوتے ہیں۔اگر وہ چاہیں تو گھر کا کھانا کھا

www.novelsclubb.com

سکتے ہیں یا میری طرح صبح جلدی جاگ کے سکول کے راستے میں سَستی چیزیں

خرید سکتے ہیں۔ لیکن اکثر وہ ایسا نہیں کرتے۔"

وہ اپنی میز سے اٹھ کر بک شیلف تک جاتی ہیں۔

"انہیں خود بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیا اور کیوں کر رہے ہیں لیکن خود کو

سدھارنے کی بجائے بزنسز سے چاہتے ہیں کہ اپنی قیمتیں گھٹائیں۔ جو شخص چند

لمحوں کی سُستی چھوڑ کر، سَستی چیزوں سے منافع حاصل کر سکتا ہے، کامیابی کا

اصل میدان تو اسی نے جیتنا ہے نا؟"

اس کے علاوہ بھی مس جاوید بہت کچھ کہتی ہیں۔ ایسے ہی منفرد اور ہٹ کے

آئیڈیاز۔۔۔'

www.novelsclubb.com

ساتھ ایک تصویر تھی جس میں وہ اس مہوگنی کتابوں کے شیلف سے ایک کتاب نکال کر کھڑی تھی۔ایپل کے سٹیو جابز کی autobiography کے ساتھ۔ (سوانح عمری)۔اس نے انگریزی طرز کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا، ہلکے بیج رنگ میں، بال کھلے تھے اور چہرے پہ ایک غرور جو اب اسے نہیں لگتا تھا کہ لوٹ سکتا تھا۔

اس نے اپنی چیٹس کھولیں تو ان میں کچھ خاص نہیں تھا۔اس کے ایمپلائز اسے مکھن لگانے کی دن کی روشنی میں جتنے فن ہوتے ہیں، سب استعمال کرتے تھے لیکن آخر میں وہ ''میں سوچ کر بتاؤں گی۔''قسم کے جواب دے کر بات ختم کر

www.novelsclubb.com

دیتی تھی۔بس ایک اسفندیاور تھا جسے اس نے صاف صاف ''نہیں،ناممکن،

میرے پتے کی بات کریں۔''کہہ کر چپ کروایا تھا۔

ایک اور چیٹ کھولی تو وہ ایک ایسے اکاؤنٹ سے تھی جو پرائیویٹ تھا لیکن وہ اسے

فالو نہیں کرتی تھی اس لیے اس کی کوئی پوسٹ نہیں دیکھ سکتی تھی۔

@07blackletteringـ

وہ چیٹ کھول کر اس کی آنکھیں گول ہوتی چلی گئی تھیں اور غلطی سے اس کے لبوں

سے ہلکا سا''اوہ!''نکلا۔

وہ انگریزی میں کی گئی باتیں تھیں۔بتانا مشکل تھا کہ کسی لڑکے سے کی تھیں یا کسی لڑکی سے۔لیکن ایک بات صاف تھی،وہ دونوں ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جانتے تھے۔

emaanjavedkirmani@: ہم میرے پسندیدہ ریستوران میں ملیں گے،پھر بات ہو گی۔"

blackklettering07@: کام کی بات ہونی چاہیے۔حالانکہ مجھے لگتا تو نہیں،لیکن امید کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک اور چیٹ میں،

www.novelsclubb.com

blackletteringo7@: سب کے سامنے مجھ سے بات نہ کیا کرو، لوگوں کو لگے گا ہم دوست ہیں۔

emaanjavedkirmani@: لوگوں کا کام ہے بولنا، لیکن ماننا پڑے گا، ہم ایک اچھی ٹیم بناتے ہیں۔

blackletteringo7@: ہم ایک ٹیم نہیں ہیں۔

emaanjavedkirmani@: تم اپنی بات پہ قائم ہو؟

blackletteringo7@: بالکل۔

ان میسجز کا تبادلہ پچھلے ایک سال سے چل رہا تھا۔ایمان نے شروع اور آخر سے بس اتنا اندازہ لگایا تھا کہ یہ جو بھی شخص تھا،اس کے ساتھ وہ بہت کیئر فری اور شوخ رویہ رکھتی تھی۔

عجیب محسوس کرتے اس نے گوگل سرچ بار میں ٹائپ کیا۔

جاوید کرمانی۔

اس ایک سرچ پہ ہزاروں آرٹیکلز کھلتے چلے گئے۔مشہور و معروف،پکستانی بزنس پرسنالٹی جاوید کرمانی۔ایک چھوٹی سافٹویئر فرم کو پاکستان کی پہچان بنانے والا جاوید کرمانی۔ایک family man اور دو بیٹیوں کا باپ جاوید کرمانی۔

ایک بزنس ایگزیبیشن میں ہوئی فائرنگ میں مارا جانے والا جاوید کرمانی۔

زیادہ تر لوگ جاوید کو ایک اچھے نام سے جانتے تھے لیکن چند سوشل میڈیا زپہ اس کی برائی کرنے والے بھی بہت تھے۔جاوید پہ ایک پرانا کورٹ کیس تھا جس کی تفصیلات شائع نہیں کی گئی تھیں لیکن وہ اس کے نام پہ ہلکی سی کالک چھوڑ گیا تھا۔

ان تمام ہیڈ لائینز میں طٰہٰ ابرار سب سے آگے تھے، جاوید کے خلاف بولنے والوں کو چپ کروانے کے لیے بھی،اور اس کیس کی ہر تفصیل کو پوشیدہ رکھنے کے لیے بھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے ڈیڈ کی ایک تصویر کھولی اور چہرے پہ زوم اِن کیا۔وہ بالکل ان کے جیسی دکھتی تھی۔

ان کے لبوں کی مغرور بناوٹ، رخساروں کی ترشی اور سب سے بڑھ کر سرمئی آنکھوں کا رعب ایک جیسا تھا۔ایمان نے ان کے گال پہ سکرین کے ذریعے جیسے انگلی پھیری۔

ذہن ٹٹولا۔خالی تھا۔

دل سے سوال کیا۔کیوں؟ میں ہی کیوں؟

جواب ندارد۔

ایمان نے فون سکرین آف کر دی اور کار کی بیک کے ساتھ ٹیک لگا دی۔

www.novelsclubb.com

یہ سب بھی اجنبی تھا۔وہ کوئی جذبہ محسوس نہیں کر سکتی تھی۔اپنے ماں باپ کی موت کی خبریں کسی تماشائی کی طرح دیکھ رہی تھی جسے کسی اجنبی کے مرنے پہ ایک بہت ظاہری سا غم ہوتا ہے،اور کبھی کبھار وہ بھی نہیں۔

اسے معلوم نہیں تھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں لیکن جب لبوں سے نمی اندر اتری تو اس نے جلدی جلدی آنکھیں صاف کرتے ہوئے چہرہ اٹھایا۔

وہ یہ دیکھ کر بھی متحیر نہیں ہوئی کہ کار چلانے کے بجائے مومن اسی کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک روتی ہوئی لڑکی دیکھ کر پچھتا رہے ہو کیا؟ مجھے اپنے ساتھ لے جانے کا بہت شوق ہو رہا تھا۔"اس نے بنا پرواہ کیے اسے سنانا شروع کر دیا۔"ذمہ دار بیٹا۔"

مومن جو اسے ترحم سے دیکھ رہا تھا خفا ہوا۔

"مجھے کب شوق ہو رہا تھا؟ مجھے لاہور سے یہاں آپ محترمہ نے بلوایا ہے۔ میرے امتحانات ہیں چند ماہ میں۔ میں اپنا GAT قربان کر کے یہاں تمہیں لینے کیوں آؤں گا؟"

ایمان لاجواب رہ گئی۔

"میں نے کہاں بلوایا ہے تمہیں، ہاں؟ میری مرضی ہوتی تو میں دوبارہ تمہارے جیسے روڈ انسان سے بات تک نہ کرتی کجا کہ ایسے اجنبی کے ساتھ سفر پہ نکل جاؤں۔"

"تو پھر یہاں کیوں آئی ہو؟ ڈیڈ کو بھی مجبور کیا اور اب مجھے بھی۔ واٹ ان دا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے کسی کو مجبور نہیں کیا۔ تم نے مجھے مجبور کیا ہے۔انکل کہہ رہے تھے کہ مجھے زرینہ آنٹی سے بچ کر رہنا چاہیے،ان کی بیچاری بھانجی کی شادی جو میری وجہ سے خراب ہو گئی ہے۔اور تم نے خود آفر کی تھی،مجھے لاہور لے جانے کی۔۔۔"

"میں نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی۔"مومن کے دانت بھینچ گئے۔

"میں نے بھی ایسی کوئی حرکت نہیں کی۔"ایمان نے کمر سیدھی کی۔

پھر وہ دونوں چپ کر گئے۔

چند لمحے بعد مومن نے کار دوبارہ سٹارٹ کر دی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں قتل کے لیے جس نے بھی فریم کیا ہے، لیکن یہاں ہمیں فریم کرنے

والے اس وقت سکون سے گھر پہ بیٹھے ہوئے ہیں۔"

***

طٰہٰ ماجد ابرار اپنی لاء فرم کے وسیع اینٹرنس ہال میں داخل ہوئے تو کام میں مصروف

وکلاء، انٹرنز، آئی ٹی کے لوگ اور دیگر ورکرز میں ایک دم پھرتی سی جاگ گئی۔

"اسلام علیکم! سر۔"

"سلام، سر!"

"سر، مس جاوید والا کیس ہم نے ریویو کر لیا ہے، اصغر صاحب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔" ایڈووکیٹ اصغر کا سیکرٹری انہیں مطلع کرنے لگا۔

"مراد علی نے اپنے چینل پہ نیوز چلادی ہے۔ ہم نے روکنے کی بہت کوشش کی مگر۔۔۔"

طٰہٰ اپنے آفس کی راہداری میں سیاہ فرش پہ ساکت رہ گئے۔

"وہ بچنے نہیں والا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنی اڑی اڑی رنگت اور کلپ بورڈ سے شیلڈ کی طرح اپنی حفاظت کرتی سیکریٹری، خضرا، کو وہیں چھوڑتے دروازہ کھول کر اپنے آفس میں داخل ہوئے۔

انہوں نے سردیوں میں اے سی چلاتے ہوئے کھڑکی کے بلائینڈز گرادیے۔

جبڑے کی رگیں نمایاں تھیں۔

زرینہ بگڑے تیوروں کے ساتھ خود گھر چلی گئی تھیں۔ان کا چھوٹا بھائی وہاں کسی بھی وقت جی حضور کہنے والے جنات کی طرح حاضری جو دینے والا تھا۔ایمان اگر ائیرپورٹ پہ اترتی تو مراد علی نے اپنے چمگادڑوں جیسے رپورٹرز اس کے پیچھے لگا دینے تھے۔

www.novelsclubb.com

ویسے تو ایک عام سی دکھنے والی کار جہاں ایمان کے لیے بہتر تھی،وہیں اس پہ سفر بھی اس کی جان پہ گراں گزرنا تھا لیکن مومن پہ انہیں بھروسہ تھا کہ اسے ایک

پیس میں واپس لے آئے گا۔ پھر ان دونوں کا پیچھا کرتی ان کے سکیورٹی سٹاف کی وین بھی تھی۔

انہوں نے کوٹ اتار کر اپنے آفس سٹینڈ پہ لٹکایا اور جلدی جلدی میں ٹائی اتارتے ہوئے سینٹرل میز کی پاور سیٹ پہ بیٹھ گئے۔ان کا آفس کھلا اور ہوادار تھا، لاہور کے پوش علاقے کی بہترین لاء فرم، ابرار ایڈووکیٹس، کا کارنر آفس۔ان کے ٹھیک پیچھے ایک ماہر مصور کا شاہکار ٹنگا تھا۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے نمبر ڈائل کیا اور رسیور کان سے لگایا۔وارث صاحب نے چند سیکنڈز میں کال اٹھائی تھی۔

"بولیے ابرار صاب، کیسے ہمیں یاد کرنا ہوا؟ آپ نے میرے دیور کا کیس جتوا دیا، اس کی مٹھائی مل گئی آپ کو؟"

"میں شوگر کا مریض ہوں، وارث صاحب۔ آپ کو sue کر کے تھوڑے اور پیسے کما سکتا تھا لیکن چند مسائل نے آن گھیرا ہے اس لیے ابھی تک آپ خوشخال سنائی دیتے ہیں۔" طٰہٰ نے ہشاشیت سے کہتے پاس پڑے مٹھائی کے ڈبے کو کھولا اور گلاب جامن منہ میں ڈالا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہیے آپ کو کیا کام ہے۔" وارث صاحب کا لہجہ اب خوشخال نہیں تھا۔

طٰہٰ نے ٹشو سے ہاتھ صاف کیا۔ "مجھے چند کیس فائلز لاک کروانی ہیں۔"

"یعنی مکمل طور پر غائب؟ ایسا کرنا تھوڑا مشکل ہے۔۔۔"

"لیکن آپ کو اس عمر میں جیل بھجوانا اتنا مشکل نہیں۔ وہ بھی ایک مٹھائی کے پیچھے۔" طٰہٰ ہلکا سا ہنسے تھے۔ ایک طاقتور آدمی کی بے فکر ہنسی۔

"آپ ان کا نام بتائیں، میں یہ کام ابھی کر دیتا ہوں۔"

انہوں نے نام لیا تو وارث صاحب کو اچھو لگ گیا۔

"وہ والے کیس۔ کیا کہتے ہیں آپ بھی، ابرار صاحب۔ وہ سرکار کے کیس ہیں۔ ان میں بہت سے لوگوں کی زندگی تباہ کرنے کی طاقت ہے، خاص طور سے آپ کے بھائی۔۔۔"

"تو اسی لیے کہہ رہا ہوں نا۔ غائب کر دو انہیں۔ کسی کا نام باہر نہیں نکلنا چاہیے۔"

''کیا آپ کو ڈر ہے آپ کے بھائی اس کیس کا پیچھا دوبارہ شروع کر دیں گے ؟''

''مجھے ڈر ہے کہ میں آپ کو اگلی دفعہ سلاخوں کے پار ملنے آؤں گا۔ جتنا کہا ہے اتنا کیجیے۔'' طٰہٰ نے کال کاٹ دی۔

انہوں نے مٹھیوں کے اوپر کہنی ٹکا کر پر سوچ سانس خارج کی۔ان کا بیٹا انہیں جیسا تھا۔ایک سراغ ہاتھ لگ جائے تو اس کا پیچھا نہ چھوڑنے والا۔اس سے ان فائلز کو چھپانا،انہیں اپنے لومڑی جیسے بھائی سے چھپانے سے بھی زیادہ اہم تھا۔

ان کی میز پہ ایک فوٹو فریم تھا جس میں وہ مسکراتے ہوئے اپنی بیوی کے ساتھ ایک پارک بنچ پہ بیٹھے تھے۔ایڈووکیٹ نازیہ جبین ہنس رہی تھیں، بالوں میں شیڈز اٹکا رکھے تھے اور ہاتھ اپنے بچوں کے گرد پھیلا رکھے تھے۔ایک سیاہ آنکھوں والا لڑکا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جو طٰہٰ کا ہو بہو عکس تھا۔ سوائے اس کی آنکھوں کے۔ وہ اپنی ماں جیسی قیمتی اور چمکدار تھیں۔ اس کی چھوٹی بہن اپنے باپ کی گود میں بیٹھی کھلکھلا رہی تھی۔ سنہری آنکھیں جو بالکل طٰہٰ جیسی تھیں لیکن چہرے کے نقوش ماں سے ملتے تھے۔

یہ تصویر زندگی میں ہاری گئی ہر قیمتی شے کا ایک عکس تھی۔ اپنے رشتے، اور ان رشتوں سے جڑے حقوق و فرائض۔ جیسے انہوں نے ان سب کو کھو دیا تھا، کبھی واپس نہ پا سکنے کے لیے۔

www.novelsclubb.com

ماضی میں انسان ماضی کے بوجھ سے آزاد ہوتا ہے۔ اصل مسائل تو حال کھڑا کرتا ہے۔

انہوں نے فریم اٹھا کر اپنی دراز میں رکھ دیا اور ایک دوسرا فریم نکال لیا۔اس میں صرف وہ تھے،ان کی دوسری بیوی زرینہ نازنین تھیں اور ان کی سولہ سالہ بیٹی، مروا ریدا برار کی شرمیلی مسکراہٹ والی شکل۔مومن کہیں نہیں تھا۔

طٰہٰ نے اس فریم کو اپنے سامنے رکھ کر اپنا لیپ ٹاپ نکالا اور اسے آن کر کے اپنا کام کرنے لگے۔کبھی کبھی کام ہی انسان کو اپنی تمام محرومیوں سے باہر نکالتا ہے۔ عارضی طور پہ ہی سہی۔

www.novelsclubb.com

***

سورج کی روشنی اب مدھم تھی۔دوپہر ڈھلنے والی تھی۔دھند سے کار کی کھڑکی سفید پڑ گئی تھی۔اس کے ذہن کی طرح۔وہ اس پر انگلی چلاتے لکھنے لگی۔

ای۔ایم۔اے۔

"یہاں پاس چند اچھے ریسٹورنٹ ہیں۔جگہ مناسب ہے۔کچھ کھاؤ گی؟"

ایک مخروتی انگلی سفید خنکی سے جمی کھڑکی پر ٹھہر گئی۔

"نہیں۔"

اے۔این۔

www.novelsclubb.com

"کچھ کھالو۔گھر پہنچنے تک واقعی بے ہوش ہو جاؤ گی اور چاہے ایک کڈنیپر ہونا میرا بچپن کا خواب ہے، لیکن اسے پورا کیے بغیر بھی میں خوش ہوں۔" مومن کے لہجے میں مصنوعی اکتاہٹ تھی۔

اس کا پہلا احساس جو سر د نہیں بلکہ پر فکر تھا۔کیونکہ وہ جیل نہیں جانا چاہتا تھا۔

ایمان کو فرق نہیں پڑا۔

اے۔زی۔ایل۔

www.novelsclubb.com

اس کا پیٹ خالی تھا لیکن خالی پیٹ سے کوئی مر تھوڑے ہی جاتا ہے۔موت مشکل ہوتی ہے۔وہ آسانی سے کسی کو بھی نہیں مل جاتی۔ہاں،ایک خالی ذہن سے مل سکتی ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اے۔ایف۔۔۔اے۔

انگلی رک گئی۔پھر لرزی۔اس کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر تھا جو وہ کھڑکی پہ کسی فلم کی طرح چلتے ہوئے دیکھ سکتی تھی۔

"ہم یہاں سے بھاگ جائیں گے۔"ایک چھوٹی بچی کہہ رہی تھی۔سرمئی آنکھیں اور مسکراہٹ میں اٹھے ہوئے ہونٹ۔

"مگر کہاں؟"اس کا عکس سنیکرز بار چباتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"کہیں بہت دور۔اتنا دور کہ ہمیں کوئی ستا نہیں سکے گا۔"

"ہاں،اس سب سے کہیں بہت،بہت دور۔"

ایک لڑکی تھی۔۔۔وہ خود، بات کرتی ہوئی۔۔۔اپنے آپ سے،ایک آئینے میں شاید۔

پھر اس نے اپنا ہاتھ کھڑکی پر پھیرتے سب مٹا دیا۔

باہر اندھیرے میں روشن دنیا اس کے سیاہ بالوں کے ہالے میں نظر آتے چہرے کو چمکا رہی تھی۔وہ بے تاثر تھا۔خاموشی انسان کے ساتھ ایسا کر دیا کرتی ہے۔

"ایمان۔"مومن کی مدھم آواز سنائی دی تو اس نے پلکیں جھپکائیں۔

"تم مجھے سن رہی تھیں؟"

"ہاں بس۔۔۔مجھے بھوک نہیں ہے۔"

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور حلق کڑوا تھا جیسے کوئی برا خواب دیکھا ہو

اور یاد نہ ہو۔

لیکن اسے یاد تھا۔اپنے آپ سے باتیں کرنا۔

کہیں وہ پاگل تو نہیں ہو گئی تھی؟ پہلے سے تھی؟ یا ہونے والی تھی۔۔۔

بے چینی کی کیفیت میں نہ جانتے ہوئے اس کا سر سامنے والی سیٹ کی پشت پہ رکھے

رکھے دائیں طرف کو ڈھلک گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

مومن نے کار ایک کیفے کے سامنے پارک کر دی تھی اور ایمان کو پتہ بھی نہیں چلا

تھا۔یہ ڈیفینس کے وائے بلاک جیسا علاقہ تھا۔شور، ٹین ایجرز، نوجوان اور ڈھیروں

لوگ۔

''ایمان؟''مومن نے اسے آواز دی۔

''کیا ہے؟''اس کی آواز اپنے کانوں میں بے طرح کمزور تھی۔چند گھنٹوں میں جانے اسے کیا ہو گیا تھا۔

مومن نے پہلے اس کا چہرہ دیکھا۔اس کی آنکھیں لحظے بھر کے لیے پھیلیں پھر اس نے اپنی سیٹ پہ سر رکھ کے بائیں جانب کو دیکھا۔اس کی آنکھوں میں پریشانی تھی جو اس کے لیے نہیں تھی اور ایمان کی اپنی رنگت زرد تھی۔وہ اس کی آنکھوں میں اپنا آپ دیکھ سکتی تھی۔ایک موت کے منہ میں کھڑے انسان کا چہرہ۔

''تم اس طرح خاموش رہو گی تو کچھ ٹھیک نہیں ہو جائے گا۔یاد داشت جانے سے تمہاری بری عادات نہیں گئیں۔جان کر اچھا لگا۔''

اس کے بال بکھرے اور ماتھے پر گرتے تھے۔اس نے لمبی انگلیوں سے انہیں ماتھے سے پرے کیا۔آنکھیں سامنے آسمان پر مرکوز تھیں جو نیلاہٹ سے سیاہ پن میں ڈوب رہا تھا۔

"تم طنز بہت زیادہ نہیں کرتے؟"ایمان کو اس کا بار بار فضول باتیں کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔وہ چپ نہیں کر سکتا تھا کیا؟ پہلے بھی تو خاموش تھا۔

"اور تم ایک اوور تھنکر ہو۔"مومن ٹھنڈی ہوا کی تیزی سے کہتے آگے کو ہوا۔

اس کو اٹھتے دیکھ کر ایمان بھی سیدھی ہو گئی۔ طیش،اس کے اندر ایک گرم جلتا ہوا احساس جاگا تھا۔

"میرے بارے میں ایک لفظ مت کہنا۔"اس کا انداز ہلکا نہیں تھا۔

"تو تم، ایمان، مجھ پر ایک احسان کرو اور اپنی خود ترسی میں ریسٹورنٹ کے اندر ڈوبتی رہنا۔ ابھی ہم باہر چلیں گے۔" رکھائی سے کہتے مومن نے چابی پر بٹن پریس کرتے لاک کھول دیے۔

"تم نے آفیشلی میری نظروں میں اپنی ساری عزت کھو دی ہے۔" چند منٹ پہلے کی مجوف کیفیت ترک کر دی۔ "میری مرضی کے بغیر تم مجھے اس کار سے باہر نہیں لے کر جا سکتے۔ میں نہیں کھا رہی کچھ۔ بات ختم۔"

www.novelsclubb.com

سینے پر بازو لپیٹتے وہ اپنی سیٹ کے ساتھ ٹھک سے بیٹھ گئی۔

وہ اس پر ایک نظر ڈالے بنا کار سے باہر نکل گیا۔

***

''تمہارے ابا ایک کارپوریٹ لائر ہیں؟''

ایمان نے سوپ پیتے وہ سوال کیا جو صبح وہ انکل سے کرنے والی تھی لیکن ذہن سے نکل گیا تھا۔وہ ریستوران کیفے کے ایک کونے والی الگ تھلگ میز پہ بیٹھے تھے۔ ایمان کی کرسی کے ساتھ اس کی بیساکھی رکھی تھی۔

''اوں ہوں۔''مومن نے کافی کا کپ لبوں سے لگا دیا۔

''پھر وہ ایک کرمنل کیس میں کیوں پنگا لے رہے ہیں؟مانا کہ میرے ابا ان کے بہترین دوست تھے،انہوں نے میری ذمہ داریاں اپنے سر لے لیں، لیکن پھر

بھی۔" وہ جیسے کڑیاں ملا رہی تھی لیکن وہ دونوں جانتے تھے کہ وہ ایک عام مریضہ سے زیادہ باتیں سمجھ رہی تھی۔

"میرے ابا ہائی کورٹ کے سینیئر وکیل، طٰہٰ ماجد ابرار ہیں۔ان کے کانٹیکٹس بہت ہیں اور وہ صرف کارپوریٹ کیسز لینے کو اپنے پیشے کی اور اپنی ذاتی توہین سمجھتے ہیں۔" مومن نے ڈرامائی انداز میں ہونٹ آپس میں مس کیے۔"انہیں چیلنجرز پسند ہیں۔وہ یہ کیس صرف تمہارے لیے نہیں لڑ رہے۔انہیں ان نئے پولیس افسران کو یہ احساس دلانا ہے کہ وہ اس گیم کے پرانے کنگ ہیں اور انہیں ہرانا کوئی آسان کام نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے وہ ابھی سے اچھے لگنے لگے ہیں۔" ایمان نے مسکراتے ہوئے سوپ میں چمچ ہلایا۔

وہ دونوں کیسے اس ہلکی موسیقی، بہت کم لوگ اور کافی کی مہک سے لیس ہائی اینڈ کیفے میں آ گئے تھے، وہ ایک لمبی کہانی ہے جسے سن کر تم انہیں ٹین ایجرز سمجھو گے۔ بہتر ہے ایک میچور جوان کپل کو دیکھا جائے۔

"ایک آخری سوال ہے۔"

www.novelsclubb.com

مومن کی نظریں کونے والی دیوار پر جمی تھیں۔ وہاں بھوری، سیاہ اور آبنوسی تصویریں دیوار پر فریم کی گئی تھیں جن پر مختلف انگریزی اقوال لکھے تھے۔

"کہو۔"

''تم نے اس دن ہسپتال میں مجھے ڈرایا کیوں تھا؟'' وہ ایسے موضوع پر آئی تھی کہ پینٹنگز میں محو مومن نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی جانب گھوما۔ ''یہ مت کہنا کہ میں وہم کر رہی تھی، مجھے ٹھیک سے یاد نہیں، مجھے دماغی مسائل ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تم نے خود کہا تھا کہ میں پاگل نہیں ہوں۔ اس لیے، اب اس سوال کا جواب دو۔''

''ایسا سمجھو ہماری ایک ڈیل تھی۔'' مومن کا لہجہ سرد تھا، سیاہ جنگلوں سے گزرتی تیز ہوا جیسا۔ ''تم نے اسے طے کیا تھا۔ تمہیں اس کی شقیں معلوم تھیں۔ پھر بھی تم نے کچھ ایسا کیا جس کے لیے میں تمہیں ہر گز معاف نہیں کر سکتا۔ گھبرانا مت، میں کوئی بدلہ وغیرہ نہیں لینے والا۔ میں لوگوں کو ہمیشہ چند business days کے بعد معاف کر دیتا ہوں۔ افسوس تمہارے معاملے میں یہ ذرا دیر لے

www.novelsclubb.com

گا۔"اس نے سکون سے کہتے کافی کا مگ میز پہ رکھ دیا۔اپنے مبہم جواب سے بالکل مطمئن۔

ایمان نے گرم جلتا ہوا سوپ حلق سے گزارا۔

"تم کرتے کیا ہو؟"

"ایسے اوپن اینڈڈ سوالات کرو گی تو بہت آگے جاؤ گی۔"مومن نے میز پہ انگلیاں رکھ دیں۔"میں ایک لاء سٹوڈنٹ ہوں۔Pupillage(لاء پڑھنے والوں کی انٹرن شپ) کے بعد سے بار کے امتحانات کی تیاری کر رہا ہوں۔جو کہ،اگر تمہیں بھول گیا ہے تو یاد دلا دوں،دو مہینے بعد ہیں۔"

"یہاں میں نے نہیں، تمہارے ابا نے تمہیں بلایا تھا۔" ایمان نے چبھتی نظر اس کی متنفر کر دینے والی سیدھی ناک پہ ڈالی اور سوپ ختم کرنے لگی۔

ایک بات تو طے تھے۔ وہ اور مومن ایک ساتھ رہنے کے قابل نہیں تھے، یہ منگنی تو ایک مذاق تھی۔

***

www.novelsclubb.com

کار ڈرائیو کرتے ہوئے مومن کے شانے چوکور اور جکڑے ہوئے تھے۔ وہ بظاہر پر سکون لگتا تھا لیکن سٹیرنگ وہیل کو پکڑے ہاتھوں کی گرفت مظبوط تھی۔ وہ

ایک لمحے کے لیے بھی سڑک پہ سے نظریں نہیں ہٹا رہا تھا۔ایسے چوکس اور حاضر دماغ جیسے کسی بھی وقت کسی حملے کی توقع ہو۔

کاش کچھ ہو ہی جاتا۔۔۔کم از کم ایمان کو اپنے خیالات سے چھٹکارا تو ملتا۔اسے ایک خاموش انسان کے ساتھ سفر کرنا عام حالات میں بہت اچھا لگتا، لیکن بار بار اپنے کسی خیال پر حیران ہونا، مسلسل کسی نہ کسی قسم کی 'خاموشی' کو اپنے اندر پانا۔ کبھی اس خاموشی سے اکتا جانا اور کبھی اس کی خواہش کرنا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنی کوفت اور کمزور جسمانی حالت میں اسے یہ سب کسی صورت گوارا نہیں تھا۔وہ اپنے ذہن کے خوفناک نہج پہ جاتے خیالات کو روکنا چاہتی تھی جو بار بار ایک ہی نقطے پر آکر ٹھہر جاتے تھے۔اگر جو اس کی یادداشت کبھی واپس نہ آئی تو؟

وہ ملائکہ کے ساتھ اپنی پچھلے چند ماہ کی چیٹس کھول کر پڑھ رہی تھی۔ باتوں کے درمیان میں طویل وقفہ تھا۔ جون سے دو سال کا وقفہ پھر جنوری۔۔۔اس نے یہ بات بعد کے لیے ذہن میں محفوظ رکھتے پڑھنا شروع کیا۔

اس کا ملائکہ کے بارے میں پہلا اندازہ درست تھا۔ وہ لڑکی بہت بولتی تھی۔

اتنے لمبے لمبے میسجز کون ٹائپ کرتا ہے، ایمان سوچ کر ہی رہ گئی۔ وہ ایک چھوٹا سا سوال کرتی تھی اور اس کی بہن کہانیاں سنانے لگ جاتی تھی، وہ بھی ایسی طویل کے اللہ مان۔

جہاں ایمان کے جواب چھوٹے، رومن اردو یا ایک تھمبز اپ ایموجی کے ساتھ ختم ہو جاتے تھے، وہیں ملائکہ ایک چھوٹے سے سوال کے جواب میں دو سال پہلے

www.novelsclubb.com

سیڑھیوں سے پھسل کر گر جانے کے بعد اس سے سیکھا گیا اخلاقی سبق بمع داستانِ ظلم و جبر سناڈالتی تھی۔پوری انگریزی میں۔بغیر گرامر کی غلطیوں کے۔پاگل نہ ہو تو۔

ایمان نے غلطی سے ایک پرانے میسج کو لائک کر دیا پھر جلدی سے اسے ہٹایا لیکن ملائکہ ہر وقت آن لائن رہتی تھی،اس کا فوری جواب آیا تھا۔

ملائکہ:'ریسرچ'؟یونو،اس کے لیے انسان کو ہاتھ کی صفائی کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ تمہاری طرح کسی پرانے میسج کو لائک کر کے دوسرے شخص کو نوٹیفکیشن آجاتی ہے کہ یہ مجھے سٹالک کر رہا ہے۔(سمائلی ایموجی)

ایمان کے ابرو اٹھے۔ملائکہ نے اس کی پرانی چیٹس کی چھان بین کو اچھا نام دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایمان: تم پہنچ گئیں اپنے گھر؟

ملائکہ: کچھ ہی دیر پہلے۔چند کاموں میں مصروف ہوں اس لیے تفصیلات نہیں دے سکتی۔بس سمجھ جاؤ کہ دنیا اور اس کے لوگوں سے تنگ ہوں۔

وہ جو لاؤنج میں بیٹھی اپنا سامان پیک کر رہی تھی،ماتھے سے پسینا صاف کرتے ہوئے ٹائپ کیا۔ارتضیٰ اپنی ماں کو پک کرنے ائیر پورٹ گیا تھا۔وہ ملائکہ کی پھوپھو تھیں۔جاوید کی کوئی بہن نہیں تھی،اور ملائکہ کے والد کی بہن اس کے سر پہ ہاتھ رکھنے والا اکلوتا سایہ تھیں۔

ان کے آنے سے پہلے پہلے اسے یہاں سے رفو چکر ہونا تھا ورنہ اس کے سب منصوبوں پہ پانی پھر جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمان: میں ریلیٹ کر سکتی ہوں۔افسوس۔

رات کا آسمان اندھیرا سیاہ تھا۔وہ لاہور پہنچ گئے تھے اور یہ ائیر پورٹ جاتی کشادہ سڑک تھی جو اطراف سے سبزے میں مقید تھی۔

تب ہی ایک جھٹکے کے ساتھ کار کی رفتار بڑھ گئی اور پھر دھکا کھا کر وہ سڑک کے کونے پہ آکر رک گئی۔

"کیا ہوا ہے؟" ایمان کھانسی۔

مومن ایک "ہیل، نو" کے ساتھ باہر نکل گیا تھا۔

فون کی میسج ٹون بجی تو اس نے ملائکہ کا اگلا میسج دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ملائکہ: یہ میری جنت نما دوزخ ہے۔

ملائکہ نے ایک بنا فلٹر کے سیلفی بھیجی تھی جس میں اس کے جوڑے میں بندھے بالوں پہ ایک رومال بندھا تھا اور وہ ڈھیروں جینز، موٹی شرٹس، اینکل بوٹس اور لوفرز کے درمیان کھڑی تھی۔ایک میز پہ کتابوں، کاغذات اور فائلز کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔

ملائکہ شاید کام میں مصروف ہو گئی تھی، اس کا دوبارہ کوئی میسج نہیں آیا۔اس نے باہر دیکھا جہاں مومن انجن میں جھانک رہا تھا۔ایمان تھوڑی کشمکش کے بعد واپس اپنی 'ریسرچ' یعنی پرانے میسجز دیکھنے کی ورزش میں مشغول ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

تین منٹ میں اس کی برداشت ختم تھی۔وہ اپنے شانوں کے گرد شال مضبوطی سے لپیٹتی باہر نکل آئی اور بیساکھی اپنے ساتھ گھسیٹ لائی۔

"تم تب سے یہاں کیا کر رہے ہو؟"

وہ کہتے ساتھ ہی ٹھٹھک کے رک گئی۔

مومن انجن کھولے ہاتھ کالے کیے کھڑا تھا۔جیکٹ اتار کر ہڈ پر گرادی تھی اور سیاہ شرٹ کے آستین اوپر چڑھا رکھے تھے۔ماتھے پر شکنیں اور لب سختی سے آپس میں پیوست تھے۔اگر ایمان کو ٹھیک سے معلوم نہ ہوتا تو وہ سمجھتی کہ یہ اس کے معمول کے تاثرات تھے۔لیکن وہ غیر معمولی طور پہ پر سکون رہا کرتا تھا۔اتنا جلاد جیسا خوفناک پہلی بار دکھ رہا تھا۔

تم اسے جانتی ہی کب سے ہو؟خود کو اندر ہی اندر ڈپٹا۔

"کسی کو کال کر لو۔ چھ بج رہے ہیں۔ ہمیں زیادہ دیر اس ویران سڑک پہ نہیں رہنا چاہیے۔"

مومن کو مضطرب دیکھ کر اس کا خالی ذہن یکدم کام کرنے لگا تھا۔ جیسے صاف دکھائی دینے لگا ہو۔ ہسپتال میں جاگنے کے بعد سے پہلی بار۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔" مومن نے متفقہ سر ہلایا اور جیسے کوئی سوئچ بند ہو گیا ہو، اس کے تاثرات نارمل ہو گئے۔ آنکھوں میں ایک سفاکی بھرا عزم تھا۔ "میں یہ سب بند کر کے آتا ہوں۔ تم اندر چلو۔"

وہ لب بھینچے فون سکرین پہ انگلیاں چلانے لگا تھا۔

***

"ہاں، جیری! بس ایک بریک فیل کرنی تھی۔ایسا کام کون نہیں کر سکتا۔"

گول کیپ پہنے لڑکا کسی کو فون ملاتا اپنے ساتھی کی بات سن رہا تھا جو ٹونٹی سے پانی کی تیز دھار میں اپنے ہاتھ دھو رہا تھا۔

جس ریستوران میں ایمان اور مومن پہلے تھے، اسی کی ایک قریبی عمارت میں ایک مستری کی دکان تھی جہاں وہ دونوں اکیلے تھے۔عدنان نے ایک ناپسندیدہ نظر اس لڑکے پہ ڈالی جواب منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنے لگا تھا۔

"کار پکی خراب ہو گئی ہے یا ٹھیک ہو سکتی ہے؟" عدنان نے دل میں کار کے کبھی ٹھیک نہ ہونے کی امید کے ساتھ کہا۔

"نہیں، جیری۔ فواد کو مفت کا پیسہ چاہیے، مفت کی جیل نہیں۔" اس نے 'توبہ، توبہ' کرتے اپنے کان چھوئے۔

"صحیح۔۔۔" عدنان نے تیل اور دوسری کالک سے اپنی گھن کمالِ فن سے مفقود رکھتے باہر کو ایک قدم لیا۔ "پھر میں چلتا ہوں۔ تمہارا مال تمہیں مل جائے گا۔"

اپنی آواز بھاری اور مختلف رکھتے اس نے چہرے پر رومال درست کیا پھر فواد پر توجہ دیے بغیر پانی کے فوارے، دھویں اور گاڑیوں کے رش میں سے قدم بڑھاتا وہاں سے کسی بھوت کی طرح غائب ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

بیس منٹ تک جب وہ شارٹ کٹ لے کر اپنے ہوٹل کے کمرے میں پہنچ چکا تھا،

تب عدنان فون پہ نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

وہ گہری سانس لیتا صوفے پر ڈھے گیا۔اس نے ٹانگیں کھول کر صوفے کے ساتھ

ٹیک لگائی اور چھت کی طرف دیکھتے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔تب باس نے فون

اٹھانے کی زحمت کر ہی لی۔

''کہو، عدنان۔ کہاں تک پہنچے ہو تم؟'' وہ جلدی میں لگتے تھے۔

''ان کی کار رک گئی ہے۔ مومن کو آپ کا پیغام بھی اچھی طرح مل گیا ہے۔''اس

نے میکانکی انداز میں کہا۔

''اور میرا دوسرا کام؟''

www.novelsclubb.com

اس سوال پر عدنان انگلیوں سے آنکھیں مسلتے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اس کا کچھ نہیں کر سکتا۔"

فریج سے سیب نکالتے ہوئے صاف انکار کر دیا۔ وہ سیب میں دانت گاڑتے ہوئے چلنے لگا، باس چپ تھے۔

"تم دن بدن اپنی اہمیت کھوتے جا رہے ہو، عدنان۔" ان کی آواز میں ایک سرد پن تھا جو عدنان نے پہلی دفعہ سنا تھا۔ "جو لوگ میرے کام کے نہیں رہتے وہ کہیں کے نہیں رہتے۔" باس نے ایسے کہا جیسے خبر نامہ سنا رہے ہوں۔

عدنان نے محض "جی بالکل" کہا۔ روزانہ کے بورنگ ڈائلاگز۔۔۔ یا سچ میں؟

"آپ یہ کام dear H کو دے دیں۔ وہ مجھ سے بہتر ہے ایسے معاملات میں۔"

پھر اپنی اجرت کی فکر ہوئی۔ اب وہ اتنا بھی اپنے حالات سے تنگ نہیں تھا اس لیے لہجہ متوازن کرتے کہا۔ "میں تیسرا کام کر دوں گا۔"

"تم وہ میرے کہے بغیر کرو گے۔ اور ایچ کو دوبارہ ڈیئر ایچ یا ڈیئر یا ایچ نہ کہنا۔"

فون کی دوسری جانب، لاہور کے اپنے پینٹ ہاؤس میں کھڑے شخص نے عدنان کے جواب کا انتظار کیے بغیر کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

وہ کف لنک اتار کر ڈریسنگ میز پر رکھ رہا تھا۔ اپنا سفید کوٹ اتارا پھر شرٹ کی سلوٹیں ٹھیک کیں۔ گھنگریالے بال ماتھے پہ گرتے تھے۔ سنہری آنکھوں میں نیند تھی لیکن ابھی سونے کا وقت نہیں تھا۔ کمرے میں پیپر منٹ اور لیدر کی مہک

تھی۔اس کے پسندیدہ کولون کی۔لیکن وہ اسے سکون عطا نہیں کر رہی تھی۔آج اسے کچھ بھی سکون عطا نہیں کر رہا تھا۔

عدنان نے اسے مایوس کیا تھا۔وہ ایسا نہیں چاہتا تھا لیکن اب شاید اسے وقت سے پہلے عدنان کو اپنے راستے سے ہٹانا پڑے۔اسے افسوس ہوا۔وہ ایک اچھا ایمپلائی تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے گلا کھنکھار کر اس کو اندر آنے کی اجازت دی۔

وہ اونچی لمبی، آکسفورڈ شوز میں مقید پیروں سے ایک روبوٹ کے سے انداز میں چلتی اندر آئی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے مجھے میری ویکیشن سے بلوایا ہے۔اس کی وجہ خاص ہونی چاہیے ورنہ میں تمہارے لیے کام کرنا چھوڑ دوں گی۔"اس کے گرد سفید بالوں کا ہالہ تھا، برف جیسے سفید، رنگت بھی ویسی ہی تھی اور لہجہ بھی منفی سینٹی گریڈ والا۔

"کتنے افسوس کی بات ہے پھر کہ میں ایک چھوٹے سے کام کے لیے تمہیں دگنی رقم بھی دے رہا ہوں۔اٹلی تمہیں ویسے بھی نہیں پسند۔"

اس لڑکی نے پتلیاں سکیڑیں۔ایک آنکھ نیلے رنگ کی تھی اور دوسری بھوری۔وہ پھٹے گھٹنوں کی جینز اور گہرے سرمئی رنگ کی ٹی شرٹ میں ملبوس تھی۔سینے پر بازو لپیٹے درز سے کمر ٹکا کر کھڑی ہو گئی۔چہرہ سنجیدہ تھا اور پر خطر۔

www.novelsclubb.com

''میں صرف دو ہفتے کے لیے باہر تھی،اور یہاں کا حال قابلِ ترس ہے۔تم لوگ میرے بغیر کچھ نہیں اور اب مجھ سے یہ کام کرواؤ گے ؟''طنزیہ ابرو اچکایا۔''وہ مر جائے گی۔''اس کی آواز برف تھی۔برف جیسی نہیں بلکہ وہی بے حس برف جو پہاڑوں سے گر کر جانداروں کو اپنے ساتھ تباہی میں کھینچ کر لے جاتی تھی۔''اور اگر یاد ہو تو میں یہ کام چھوڑ چکی ہوں۔''

''تمہاری وفاداری کس کے ساتھ ہے؟''

www.novelsclubb.com

''اپنے ساتھ بھی نہیں۔''ٹھوڑی اٹھا کر بے باک جواب دیا۔

''یا شاید فقط میرے ساتھ اور تم اس بات کا اقرار نہیں کرنا چاہتیں۔''

باس نے اپنی گھڑی اتار کر میز پر رکھتے مسکرا کر اسے دیکھا۔ سرخ میرون کمرے میں اس کا دراز قد واضح تھا۔

شوخ، چار منگ، ہر حد پار کر دینے والا۔

"عدنان کے ساتھ مجھے بھی نکال دو، میں یہاں مزید نہیں رہ سکتی۔" سفید چھوٹے بال ہوا میں لہراتے، وہ رخ پھیر گئی۔

"میں اسے صرف کام سے نہیں نکالوں گا۔"

اس کی آواز پہ وہ ٹھٹھکی۔ اسے ایک اور شخص کا روپ نظر آیا تھا، اس کی آواز میں کسی اور کی آواز سنائی دی تھی۔

www.novelsclubb.com

''پولیس کو جواب تم خود دو گے۔''سخت لہجہ۔

''پہلے کبھی میں نے تمہیں کمپرومائز کیا ہے؟''

اس کی بے نیازی پہ وہ بے خود بولی۔''ہر دفعہ۔''

''لیکن ہر دفعہ بچایا بھی تو ہے؟تمہارے ہر احسان کا حساب برابر کیا ہے میں

نے۔''

''اس کو گولی مارنے کے بجائے تمہیں مار دوں؟ہر کسی کی جان بخشی ہو جائے گی۔''

وہ کڑواہٹ سے بولی۔

"تم میں مجھے مارنے کے گٹس نہیں ہیں، ورنہ میں ضرور تمہارے جیسی شارپ شوٹر سے ڈر جاتا۔" وہ واک اِن میں سے اپنے لیے کپڑے نکالنے چلا گیا تھا۔

وہ باہر سفید بتیوں سے روشن راہداری میں نکل آئی۔ دروازہ اپنے پیچھے بند کر دیا۔ چہرہ تاثرات سے خالی پڑ گیا تھا۔

"کاش، تمہارا یہ غرور نہ ہوتا، یا تم مجھ پہ اتنا اعتبار نہ کرتے۔"

***

www.novelsclubb.com

پانی کی جو ہلکی ہلکی بوندیں صبح سے گر رہی تھیں، اب ایک تیز بارش میں بدل گئی تھیں۔

ایمان کی نگاہیں کھڑکی پر مرکوز تھیں۔

تیز قطرے شیشے پہ شور کر رہے تھے۔ڈھیروں ایک ساتھ گر کر گڈمڈ ہو جاتے۔ کوئی اکیلا نہیں گرتا تھا۔سب مسائل بھی ایک ساتھ ہی شروع ہوئے تھے لیکن وہ اس بات سے لاعلم تھی۔

www.novelsclubb.com

مومن نے اپنی سیاہ سوک کو آخری دم تک ٹھیک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آخر میں غلطی سے رخسار پہ تیل سے سیاہ ہاتھ پھیر کے اب بیٹھا پچھتا رہا تھا۔اس کی

پیشانی پہ سجی تیوری سے ایمان کو ہمدردی تھی، لیکن گال پہ لگا دھبہ؟ وہ سارے دن میں دوسری دفعہ ہنسی تھی۔

مومن اپنے ایک دوست کو کال کر کے بتا چکا تھا کہ اس کی کار ائیر پورٹ کے قریب والی اس جگہ سے لینی ہے۔ وہ اس کا انتظار کرنے کے لیے نہیں رکے تھے۔ شاید وہ کوئی کام کا دوست تھا جس پر مومن کو پورا اعتبار تھا۔

اب وہ ایک ٹیکسی میں تھے، جو چند منٹ پہلے آئی تھی۔ ڈرائیور کی سلکی پونی ٹیل دیکھ کر ایمان کو جلن سی ہوئی، ایسے بال صرف لڑکیوں پہ اچھے لگتے تھے۔

www.novelsclubb.com

جب وہ ڈیفینس کے اس پوش علاقے میں داخل ہوئے تو دل میں تذبذب جاگنے لگا۔اور پھر وہ آخر کار وہاں پہنچ گئے جہاں کے لیے کب سے نکلے ہوئے تھے۔

بارش اب تھم گئی تھی۔

ابرار منزل ایک قدیم اور بے حد عالیشان قصر تھا۔اونچے سیاہ گیٹ کسی پرانے زمانے کی محفوظ چار دیواری جیسے تھے۔یہ ایک کئی سال پرانی حویلی تھی جس کی دیواریں اطراف میں دور دور تک جاتی اور سبز بیلوں میں ڈھکی ہوئی تھیں۔وقت کے لحاظ سے اس کی آرائش ہوتی رہی تھی لیکن اس کی اصل عمدگی اس بات میں تھی کہ یہ دور سے بھی اپنے سالوں پرانے طرز سے پہچانی جاسکتی تھی۔اونچے کیکر

www.novelsclubb.com

اور شہتوت ایسے تھے کہ باہر سے بھی دکھائی دیتے اور اسے ایک پراسرار سا تاثر دیتے۔

گیٹ کھلتا دیکھتے، ایمان کا کار میں بیٹھے لمحے بھر کے لیے سانس تھم گیا۔ پھر اسے دکھ نے آن گھیرا۔ وہ اس جگہ کو نہیں پہچانتی تھی۔ دماغ پر جتنا زور لگا لے، یہ ناممکن تھا۔ اس نے گرم شال اپنے گرد اور مضبوطی سے لپیٹ لی۔

مومن نے اپنی طرف کی کھڑکی نیچے کی اور سکیورٹی پوائنٹ پہ کھڑے گارڈ کو اپنا چہرہ دکھایا۔

"سلام، مومن صاحب!" اس کی آنکھوں میں مومن کو دیکھ کر ایسی خوشی جاگی تھی جیسے وہ اپنے بچھڑے بیٹے سے مل رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

''سلام چاچا۔کیسے ہیں؟''

''ٹھیک،جناب۔''

اس ادھیڑ عمر آدمی کی آنکھیں بھراتی ہوئی لگ رہی تھیں جس پہ ایمان کڑھ کر رہ گئی۔ہر کسی کو مومن کو دیکھتے ساتھ ہی جذبات نامی بیماری کیوں لگ جاتی تھی؟

جیسے ہی کار اندر آکر رکی،ملازمین باہر نکلنے لگے۔کار ٹرنک سے بیگز نکالتے ہوئے سب مومن سے ایسے مل رہے تھے جیسے کئی سال بعد کوئی کھوئی امید مل گئی ہو۔

وہ بھی اپنی کڑواہٹ بھلائے ان سب سے مل رہا تھا اور خود۔۔۔کھویا کھویا سا لگ رہا تھا۔دھیمی سانسیں،سیاہ آنکھوں میں وحشت اور چلتے ہوئے ٹانگوں میں تیزی جیسے یہاں رکنا نہ چاہتا ہو۔وہ ویسا بے نیاز نہیں لگ رہا تھا جیسا سفر کے دوران رہا تھا۔

کار چلی گئی تو وہ gravel pathway پہ آئے اور ایمان بیساکھی کے ساتھ کھڑے اطراف دیکھنے لگی۔ شاندار۔

یہاں ایک لان نہیں پورا باغ تھا، سرسبز اور بلند شیشم، دیودار اور ارجن کے درختوں والا۔ تراشیدہ جھاڑیاں اور کئی پھول۔ سرما کے باوجود خوبصورت رنگ برنگے نرگس، سورج مکھی، گلاب اور ٹیولپس اگا رکھے تھے جن کی دیکھ بھال کے لیے ایک فوج درکار ہو گی۔ تازہ ہوا اور خنکی۔ بارش کے بعد اب موسم اور نمی اچھی تھی۔

www.novelsclubb.com

گھر خود کمال تھا۔ سفید اونچی دیواریں، بلند شیشے کے دروازوں کے ساتھ لگے پودوں کے گملے۔ اسے ان کے نام نہیں معلوم تھے لیکن یہ چھوٹے ڈالیوں والے

جگہ جگہ سے پھول کی پتیوں سے مزین پودے بہت اچھے لگتے تھے۔سب کچھ اچھا لگتا تھا سوائے اس ایک چھوٹے سے مسئلے کے کہ یہ سب کچھ اس کے لیے اجنبی تھا۔

اس نے مومن کی جانب رخ کیا جو تھوڑا کم اجنبی تھا اور پھر اس کی نگاہیں جہاں مرکوز تھیں وہاں۔ڈرائیو وے میں ان کی کار کے علاوہ دو اور گاڑیاں کھڑی تھیں۔ اس کے آگے گیراج میں بھی دو اور گاڑیاں تھیں۔

www.novelsclubb.com

مومن کی آنکھیں باہر پارک کی گئی سنہرے رنگ کی کار پر جمی تھیں۔مہنگی لیکن پرانے ماڈل کی۔آرائشِ پسند اور دولت مند لوگ لیکن قدیم اشیاء کے قدر دان۔

جب وہ پورچ میں داخل ہوئے تو ایمان کو ایک قریبی شیشے کے پار کوئی چھوٹی سی چیز بھاگتے ہوئے دکھائی دی۔ وہ پورچ تک پہنچے ہی تھے جب اونچے Dutch Wood دروازے کھلتے چلے گئے۔

"اسلام علیکم!" ایک فربہ خاتون نے ان کا استقبال کیا۔ سر پر بڑی چادر اور چہرے پر ایک دھیمی مسکان تھی۔

"یہ رئیسہ بانو ہیں، ہیڈ سٹاف۔ سب انہیں بانو ہی کہتے ہیں۔" مومن نے الجھے ہوئے انداز میں سرسری سا تعارف کروایا۔

انہوں نے ایمان سے شائستگی سے کہا۔ "نور آپ کا سامان کمرے میں بھجواتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے ایک دوسری ملازمہ کو پکارا جس نے باہر سے سامان لاتے آدمیوں کو اندر کا راستہ دکھایا۔ مومن کو دیکھ کر رئیسہ مسکرائی تھیں، اسے دیکھ کر سب ہی مسکرا دیتے تھے۔ سوائے اس کے ابا کے، اور ایمان کے۔

بانو نے انہیں اندر کا راستہ دکھایا۔ ''میرے ساتھ چلیں۔''

گھر اندر سے بھی ویسا ہی اعلیٰ تھا جیسا باہر سے۔ گہرے سیاہ اور بھورے رنگ کی دیواریں، سفید اور ہلکے شیڈز کا ڈیکور اور ماڈرن فرنیچر سے آراستہ گھر اپنی تمام راہداریوں، کمروں کے دروازوں اور خوبصورتی کے ساتھ ایک بھول بھلیاں جیسا لگتا تھا۔ سلائیڈنگ دروازے اور نئے طرز کا پرانے رنگوں میں سجا فرنیچر۔ بنانے والے اور خیال رکھنے والے، دونوں کا ذوق اچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

رئیسہ بانو بار بار اپنے دوپٹے کو درست کر رہی تھیں اور بہت رک رک کر چل رہی تھی۔

"کیا آپ ٹھیک ہیں؟" ایمان نے ان سے پوچھا جو ایسے چونکی تھیں جیسے پہلی بار کوئی ان سے مخاطب ہوا ہو۔

"جی، جی۔ ٹھیک ہوں۔" انہوں نے ایک جانچتی ہوئی نظر ایمان کے سراپے پر ڈالی اور اس سے نگاہیں چرا گئیں۔ "تو، صاحبہ، آپ کو واقعی کچھ بھی یاد نہیں؟"

مومن جو اس سارے وقت گھر کی دہلیز میں ہی رکا ہوا تھا، بانو کے سوال پہ چونکا۔ اندر ناگواری اٹھی، ایسے فضول سوال کون کرتا ہے؟ پھر اپنا ایمان سے کیا پہلا سوال یاد آیا تو تھوک نگلا اور۔۔۔ مٹھیاں بھینچے اندر کو ایک قدم لیا۔

"بانو، ابھی اس سب کا وقت نہیں ہے۔ ایمان جب بہتر ہو گی خود آپ سے بات کر لے گی۔"؟اس نے ایمان سے نظریں نہیں ملائیں کجا کہ وہ اپنی جگہ جواب دئے جانے پہ برا مان گئی ہو۔ "ابا کہاں ہیں؟ مجھے لگا تھا وہ ایمان کی وجہ سے یہیں ہوں گے؟"

"ابرار صاحب ابھی تک گھر نہیں آئے۔" انہوں نے راہداری میں دونوں کو راستہ دیا اور ایمان کو جگہ دکھائی۔ "یہ نیچے والا پورشن ہے۔ آگے سے دائیں جانب کو لونگ روم ہے اور ساتھ ڈائننگ روم اور صاحب کی سٹڈی ہے۔ اس کے ساتھ لائبریری ہے۔"

www.novelsclubb.com

ایمان جس راہداری میں قدم رکھتی وہاں خود بخود روشنی جل جاتی۔ ویسے تو یہ سب امیروں کی آسانی کے لیے تھا لیکن وہ جانے کیوں بار بار ایسے چونک جاتی جیسے کسی بھوت کے آنے کا ڈر ہو۔ اس نے سر ہولے سے جھٹکتے ان واہموں کو دماغ سے جھٹکا۔ یہاں مومن سے بڑا بھوت کوئی نہیں تھا۔

"صاحب اور بیگم کے کمروں کے علاوہ مہمانوں کے کمرے اگلی راہداری سے مڑ کر بائیں جانب ہیں۔ اوپر والے پورشن میں آپ کا کمرہ ہے لیکن آپ کی حالت کی وجہ سے، نیچے کا گیسٹ روم تیار کیا ہے بیگم نے۔ مومن بیٹے، تمہارا کمرہ۔۔۔"

"ابا نے بتایا نہیں؟ میں آج واپس جا رہا ہوں۔ چند دنوں تک دیکھتے ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ راہداری عبور کر رہے تھے جب اس کی نظر ایک پینٹنگ پر ٹھہر گئی۔اس کے نیچے میز پہ پڑا گلدان سبز ٹیولپس سے سجا تھا۔اور وہ آرٹ۔۔۔

ایک سرمئی گلاب جس کی ایک پتی سے خون بہہ رہا تھا۔وہ تصویر میں ایسی مہارت سے کھینچا گیا تھا کہ جیسے اس کی مہک تک دیکھنے والے تک آ سکے۔وہ ایک تالاب میں تھا۔ایک سیاہ تالاب میں۔اس کے اوپر رات کا گہرا نیلا آسمان تھا اور ستارے ندارد۔ پر فسوں اور پر اسرار،اس تصویر میں ایک اجڑا پن تھا۔

www.novelsclubb.com

جب اس نے دوبارہ اس پینٹنگ کو غور سے دیکھا،تو ایمان کو لگا اس کا دل دھڑکتے دھڑکتے سہم کر رک گیا تھا۔

اس میں ایک گلاب نہیں ایک چمکدار اور زخمی پرندہ تھا۔ایک ذو معنوی الوژن

پینٹنگ جسے ہر دفعہ دیکھنے پہ دو مختلف منظر دکھائی دیتے اور آنکھیں جھپکانا پڑتیں۔

بانو اور مومن آپس میں بات کر رہے تھے جب دو لوگوں کی آوازیں ان کی سماعت

سے ٹکرائیں۔

"زیب، وہ ابھی یہاں نہیں ہیں۔وقت دیکھو۔وہ رات دیر سے آتے ہیں۔"ایک

نسوانی آواز نرم روشنی والے لونگ روم کے دروازے سے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک ہنسی گونجی، بغیر کسی لطف کے۔ایک مردانہ آواز۔

"بھائی سے نہیں، میں ایمان سے ملنے آیا ہوں۔"

ایمان اپنے نام پر متعجب ہوئی اور اس پینٹنگ پہ سے نظریں ہٹا کر پیچھے مومن کے سینے سے ٹکرا گئی۔بے ساختگی سے اس سے دور ہوتے بھی وہ اس آواز کے پیچھے لپکی تھی۔

آہستگی سے دروازہ سلائیڈ کر کے اندر بڑھی تو سب سے پہلے،اسے ایل شیپ صوفہ سیٹ کے ایک دہانے پہ ایک باوقار سی خاتون بیٹھی نظر آئیں۔بال سلیقے سے فرنچ ٹوِسٹ میں بندھے تھے اور چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار تھے۔ان کی ساڑھی جو سبز رنگ کی تھی،کنزرویٹو لیکن شاندار تھی۔ہاتھوں میں کڑے اور کانوں میں لمبے ستارے کی شکل کی چھوٹی بالیاں تھیں۔خوبصورت۔اور اس خوبصورتی سے باعلم۔

www.novelsclubb.com

آواز ہونے پر اس گھر کی مالکن نے اپنی گردن ایمان جاوید کی جانب گھمائی اور چہرے کے تاثرات میں رمق بھر فرق لائے بنا ایک ابرو اٹھایا۔

ان سے کچھ فاصلے پہ sattie پر بڑے casual انداز میں ٹانگیں دونوں طرف کھولے، ایک سیاہ بالوں والا مرد بیٹھا تھا۔اس کی کشادہ پیشانی پر ایک نادیدہ گھنگریالی لٹ گرتی تھی۔ بھورے ویسٹ کوٹ کے نیچے سفید بٹنوں والی شرٹ جھلکتی تھی، جس کے بازو کہنیوں سے تھوڑا نیچے تک موڑ رکھے تھے۔کلائی پہ ایک سیاہ گھڑی بندھی تھی جو بالکل طٰہٰ کی اینٹیک گھڑی جیسی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ہاتھ میں ایک وائن گلاس تھامے اسے انگلی سے غیر دلچسپی سے گھما رہا تھا جبکہ ہونٹ بدمزہ زاویوں پہ مڑے ہوئے تھے۔زرینہ بھابھی کی جانب سے کوئی طنزیہ جواب نہ آنے پر اس نے سر اٹھایا تو ٹھٹھک کر گلاس گھمانا روک دیا۔

"اوہ۔"

جہاں ایمان کو لگ رہا تھا کہ وہ دونوں لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے تو وہ ان کی نگاہوں کا تعاقب اپنے پیچھے تک کرتے غلط ثابت ہوئی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے نہیں، سفید پڑتی رنگت والے مومن ابرار کو دیکھ رہے تھے جو اپنی بھوری جیکٹ کے نیچے سیاہ شرٹ اور جینز میں ملبوس اس گھر کا ایک ایسا حصہ لگتا تھا جو ٹوٹ کر الگ ہونے کے باوجود یہیں کا تھا۔

''اس سے پہلے کہ آپ لوگ کچھ بھی سمجھیں، میں ایک بات کلئیر کرنا چاہتا ہوں۔''مومن جرأت سے مسکرایا اور دو انگلیاں ماتھے تک لے جاتے سلام کیا۔

''میں یہاں اپنی مرضی سے نہیں آیا۔''

***

یہ دنیا کی سب سے آکورڈ خاموشی تھی، ایمان نے سنگل سیٹر کے ساتھ اپنی بیساکھی رکھ کر بیٹھتے ہوئے سوچا۔ سرمئی شال اور گہری سبز فراک سے الجھنا اس نے چھوڑ دیا تھا، سیاہ پاجاموں والا درد کرتا گھٹنا لمبا کر کے آگے کو گرا دیا۔

طٰہٰ ابھی ابھی گھر آئے تھے، کسی ملازم نے انہیں گھر پہ اپنے بچوں کے آنے کی اطلاع دی تھی۔

گھنگریالے بالوں والا مرد سیٹی پہ ویسے ہی بیٹھا تھا، ٹھوڑی کے نیچے مٹھی رکھے، مسکراتا ہوا۔

زرینہ البتہ اپنے دیور کی شوخ حرکتوں سے کوفت کھاتیں اپنے شوہر کو گھور رہی تھیں، جیسے اس کا یہاں پہ ہونا طٰہٰ کی غلطی تھی حالانکہ اپنے چھوٹے بھائی پہ کس کی چلتی ہے؟

www.novelsclubb.com

مومن چپ سادھے اپنے چاچو کے پیچھے والی دیوار کے ساتھ کمر ٹکائے، پیر ایک کراس میں موڑے کھڑا تھا۔اس کے اوپر ساتھ والے سفید پردوں کا سایہ تھا، جن کے پیچھے باہر کو جاتا ایک شیشے کا فرنچ سلائڈنگ دروازہ تھا۔

"میں اپنا تعارف کرواتا ہوں، میرے بھائی اور بھابھی ذرا شاک میں چلے گئے ہیں۔ لیکن فکر مت کریں، یہ روزانہ کی بات ہے، دونوں ٹھیک ہو جائیں گے۔" خاموشی توڑنے والا وہی سنہری آنکھوں والا مرد تھا جو اس سچویشن کو سب سے زیادہ انجوائے کر رہا تھا۔

"زیب، تم اپنا منہ بند رکھنا۔"

www.novelsclubb.com

طٰہٰ نے پہلی دفعہ اپنا ازلی پر سکون انداز ترک کرتے ہوئے اسے ڈپٹا۔ان کی پیشانی پہ پسینے کی ایک نادیدہ بوند تھی۔ کوٹ اتار کر ایک ملازم کو دیتے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ اس گرے صوفے پہ جگہ لی۔ وہ ایک اور حکم صادر کرنے والے تھے جب ان کے بھائی نے ان کی بات کاٹ دی۔

"کبھی کبھی ابا یاد آجاتے ہیں، آپ کی اداؤں سے، بھائی۔۔۔آپ نے میری بات پہلے کاٹی تھی، اس لیے حساب برابر۔" مسکراتے ہوئے اس کے سفید دانت چمکے تھے۔ "میرا نام زیب مجاہد ہے۔ میں طٰہٰ کا سوتیلا اور زیادہ ینگ اور ہینڈسم بھائی ہوں۔ جیسے ملائکہ آپ کی سوتیلی اور زیادہ سلجھی ہوئی بہن ہے۔ کہاں ہے وہ ویسے؟ میرا فیورٹ بچہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

ساکت کمرے میں اپنے ساتھ موجود چاروں لوگوں پہ سوالیہ نگاہ ڈالی۔ کسی نے جواب نہیں دیا تو شانے اچکا دیے۔

"خیر، میں ایک چھوٹا سا بزنس مین ہوں اور ایک لمبے عرصے سے کے ڈی (کرمانی ڈویلپرز) آپ سے ہتھیا لینا چاہتا ہوں۔ ابھی تک میری کوششیں ناکام رہی ہیں لیکن شاید اس امنیزیا کی بدولت کوئی اور نہ سہی، لیکن آپ میرے حق میں فیصلہ کر دیں۔"

www.novelsclubb.com

"یہ ایک چھوٹے سے بزنس مین نہیں ہیں اور ایسا اس لیے کہتے ہیں تاکہ لوگ ان کی تعریف کے پل باندھنے کے جائیں۔ ان پہ بھروسہ نہ کرنا۔" مومن نے اپنی رائے دی جو زیب نے نہیں مانگی تھی۔

"یہ کبھی میرا فیورٹ نہیں تھا اور اپنا منہ کھول کے ثابت کر دیتا ہے کہ ایسا کیوں ہے۔ میرا پیارا بھتیجا، مومن۔"

اس نے وائن گلاس میں پڑا سرخ مشروب لبوں سے لگایا اور اسے خالی کر کے رکھ دیا۔ ایمان اسے ہونقوں کی طرح دیکھے جا رہی تھی۔

"یہ گریپ جوس ہے۔" مومن نے وضاحت کی حالانکہ وہ اپنے چاچو کو مکا مارنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زیب، تم بھی بچوں کے ساتھ بچے بن جاتے ہو۔ ایمان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، اسے ریسٹ کے لیے رئیسہ بانو اس کے کمرے میں لے جاتی ہیں۔ بانو!" زرینہ نے مغرور ناک اٹھائے انہیں آواز دی۔

"بیٹا، آپ اس کی باتوں پہ دھیان نہ دیں۔ کے ڈی میرے مرنے کے بعد بھی اسے نہیں ملے گا۔" طٰہٰ نے زیب پہ ایک سخت نگاہ ڈالی جسے اس نے سراسر نظرانداز کر دیا۔

"ویسے میں آپ کا۔۔۔" وہ بولنے ہی لگا تھا جب طٰہٰ اور زرینہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان کے تاثرات کی پریشانی اور طیش سے وہ یکسر محظوظ تھا۔

"میں انہیں باہر لے جاتا ہوں۔" مومن نے سر نفی میں ہلاتے جیسے زیب سے مایوس ہو، آگے بڑھ کر اس کا کندھا تھپکا۔ "آجائیں، یار۔"

www.novelsclubb.com

"یار ہو گا تمہارا چاچو۔ میں کہیں نہیں جا رہا اپنی بات پوری کیے بنا۔ آپ لوگوں نے تو جھوٹ بولنے کو مذاق ہی بنا کر رکھ دیا ہے۔ خدا کا خوف ہی نہیں۔" وہ یکدم بھڑک اٹھا تھا۔

"زیب!" طٰہٰ نے درشتی سے کہا، ٹھیک اسی لہجے میں جس میں وہ انسپکٹر مرزا سے بات کر رہے تھے۔

"بھائی! میں ایمان کا دشمن نہیں ہوں۔ اب ایسا تو نہیں نا کہ اس چھت کے نیچے سے اسے کڈنیپ کر کے لے جاؤں گا۔" سنہری آنکھیں انگاروں کی طرح چمکیں۔

"ویسے میں اس پیشے کی عزت کرتا ہوں۔ محنتی کام ہے۔ صلاحیت، قابلیت، عقل اور قسمت، سب چاہیے ہوتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

''میں اس کے بالکل خلاف ہوں۔ تم یہاں سے اسی وقت جا رہے ہو ورنہ میں یاسر کو اندر بلا رہا ہوں۔'' طٰہٰ نے اپنے سکیورٹی چیف کا نام لیا تو زیب نے ہونہہ کیا۔

''وہ ایک مکھی نہیں مار سکتا، مجھے یہاں سے کیسے نکالے گا؟'' اپنے قد کاٹھ کی طرف اسے اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

''زیب! یہاں سے اسی وقت شرافت کے ساتھ چلے جاؤ۔ ورنہ۔۔۔'' طٰہٰ تحکم سے اس کی جانب بڑھے تو مومن دونوں کے درمیان آ کر کھڑا ہو گیا۔

''آپ لوگ میرے ساتھ ہی نہیں، ایمان کے ساتھ بھی زیادتی کر رہے ہیں۔''

زیب دباد باغرایا۔

www.novelsclubb.com

"یہ طٰہٰ کے فیصلے ہیں، زیب! بیچ میں نہ ہی بولو تو اچھا ہے۔ گیٹ آؤٹ۔" زرینہ نے مضبوطی سے کہتے ایک رعونت بھری نظر اس پہ ڈالی تو وہ ماتھا چھو کر رہ گیا۔ اس کی بھابھی سے کوئی نہیں جیت سکتا تھا۔

"آپ سب ہی بہت نیک خیالات رکھتے ہیں، لیکن جس کے بارے میں رکھتے ہیں، اس کی رائے لینا پسند کریں گے؟" مومن نے کہہ کر سب کے اوپر ٹھنڈا پانی الٹ دیا۔

www.novelsclubb.com

ایمان ذرا بھی شکر گزار نہیں ہوئی۔

طٰہٰ ذرا بھی ٹس سے مس نہیں ہوئے۔

زیب اپنے بھتیجے سے ذرا بھی متاثر نہیں ہوا۔

زرینہ نے اپنے سوتیلے بیٹے کو ایک نظر نہیں دیکھا۔

"میں آپ سے بات کرنا چاہوں گی۔" ایمان نے زیب کی آنکھوں میں دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔ "آپ نے جو بھی کہنا ہے، مجھ سے یہیں پہ کہہ سکتے ہیں۔"

وہ متجسس تھی۔ ایسا بھی کیا تھا جو وہ کہے بنا نہیں جانا چاہتا تھا اور یہ لوگ ایسا بھی کیا چھپا رہے تھے اس سے، جو وہ زیب کے منہ سے نہیں نکلنے دینا چاہتے تھے؟

"ٹھیک ہے، آپ لوگ بات کریں۔ ابا، میرے ساتھ باہر آئیں۔" مومن نے کمر پہ ہاتھ رکھتے انہیں تنبیہ کی جو اپنے بھائی کو ایک لگانے کے موڈ میں لگتے تھے تاکہ ایک نیا جھگڑا شروع ہو جائے۔ پھر بیٹے کے صلح جو رویے پہ مزید تپے۔

اندرونی سکون، طٰہٰ نے بیٹے اور بھائی، دونوں کو ایک ایک لگانے کے بجائے خود کو یاد دلایا۔

"میں جا رہی ہوں۔اس سب کے لیے میرے پاس وقت نہیں۔"

زرینہ کسی مخصوص بندے سے کہے بغیر لونگ روم سے باہر چلی گئیں۔ان کے ساتھ راہداری میں روشنی بھی دوبارہ جل گئی۔طٰہٰ اور مومن بھی باہر ان کے پیچھے نکل گئے۔

www.novelsclubb.com

اور پھر ایمان جاوید اور زیب مجاہد نے بات کی۔

***

مومن لائبریری میں ایک بک شیلف کے ساتھ جینز کی جیبوں میں ہاتھ دیے چل رہا تھا۔اس کے ابا چپ باب اس کی ہلچل کو سینے پہ بازو لپیٹے دیکھ رہے تھے۔

مومن کا دل کہتا تھا، کہیں بھی ڈھے جاؤ اور آنکھیں بند کر کے سو جاؤ۔ یا کم از کم اس گھر سے بھاگ جاؤ۔ لیکن وہ یہاں رکا ہوا تھا۔

کس کے لیے ؟اسے اچھے سے معلوم تھا۔ کیوں ؟بس ایک یہ سوال تھا جس کا جواب مل جاتا تو وہ اطمینان سے سو سکتا۔

مگر قسمت میں یہ انسو منیا تھا جو اس کی توانائی نچوڑتا جا رہا تھا۔ پھر زیب کا مسئلہ تھا۔

وہ اور ان کی سچ سے مشتعل کر دینے کی حد تک وفاداری۔

کہیں کچھ زیادہ ہی نہ بول دیں،اس نے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے سوچا۔

وہ اپنے فون کی وائبریشن پر رک گیا۔نکال کر نمبر دیکھا اور ہلکا سا مسکرایا۔اس کا کام ہو چکا تھا۔اس نے دو لوگوں کو وہ لوکیشن واٹس ایپ کی جو اس نے ابھی ابھی موصول کی تھی۔ان میں سے ایک کا جواب آیا۔

نرڈ:؟؟!

مومن نے ان دو استفہامیہ اور ایک فجائیہ نشان کو دیکھا پھر ڈیسائفر کیا۔جناب غصے میں لگتے تھے۔

مومن: بتاتا ہوں۔یہاں پہ کل دوپہر جانا ہے۔پرانے دنوں کی طرح۔تیار رہنا۔

تبھی اسے ایک اور میسج آیا۔

ڈراما کوین: اب یہ کیا ہے؟ تم نے مجھے فارغ تو نہیں سمجھ رکھا؟ چاچو نے میری شادی کروادینی ہے اور تمہارے کام ہیں کہ ختم ہی نہیں ہوتے۔

مومن نے آنکھیں گھمائیں۔ یہ بھی نا۔

مومن: بس کچھ اہم ہے۔ تم تیار رہنا۔ کل یہاں جانا ہے۔ وقت میں تمہیں بتادوں گا۔

www.novelsclubb.com

ڈراما کوین: تمہارے ابا حضور نے مجھے خرید رکھا ہے کیا؟

مومن: تمہارے فلیٹ سمیت ساری بلڈنگ کو خرید رکھا ہے۔

پھر مومن نے اس کے اگلے کسی بھی میسج کا جواب دیے بغیر فون بند کر دیا۔

اس نے اپنے مہرے رکھ دیے تھے۔اب اگلی چال اس نے نہیں چلنی تھی۔بساط تیار تھی۔سیاہ بادشاہ ابھی اپنے نقاب کی وجہ سے محفوظ تھا۔زیادہ دیر کے لیے نہیں۔

وہ تکان سے مسکرایا۔

کام تھوڑا زیادہ تھا لیکن آج رات اسے سونے کے لیے وقت مل جائے گا۔

اس نے چہرے کے سامنے بے نیازی سے ہاتھ لہرایا اور جو مسکراہٹ اس کے ابا کو شک میں مبتلا کر رہی تھی، وہ ایسے ایک سپاٹ چہرے میں بدل گئی جیسے وہاں کبھی تھی ہی نہیں۔

ابھی سچ اور حقیقت اس کے علاوہ کوئی نہیں جان سکتا تھا۔

***

ایمان اپنا سر ہاتھوں میں لیے اسی لونگ روم میں بیٹھی تھی جہاں سے زیب ابھی ابھی نکلا تھا۔ وہ اس کے ایک ایک ڈیکوریشن پیس کو اٹھا کر توڑ دینا چاہتی تھی۔ خاص طور سے وہ گلدان جس میں ایک سرمئی گلاب تھا۔

لیکن مشفق بانو کے اندر آ کر اسے اپنے ساتھ بلانے پہ اس نے اپنے خونی خیالات کو لگام دی۔ جب اس نے کہا تھا کہ وہ تھک گئی ہے تو وہ واقعی تھک چکی تھی۔ ٹانگیں

سن تھیں، سر میں ہلکا ہلکا درد تھا۔اس نے دوا بھی لی تھی لیکن جسم تھا کہ ماننے کو تیار نہیں تھا کہ وہ ان دردوں سے اکتا چکی ہے۔

وہ خالی الذہنی کے عالم میں بیساکھی پکڑے ایک دیوار پہ لگے کینوسز کو دیکھ رہی تھی جن پہ پینٹنگز اور مختلف اقوال تھے، جب ایمان سے کچھ اتنی زور سے آکر ٹکرایا کہ وہ دل پہ ہاتھ رکھتے دیوار کے ساتھ لگ کر گرتے گرتے بچی۔

''ایمان؟''اس چار فٹ کے طوفان نے معصومیت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس کا گلابی پرنسس فراک ہلکا ہلکا جھول رہا تھا۔گھنگریالے بال چھوٹی پونی میں بندھے تھے، گالوں پر گلابی پن تھا۔وہ اسے یک ٹک دیکھے جا رہی تھی اور اس کی محویت سے ایمان کی ٹانگیں کمزور پڑنے لگیں۔اس بچی کی آنکھیں۔۔۔

"زمل!"

مومن کے ہاتھوں میں فون تھا، نگاہیں ایمان پر تھیں اور انگلیاں رکی ہوئیں۔

"یہ زمل ہے، بانو کی نواسی۔ یہ اس کے سونے کا وقت ہے اس لیے وہ کھیلنے کے بجائے سیدھا اپنے کمرے میں جائے گی۔"

اس نے ایک گٹھنے پہ جھک کر بڑے بھائیوں والے وہ الفاظ ادا کیے جن کا حق وہ کھو چکا تھا۔ زمل نے اسے یاد دلانے میں دیر نہیں لگائی۔

"اب میں اتنی چھوٹی بھی نہیں ہوں، مومن!" وہ رکھائی سے اپنی دھیمی آواز میں بولی اور دونوں ہاتھوں کی انگشت شہادت جوڑ کر دکھائی جیسے 'گیارہ سال' بتا رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

"زمل بیٹے، میرے ساتھ اندر چلو۔ایمان نے ابھی آرام کرنا ہے،اس کے ساتھ صبح کھیل لیں گے۔" بانو اسے سمجھاتے ہوئے اس کا ننھا ہاتھ تھام کر ساتھ لے جانے لگیں جب وہ گال پھلا کر رک گئی۔آج سب حساب پکے کرنے تھے۔

"آپ شادی پہ جا رہی تھیں، میں نے اتنا کہا کہ مجھے ساتھ لے جائیں لیکن نہیں لے کر گئیں۔آپ نے کہا تین دن، میں مان گئی۔ لیکن تین ہفتے ہو گئے ہیں، ایمان۔آپ نے مجھے تین ہفتوں سے واٹس ایپ تک نہیں کیا۔" وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے اسے گھور رہی تھی، جسے زمل فاطمہ کے بارے میں پتہ ہی آج چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ میں۔۔۔بیمار تھی۔اس لیے۔۔۔"ایمان اس کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کے آگے زبان دانتوں تلے چبا کر رہ گئی۔کیا مطلب،اب ہر چیز ہی اس کی غلطی تھی؟

"نور باجی کہہ رہی تھیں اچھی بات ہے آپ چلی گئیں۔اب بھلا یہ بھی کوئی کہنے والی بات ہوتی ہے۔بانو نے اسے ذرا نہیں ڈانٹا اور میں ایسا کچھ بول دوں تو مجھے کھانا تک نہیں ملتا۔"

www.novelsclubb.com

نور باجی جو ابھی ابھی ملازمین کے کوارٹرز سے واپس آ رہی تھی،اپنا نام لیے جانے پر چوکنا ہو گئی پھر زمل کو دیکھ کر ہڑبڑائی۔اس سے پہلے کہ بانو اسے پکڑ کر جھاڑ

پلاتیں، نورا اپنے دوپٹے کا پلو منہ میں ڈالتی وہاں سے بھاگ گئی۔ایمان کو ہنسی بھی آئی اور رونا بھی۔

زمل اپنی ایڑھیوں پر آگے پیچھے جھولنے لگی پھر بانو کے کہنی دبانے پہ منہ بنا کر مڑ گئی۔اس نے مومن کو غصے سے دیکھا تھا لیکن بولی کچھ نہیں تھی۔

پھر واپس گھومی اور کمر پہ دونوں ہاتھ ٹکائے، مومن اور ایمان کو گھورا۔

"تم دونوں نے مجھے دوبارہ چھوڑ کر نہیں جانا۔" زمل کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے مگر اس نے انہیں خود ہی صاف کیا اور مومن کے گلے لگ گئی۔

اگر اتنا ڈرامہ کافی نہیں تھا تو اسی وقت زرینہ اپنے ہوم آفس سے باہر نکل آئیں۔

زمل کو ان لوگوں کے ساتھ دیکھ کر وہ اس کی جانب بڑھی تھیں۔

رئیسہ ایک دم زمل کو اپنے ساتھ لے جانے لگیں۔ ''چلو بیٹے، سونے کا وقت ہے یہ۔''

''ہاں، زمل۔ اپنی نانی کے پاس جاؤ۔'' مومن نے نرمی سے کہتے اسے خود سے الگ کیا۔

وہ چلی گئی تو زرینہ پہ ایک ترش نگاہ ڈالی۔ ''زمل کی قدر کرنے والے لوگ زندہ ہیں۔ آپ کو فکر مند دکھنے کی ضرورت نہیں۔''

www.novelsclubb.com

''تم جب غائب تھے تو اسے قدر کرنا کہتے ہیں؟'' انہوں نے اسے چوٹ دی۔

مومن جواباً متاثر انداز میں زخمی سا بولا تھا۔

"آپ جب اس کے پاس تھیں تب بھی وہ تنہا تھی۔اسے آپ قدر کرنا کہیں گی؟"

وہ بات صرف زمل کی نہیں کر رہا تھا۔

جب زرینہ نے اسے دیکھ کر بس سر نفی میں ہلایا تو مومن تلخی سے مسکرایا، پھر کوفت زدہ وہاں سے تیزی سے مڑ گیا۔وہ داخلی دروازے سے باہر نکل رہا تھا جب زرینہ نے اسے آواز دی۔

"ابھی رک جاؤ۔کل واپس چلے جانا۔"وہ یوں بولی تھیں جیسے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے جاتے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔

مومن نے ایک بار پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔دروازہ کھول کر باہر قدم رکھ دیا۔

زرینہ کی یاسیت کی شاہد ایمان تھی یا اس کمرے میں موجود فرنیچر، کھڑکیاں اور پردے۔ وہ اسے وہیں چھوڑ کر جہاں سے آئی تھیں وہیں لوٹ گئیں۔ ساڑھی کا پلو ساتھ غائب ہوا تھا۔

ایمان کو گیسٹ روم کا راستہ معلوم نہیں تھا، لیکن سیڑھیوں سے اپنے کمرے کا دروازہ دکھائی دیتا تھا۔ اس نے دانت بھینچے اور بیساکھی مضبوطی سے پکڑ کر چلنے لگی۔

www.novelsclubb.com

جب وہ اپنے کمرے میں پہنچی تو اندھیرے میں ایک لمحے کے لیے شل کھڑی رہ گئی۔ اس کا سانس بند ہونے لگا تھا، وہ کھانسنے لگی، آنکھیں دھندلانے لگیں۔

اس نے اندر جلدی سے قدم رکھا اور دیوار پہ ہاتھ مار کر سوئچ ڈھونڈنے لگی لیکن وہ اسے نہیں ملا۔جب اس نے اونچے شیشے کی دیوار دیکھی، تو بھاگ کر پردے وا کیے، دروازہ کھولا اور بالکونی پر نکل آئی۔

اس کے چہرے پر ٹھنڈی ہوا سے ایک چبھن دوڑی تھی۔اس نے آگے بڑھ کر ریلنگ کو ایک ہاتھ سے تھام لیا۔سانس پھول رہا تھا۔ٹانگ درد کر رہی تھی، بیساکھی پکڑا ہاتھ سن تھا۔سبز فراک ہوا میں لہرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

قریب ہی سیڑھیاں تھیں جو نیچے جاتی تھیں۔ایک اونچا ارجن کا درخت اس کی بائیں جانب تھا۔اور سامنے اس کے ٹھیک نیچے گیٹ تھا جہاں مومن کھڑا طٰہٰ کے سکیورٹی چیف سے کچھ کہہ رہا تھا۔

یا سر بار بار سر ہلا رہا تھا اور جیسے ہی مومن وہاں احکامات جاری کر کے فارغ ہوا، اس نے باہر نکلتے زیب کے کندھے کو زیادہ ہی زور سے پکڑ لیا۔ زیب نے جواباً اتنی ہی خوش دلی سے مومن کو گلے لگایا۔ مومن نے اس کے کان میں کچھ کہا کی تو وہ سر پیچھے گرا کر ہنسنے لگا۔

تب مومن کی طائرانہ نظریں ایمان پہ آ کر رک گئی تھیں۔ جیسے وہ جانتا ہو کہ وہ وہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں الگ ہوئے تو زیب اس سنہری کار کا دروازہ کھولنے لگا جسے ایمان نے پہلے دیکھا تھا۔ مومن نے پیسنجر سیٹ کا دروازے کھولا اور زیادہ ہی زور دے کر بند کیا۔

سنہری کار ڈرائیوے سے ہوتے اونچے گیٹ سے باہر نکل گئی تو ابرار منزل ایک دم خاموش پڑ گیا۔

وہ ان دونوں سے ناگواری محسوس کرنے لگی۔ایک فیملی تھا اور دوسرا۔۔۔کچھ بھی تو نہیں۔

اب ایمان اکیلی تھی۔تنہا،اس کے پاس کوئی نہیں تھا۔ہوا کے تھپیڑے نے اس کے بالوں کو لہرایا تو اس نے انہیں اپنے کانوں کے پیچھے کیا۔

وہ اپنی زندگی کے ٹوٹے پرزے دوبارہ کیسے جوڑے گی؟وہ کسی کو نہیں جانتی تھی، ہسپتال میں جاگنے سے پہلے کہ کسی لمحے کو یاد نہیں کر سکتی تھی۔

اور یہ تب تھا جب وہ ٹیرس سے ہلکا سا پھسلنے لگی۔ وہ اپنی انہی مہلک سوچوں میں گھری ہوئی تھی جب ایک آسیب زدہ آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ اس کے ذہن میں، اپنے آس پاس سے گونجتی ہوئی۔

"تمہارا گرنا طے ہے، ایمان۔ ابھی نہیں سو بعد میں سہی۔ لیکن تم اپنے ہر کیے کے لیے پچھتاؤ گی۔"

ایمان کی نظریں دھندلا رہی تھیں۔۔۔ اس کی زندگی دھندلا رہی تھی۔۔۔ اسے آگے اور پیچھے کا فرق بھول گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ریلنگ سے آگے کو پھسل رہی تھی۔۔۔اس کی بیساکھی گری تو اس کے زمین کو

چھونے کی آواز رات کی خاموشی میں ایسی تھی جیسے صور پھونکا جائے۔۔۔اس کا سر

درد اس کی جان لینے والا تھا۔۔۔

اور گرنے سے پہلے انسان کو کہاں معلوم ہوتا ہے کہ وہ گرنے والا ہے۔

www.novelsclubb.com